شمارہ نمبر 12 بابت ماہ مارچ، اپریل 2012ء

ممتاز ماہرِ تعلیم پروفیسر دلاور خان صاحب کے صاحبزادہ کی المناک شہادت کا سانحہ

میثم عباس قادری رضوی

''جامعہ ملیہ کالج''، ملیر، کراچی کے پرنسپل، ''گورنمنٹ ریجنل ایجوکیشن سنٹر'' کے سربراہ، ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' کے جوائنٹ سیکرٹری اور ماہنامہ ''معارفِ رضا'' کراچی کے نائب مدیر جناب محترم پروفیسر دلاور خان صاحب کے اکلوتے ۷ سالہ صاحبزادے احمد رضا کو سفاک درندوں نے تاوان حاصل کرنے کے لیے اغوا کیا اور بعد ازاں قتل کر کے پھینک دیا، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے لاش کی شناخت ممکن ہوئی، جناب پروفیسر دلاور صاحب نے راقم کو فون پر اپنے صاحبزادے کی گمشدگی کا ذکر کیا تھا سن کر بہت تشویش ہوئی۔ اور بعد ازاں پروفیسر صاحب سے ہی معلوم ہوا کہ ان کے اکلوتے کمسن صاحبزادے کو قتل کر دیا گیا ہے۔ نماز جنازہ ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' کے صدر محترم جناب سید وجاہت رسول صاحب نے پڑھائی۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ انسانیت کے رُوپ میں ایسے درندوں کو نیست و نابود فرمائے جو پیسوں کے بدلے کسی کی جان لینے سے دریغ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر دلاور خان صاحب اور آپ کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم صاحبزادے کو آخرت میں اپنے والدین کے لیے ذریعۂ نجات، اور ان کو اس کا متبادل عنایت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔
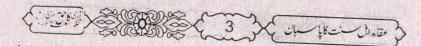
فہرست مضامین

عالمی سروے رپورٹ 2013-14ء
حضرت تاج الشریعہ کا نام Top-50 میں
بحیثیت قاضی القضاۃ فی الہند

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ رضوی، نوری مشن مالیگاؤں (انڈیا)

اسلامی دنیا کا عالمی سروے کرنے والا ادارہ The Royal Islamic Strategic Studies Centre عمان جارڈن نے عالمی مقبولیت رکھنے والی ۵۰۰ر بااثر شخصیات کی ۱۴-۲۰۱۳ء کی تازہ رپورٹ شائع کی ہے جس میں Top-50 میں ہندوستان کی عظیم شخصیت تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی کا نام سُنّی قائد اور روحانی پیشوا کے طور پر ۲۲ رویں نمبر پر شامل کیا گیا ہے۔ ازیں قبل ۱۰/۱۱/۲۰۱۲ء میں بھی ٹاپ ۵۰ر میں آپ کا نام شامل تھا؛ موجودہ سروے میں آپ کے ۵۰۰۰ر فتاویٰ کی اشاعت بنام Azharul-Fatawa (انگلش) کا ذکر کیا گیا نیز ۲۰۰۶ء میں ہندوستانی مسلمانوں کے چیف قاضی (قاضی القضاۃ) تسلیم کیے جانے کا ذکر ہے۔ یہ بھی رپورٹ میں ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لیے اسلامک یونیورسٹی جامعۃ الرضا (مرکز الدراسات الاسلامیہ) بریلی میں قائم کی۔ یہ سروے اسلامی دنیا میں مختلف شعبوں سے متعلق خدمات کے ضمن میں کیا جاتا ہے۔ جب کہ دنیا کی سب سے مقبول وبااثر شخصیت میں اول نمبر پر اہلِ سنت کے جید عرب عالم شیخ الازہر ڈاکٹر شیخ احمد محمد الطیب اور بارہویں نمبر پر عقائد اہلِ سنت کی فتاویٰ کے ذریعے ترجمانی کرنے والی شخصیت مفتی اعظم مصر ڈاکٹر شیخ علی جمعہ کا شمار ہے۔ برصغیر کے علمائے اہلِ سنت میں محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی (بانی جامعہ امجدیہ گھوسی) کا نام ۶۰۰۰۰ر احادیث کے استحضار مع روایت ودرایت کے اعتبار

سے، سلسلۂ قادریہ کے عظیم شیخ کی حیثیت سے امین ملت ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی (سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ) کا نام شامل ہے، دیگر خدمات کے اعتبار سے پیر محمد علاء الدین صدیقی، دعوت اسلامی کے سربراہ مولانا الیاس قادری، مولانا پیرزادہ امداد حسین (حال مقیم یوکے)، مذہبی سماجی خدمات کے ضمن میں خلیفۂ تاج الشریعہ شیخ ابوبکر (سربراہ مرکز الثقافۃ السنیہ وجنرل سکریٹری سنی جمعیۃ العلما کیرالا)، سنی دعوت اسلامی کے سربراہ مولانا شاکر علی نوری، بانی الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی مفکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی محمد اویس رضا قادری وغیرہم کے نام شاملِ فہرست ہیں۔ نیز ان کے کارناموں کا اختصار میں ذکر بھی کیا گیا ہے۔

قارئین اہلسنت کے لیے ضروری اطلاع:

دیوبندی حضرات کے دوماہی مجلّہ ''راہِ سنت'' لاہور شمارہ نمبر ۴، ۵، ۶، ۷ میں قسط وار شائع ہونے والے مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے رسالہ ''اصلی حنفیت'' کا دندان شکن جواب تقسیمِ ہندوستان سے قبل خلیفۂ اعلحضرت مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی الوری علیہ الرحمہ نے بنام ''اَلسَّہمُ الشِّہَابِي علیٰ خِدَاعِ الوَہَابی'' ملقب بہ ''عشرہ کاملہ'' تحریر فرماکر ''انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور'' سے عرصہ دراز پہلے شائع کردیا تھا، راقم کے پاس حضرت کا یہ رسالہ موجود ہے اسکے علاوہ حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمہ ہی کی زیرِ سرپرستی شائع ہونے والے ماہوار رسالے ''معین الدین'' لاہور بابت ماہ نومبر ۱۹۳۳ء میں بھی آپ کا ایک فتوی مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے رد میں شائع ہوا تھا راقم کا ارادہ تھا کہ حضرت کے یہ دونوں علمی جواہر پارے جدید تخریج کے ساتھ شائع کردیے جائیں۔ کچھ عرصہ قبل جناب محمد نعیم اللہ خان صاحب (کامونکی) نے حضرت کی دیگر کتب اور مناظروں کے ساتھ اس رسالہ ''اَلسَّہمُ الشِّہَابِي علیٰ خِدَاعِ الوَہَابی'' ملقب بہ ''عشرہ کاملہ'' کو بھی کتاب ''رسائل ومناظرے ابوالبرکات'' (مطبوعہ فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کاموکے 0333-8173630) میں شامل کر کے شائع کروادیا ہے لیکن مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے رد میں دیا گیا فتوی ان کے پاس موجود نہیں تھا اس لیے یہ اس مجموعہ میں شامل نہیں ہوسکا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے رد میں لکھا گیا رسالہ اور فتوی جدید تخریج کے ساتھ اکٹھا شائع کیا جائے گا۔ قارئین ''رسائل ومناظرے ابوالبرکات'' کو بھی ضرور حاصل کریں کیونکہ اس میں فرقہ جاتِ باطلہ کے ساتھ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ کے کئے گئے مناظرے اور آپ کے تحریر کردہ رسائل شامل ہیں۔

عقائد دیوبندیہ کے رد میں

نایاب فتویٰ

از

مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ اہل سنت امام المناظرین فاتح مذاہب باطلہ

حضرت علامہ ابوالفتح حافظ قاری

محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنوی رضی اللہ عنہ

تخریج وحواشی

میثم عباس قادری رضوی

استفتاء

سوال نمبر 1۔ نعیم خاں صاحب کا کہنا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو علم غیب تھا۔ جس کے شیخ اسد علی منکر ہیں۔

سوال نمبر 2۔ نعیم صاحب نے یہ بتایا کہ میرا ایمان ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناضر ہیں۔ اسد علی منکر ہیں۔

سوال نمبر 3۔ اسد علی کا کہنا ہے کہ حضور بشر تھے نعیم صاحب کا کہنا ہے مجھے حق نہیں کہ حضور کو بشر کہیں۔

سوال نمبر 4۔ اسد علی صاحب کہتے ہیں کہ ہم علمائے دیو بند کے معتقد ہیں اور ان کی اقتدا کرتے ہیں۔

سوال نمبر 5۔ نعیم صاحب کا کہنا ہے کہ ہمارے علمائے اہلسنت کا فتوی ہے کہ جو مسلمان علمائے دیو بند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

راقم مظفر خاں۔ بقلم خود موضع پرساؤ ہریا۔

دستخط محمد نعیم خاں شہپر وارثی

دستخط اسد علی شیخ بقلم خود

الجواب

اللھم ہدایۃ الحق والصواب

نمبر 1: بے شک اللہ تبارک وتعالی نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا۔ قرآنِ فصیح وحدیثِ کریم وآئمہ دین قویم وعلمائے اہلسنت حدیث وقدیم، کے نصوصِ قاہرہ وبراہین باہرہ اس مسئلے میں اس قدر ہیں کہ جن کا احصار دشوار ہے جس کو ان کا نمونہ دیکھنا ہو وہ حضور اعلی حضرت قبلہ مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری رضوی برکاتی بریلوی رضی اللہ عنہ کا رسالہ مبارکہ ''خالص الاعتقاد''[1] مطالعہ کرے۔ خود ان دیو بندیوں کے پیرانِ پیر جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء واولیا کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے''۔ ملاحظہ ہو شمائم امدادیہ صفحہ 115۔

(شمائم امدادیہ صفحہ 61، مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ، امداد المشتاق صفحہ 79، 80 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور)

وہابی دیوبندی دھرم میں حضور اقدس ﷺ کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے۔ **والعیاذ باللہ تعالی**۔ تو وہابیہ دیوبندیہ کے فقرے سے حاجی صاحب مرحوم بھی مشرک ہو گئے اور ان کو پیر پیران ومرشد الراشدین مان کر سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ بھی مشرک وکافر ہو گئے۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**۔

نمبر 2۔ بے شک اللہ علیم وخبیر شہید وبصیر جل جلالہ، نے اپنے فضل سے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو حاضر ناظر بنایا۔ قرآن مجید وحدیث عمید سے اس عقیدۂ حقہ پر (دلائلِ)[2] کثیرہ قائم ہیں۔ خود وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

1:۔ یہ رسالہ فتاوی رضویہ جدید تخریج شدہ کی جلد 29 کے صفحہ 433 پر موجود ہے۔ (میثم قادری)

2:۔ یہاں غالباً کاتب کی غفلت سے ''دلائل'' کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ بطور احتیاط اس کو بریکٹوں میں لکھا گیا ہے۔ تاکہ فقرہ واضح ہوجائے۔ (میثم قادری)

''اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ [3] کو بعد لحاظ صلہ اَنْفُسِهِمْ کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی اُن کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہے۔ اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتصرف ہو تب بھی یہی بات لازم آئے گی کیونکہ احبیت اور اولویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہوسکتی ہے پر بالعکس نہیں ہوسکتا۔''

(تحذیر الناس صفحہ 14، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً صفحہ 59 ادارہ العزیز نزد جامع مسجد صدیقیہ گلہ برف خانہ سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ)

جب خود قاسم نانوتوی کے اقرار سے بھی آیت کریمہ سے ثابت ہوگیا کہ حضور اقدس ﷺ اپنے ہر ایک امتی کے ساتھ اس کی جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں اور حضور اقدس ﷺ پر ایمان رکھنے والے تمام [4] تمام ملائکہ بھی ہیں کراماً کاتبین ہوں یاحفظہ یا نکیرین یا موکلین بالرزق یا بالمطر یا بالریاح یا بالجبال یا بالخلق والتصویر یا بالتوفی یا ملائکۃ الارض یا ملائکۃ السماء یا ملائکۃ السدرہ یاملائکۃ الکرسی یاملائکۃ العرش علیهم الصلاۃ والسلام تو حضور اقدس حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ وتبارک کے فضل سے اس کی ساری خدائی میں حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوگیا وللہ الحمد۔ وہابی دیوبندی دھرم میں ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو وہابیہ دیوبندیہ کے فتوے سے قاسم نانوتوی بھی مشرک وکافر ہوگئے اور اُن کو اپنا مذہبی پیشوا مان کر سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ بھی مشرک ہوگئے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نمبر 3۔ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب مظہر اتم خلیفہ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو جامہ بشریت سے ملبوس بنا کر دنیا میں جلوہ گر فرمایا۔

قال اللہ تعالیٰ

3:۔ ''یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔'' (پارہ 21، سورہ احزاب، آیت 6، ترجمہ کنز الایمان)

4:۔ یہاں لفظ ''تمام'' دو دفعہ لکھا گیا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ (میثم قادری)

''وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ [5]'' (پارہ 7، سورۃ انعام، آیت 9)

خود پیشوائے دیوبندیہ قاسم نانوتوی کو بھی اس کا اقرار ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا جمالِ اقدس بشریت کے حجاب میں رہا [6]۔ ظاہر ہے کہ لابس کی حقیقت میں لباس اور محجوب کی ماہیت میں حجاب ہرگز داخل نہیں ہوتا۔

قرآن شریف سے روشن ہے کہ نبی جس سے فرمائے کہ میں تمہارا جیسا بشر ہوں وہ بھی کافر ہے۔ [7]

5:۔ ''اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں۔'' (ترجمہ کنز الایمان)

6:۔ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق لکھتے ہیں

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ کسی جُز ستار

(قصائد قاسمی صفحہ 6، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند) (میثم قادری)

7:۔ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب بھی لکھتے ہیں۔ ''ولا یخفی ان المخاطبین بقولہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ هم المشرکون اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مثلکم کا خطاب مشرکین کی طرف ہے۔'' (خط مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ مع تقویۃ الایمان وتذکیر الاخوان، صفحہ 242، مطبوعہ کتب خانہ راشد کمپنی، دیوبند۔ یو، پی۔ ایضاً صفحہ 230، مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی 1313ھ۔ ایضاً صفحہ 339 مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

علمائے دیوبند کے مزعومہ ''شیخ العرب والعجم'' مولوی حسین احمد مدنی صاحب بھی اپنی کتاب ''شہاب ثاقب'' میں لکھتے ہیں کہ ''دیکھئے باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ یعنی کفار کو خطاب کرکے کہہ دو کہ جز ایں نیست کہ میں تم جیسا بشر ہوں مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔'' (شہاب ثاقب فصل ثامن صفحہ 282 مطبوعہ دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب ''براۃ الابرار'' میں ایک دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''آیہ شریفہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں حضور سرورِ عالم ﷺ کو ارشاد ہے کہ تم کفار مکہ سے کہہ دو کہ میں تم جیسا بشر ہوں آگے وحی سے فرق بتایا گیا ہے۔'' (براۃ الابرار، صفحہ 94، مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور۔ ایضاً صفحہ 94 مطبوعہ تحفظ نظریاتِ دیوبند اکادمی پاکستان) (میثم قادری)

قال اللہ تعالی

"قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ"[8]

(پارہ 13، سورہ ابراہیم، آیت 10)

وقال اللہ تعالی

"قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ"[9]

(پارہ 13، سورہ ابراہیم، آیت 11)

نمبر 4۔ اکابرِ دیوبندیہ اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھی اور رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی و محمود حسن دیوبندی و عبدالشکور کاکوروی نے اپنی کتابوں "حفظ الایمان" صفحہ 18 و "براہین قاطعہ" صفحہ 51 و "تحذیر الناس" صفحہ 3، 14، 28، و "جہد المقل" حصہ اول صفحہ 41 و "مختصر سیرت نبویہ" صفحہ 22 پر، جو بعض علمِ غیب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجبوراً مانا بھی تو ایسا علم غیب زید و عمرو بلکہ ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چار پائے کے لیے بھی ثابت بتا دیا[10] شیطان کے لیے وسعتِ علم کو قرآن و حدیث سے ثابت مان کر، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسعتِ علم ماننے کو قرآن حدیث کے نصوص قطعیہ کے خلاف اور شرک ٹھہرا

8:۔ "بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو"۔ (ترجمہ کنز الایمان)

9:۔ "ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان۔" (ترجمہ کنز الایمان)

10:۔ "حفظ الایمان" میں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی گستاخانہ عبارت ملاحظہ کریں جس میں تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"آپ کی ذاتِ مقدس پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان صفحہ 8، مطبع علیمی دہلی، ایضاً صفحہ 13 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 13 مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) (میثم قادری)

دیا۔[11] حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف ختم النبین کے اس معنی کو کہ سب سے پچھلے نبی ہیں نافہموں کا غلط خیال لکھ کر،[12] حضور کے زمانے میں،[13] بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی نئے پیغمبروں جدید نبیوں کے پیدا ہونے کو جائز کہہ دیا۔[14] کذب و ظلم و سائر قبائح کا اللہ تعالی کی ذات اقدس کے لیے کچھ بُرا نہ ہونا لکھ دیا۔[15] چالیس سال کی عمر شریف تک حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہذیب اخلاق و تدبیر منزل و سیاست مدن اور ایمان سے بھی قطعاً بیخبر و غافل لکھ دیا۔[16]

11:۔ "براہین قاطعہ" میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کی گستاخانہ عبارت ملاحظہ کریں۔

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیطِ زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" (براہین قاطعہ صفحہ 55 مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی) اس کے علاوہ مولوی عبدالرؤف جگن پوری دیوبندی صاحب نے بھی براہینِ قاطعہ کی عبارت کی توضیح کرتے ہوئے لکھ دیا کہ "ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے۔ (براۃ الابرار صفحہ 57، مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور۔ ایضاً صفحہ 57، مطبوعہ تحفظِ نظریاتِ دیوبند، اکادمی پاکستان۔ اگست 2012ء) یعنی دیوبندی مذہب کے مطابق حضرت ملک الموت اور شیطان مردود نصِ قطعی سے اللہ کے شریک ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالك) (میثم قادری)

12:۔ "تحذیر الناس" میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کفریہ عبارات ملاحظہ کریں۔ نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ 4، 5 مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً صفحہ 41 ادارہ العزیز نزد جامع مسجد صدیقیہ گلہ برف خانہ سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ)

(بقیہ حواشی اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرات علمائے اہلسنت کا متفق علیہ فتویٰ ہے کہ یہ لوگ اپنے ان کفریات کی وجہ سے شرعاً کافر مرتد ہیں اور جو شخص ان کے ان کفری عقیدوں پر مطلع کرنے کے بعد ان کو مسلمان

(پچھلے صفحے کے بقیہ حواشی) 13:۔ نانوتوی صاحب کی دوسری کفریہ عبارت جس میں نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

(تحذیر الناس صفحہ 18، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً صفحہ 65، ادارہ العزیز نزد جامع مسجد صدیقیہ گلہ برف خانہ سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ)

14:۔ نانوتوی صاحب کی تیسری کفری عبارت جس میں نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

(تحذیر الناس صفحہ 34 مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً صفحہ 85، ادارہ العزیز نزد جامع مسجد صدیقیہ گلہ برف خانہ سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ) (میثم قادری)

15:۔ الجہد المقل سے مولوی محمود الحسن دیوبندی صاحب کی گستاخانہ عبارت ملاحظہ کریں جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

''افعال قبیحہ (برے افعال) کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ (جن صفات کا اللہ کی ذات سے ہونا ممکن ہے ان کو) مقدور باری (اللہ کی قدرت کے تحت) جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں کیونکہ خرابی ہے تو ان کے صدور (واقع ہونے) میں ہے نفس مقدوریت (صرف قدرت تسلیم کرنے میں) اصلاً (بالکل) کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔''

(الجہد المقل حصہ اول صفحہ 41 مطبع بلالی واقع ساڈھورہ) (میثم قادری)

16:۔ مولوی عبد الشکور لکھنوی دیوبندی صاب کی گستاخانہ عبارت ملاحظہ کریں جس میں لکھتے ہیں کہ

''آں حضرت ﷺ علاوہ صادق اور امین ہونے کے نہایت نرم دل خلق خدا پر شفقت کرنے والے اور شیریں کلام تھے جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا لیکن باوجود ان محاسن عقلیہ کے محاسن شرعیہ سے آپ بالکل بے خبر تھے محاسن شرعیہ کی اصل الاصول یعنی ایمان باللہ کی حقیقت بھی آپ نہ جانتے تھے۔ قال اللہ تعالیٰ ''وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝'' اور پایا اس پروردگار نے آپ کو راہ سے بے خبر پس ہدایت کی اس نے آپ کو وقال مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ نہیں جانتے تھے۔ آپ کہ کیا چیز ہے کتاب خدا اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے وقال مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ نہیں جانتے تھے اس کو آپ اور نہ آپ کی قوم کے لوگ، اخلاقی محاسن سے کے تین جز ہیں۔ 1 تہذیب اخلاق، 2 تدبیر منزل، 3 سیاست مدن ان تینوں سے آپ قطعاً و اصلاً بے خبر تھے جب آپ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ کتاب

(بقیہ حواشی اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

سمجھے یا ان کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا ان کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی شرعاً کافر مرتد ہے۔ ملاحظہ ہو ''حسام الحرمین'' شریف و ''الصوارم الہندیہ'' و ''مبلغ وہابیہ کی زاری''۔

واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

(منقول از: ماہنامہ سنی لکھنو، جمادی الثانی 1389ھ)

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

کتاب الٰہی کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز ہے۔ تو اور محاسن سے آپ کو کیوں کر آگاہی ہو سکتی تھی۔''

(مختصر سیرت نبوی سیرۃ الحبیب الشفیع من الکتاب العزیز الرفیع صفحہ 43، 44 مطبوعہ المکتبۃ العربیہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اس کتاب میں ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتے ہوئے مولوی عبد الشکور لکھنوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''قبل نبوت کے رسولِ خدا کی وہی حالت تھی جو تمام اہل مکہ کی تھی''

(مختصر سیرت نبوی سیرۃ الحبیب الشفیع من الکتاب العزیز الرفیع صفحہ 42، مطبوعہ المکتبۃ العربیہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اس عبارت میں بھی مولوی عبد الشکور لکھنوی دیوبندی صاحب نے حضور سرور دو عالم ﷺ کو ایمان کی حقیقت سے نا آشنا ہونے میں کفار مکہ جیسا قرار دے دیا۔ (نعوذ باللہ من ذالك) (میثم قادری)

فاتح دیوبندیت، حضرت محدثِ اعظم پاکستان
مولانا مفتی سردار احمد قادری رضوی کا اہم اور نایاب فتویٰ

(پہلی مرتبہ منظرِ عام پر)

تخریج: محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

حضرت محدثِ اعظم کے اس نایاب قلمی فتویٰ کا عکس جناب محمد افضال حسین نقشبندی صاحب (سانگلہ ہل) کے پاس موجود تھا جسے انہوں نے کمپوز اور تخریج کر کے اشاعت کے لیے دیا جس کے لیے ادارہ ان کا مشکور ہے۔ اس فتویٰ میں دی گئی آیات پاک اور حدیث شریف کی تخریج اور ترجمہ قوسین () میں درج کیا گیا ہے تا کہ امتیاز رہے، جن قارئینِ اہل سنت کے پاس علمائے اہلسنت کی نایاب تحریریں (مطبوعہ یا غیر مطبوعہ) موجود ہیں ان کے عکس اسکین کر کے اس ای میل ایڈریس پر میل کر دیں تا کہ ان کی اشاعت کی جاسکے، علمی تعاون کرنے والے حضرات کا شکریہ (حسبِ سابق) ان کا نام ذکر کر کے ان کی بھیجی ہوئی تحریر کی اشاعت کے ساتھ کیا جائے گا، اور اس علمی تعاون پر اللہ تعالیٰ بھی آپ کو اس کارِ خیر کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ (میثم قادری)

الاستفتا:

(۱) کیا فرماتے ہیں علماءِ ربانی کہ اس اشتہار میں کوئی شرعی گرفت ہے یا نہ۔ اگر کوئی شرعی غلطی ہے تو وہ کس درجہ کی ہے، کفر ہے یا مشابہ بالکفر ہے؟ یا شان تنقیص امام الصابرین سَیِدُ الشُھَدَآء علیہ رحمتہ و اسعتہ ہے یا مشابہ بالتنقیص ہے یا بالکل بے غبار ہے۔؟

(۲) اگر شرعی غلطی ہے تو پھر مشتہرین پر شرعاً توبہ کا اعلان اشتہاراً واجب ہے یا نہ۔؟

(۳) اور پھر باطل کی فتح مقابلے حق کے ماننا شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔؟

(۴) جو شخص برسرِ منبر عام مجمع میں یزیدیوں کی فتح اور سیدی امام الصابرین علیہ رحمتہ و اسعتہ کی شکست ظاہری بتائے اس کا شرعی کیا حکم ہے۔؟

ایسے شخص پر شرعاً توبہ واجب ہے یا نہ۔؟

(۵) اور سَیِدُ الشُھَدَآء علیہ رحمتہ و اسعتہ کی طرف شکست کا منسوب کرنا شرعاً جائز ہے یا حرام۔؟

(۶) شکست کا معنی کیا ہے۔؟

(۷) امامِ عالی مقام علیہ رحمتہ و اسعتہ کو ظاہری شکست ہوئی ہے یا نہ۔؟

(۸) ظاہری شکست منسوب کرنے سے توہین ہے یا نہ اور اگر توہین ہے تو مُوہِن (توہین کرنے والا) کا حکمِ شرعی کیا ہے۔؟

(۹) جو ظاہری شکست مانے اور پھر اس پر اصرار بھی کرے اس کا کیا حکم ہے۔؟

(۱۰) اگر کوئی شخص جنگ اُحد شریف کے واقعہ مبارکہ کو دیکھ کر میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی طرف شکست منسوب کرے اس کا حکمِ شرعی کیا ہے۔؟

(۱۱) اگر جنگ اُحد شریف میں شکست منسوب کرنا منع ہے تو جنگ کربلا معلی میں بھی منسوب کرنا منع ہوگی یا نہ۔؟

(۱۲) سَیِدُ الشُھَدَآء علیہ رحمتہ و اسعتہ کی شکست کیا ان کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی شکست نہیں؟ حسین مِنی و انا منہ کے ماتحت۔

(۱۳) یوں بیان کرنا کہ "یہ شکست نہیں تو اور کیا ہے کیا ان کا سر نیزے پر نہیں لٹکایا گیا، کیا حرم شریف کو ننگے چہرے، اونٹوں پر نہیں بٹھایا گیا، کیا رنگِ سیاہ کو سیاہ اور سرخ کو سرخ نہ کہا جائے گا" کیا ایسے بیان میں اہلِ بیت کی توہین ہے یا نہ۔؟

ہر ایک شق کا جواب مدلل عنایت فرمایا جائے۔ المستفتی فقیر محمد عنایت اللہ امرتسر (۱)

الجواب

اشتہارِ مذکور پر نامِ نامی حسین پر علامت "ؑ" اور شہید اعظم پر "ؓ" کی علامت اور محمد دین وغلام محمد پر علامت "ؐ" یہ وہ صریح غلطی ہے کہ عوام کیا اس میں خواص بھی مبتلا ہیں۔ شرعاً ایسا لکھنا مکروہ ہے اور "ؐ" سے عام طور پر اشارہ کرتے ہیں درود شریف کی طرف، تو امت میں جب کسی کا نام محمد ہو تو اس پر "ؐ" لکھنے کا کوئی مطلب ہی نہیں، کیا اُمتی پر بھی درود بھیجا جاتا ہے؟ هو خلاف الجمهور الاان یکون تبعاً۔ درود شریف اس وقت تقریر وتحریر میں آتا ہے جب کہ نام نامی اسمِ گرامی محمد سے حضور نبی کریم علیه الصلاة والسلام کی ذاتِ سامی منور مراد ہو، نہ یہ کہ مطلق نام پر خواہ اُمتی کی ذات مراد ہو۔ کربلا معلّٰی میں اہلِ بیت اطہار پر ظلم وستم کے پہاڑ گرائے گئے یزیدیوں نے بڑی سخت قبیح وشنیع حرکتیں کیں۔ امام عالی مقام سید شباب اهل الجنة رضی الله تعالیٰ عنه نے حلم وبردباری، شجاعت واستقامت ورضاء وتسلیم صبر واستقلال کے وہ جواہر غیبیہ دکھائے کہ نوعِ انسانی اسے فراموش نہیں کر سکتی۔

ہمارے نزدیک ظاہر وباطن میں امام عالی مقام رضی الله تعالیٰ عنه کی فتح ہوئی۔ حق وباطل کی جنگ میں حق کو فتح ہوئی امام عالی مقام رضی الله تعالیٰ عنه نے اپنے اموال کو، ظاہر کو، باطن کو، جسمِ منور وروحِ معطّر کو، عزیز واقارب ودوست احباب کو مولیٰ عزّوجلّ کی رضاء پر نثار کیا اور بڑا نازک سخت ترین امتحان تھا اس میں امامِ عالی مقام رضی الله تعالیٰ عنه

(۱) شیرِ اہلسنت، مناظرِ اسلام، فاتح دیوبندیت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمته الله تعالیٰ علیه نے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ دین کے لیے امرتسر کے محلّہ شریف پورہ میں عظیم الشان مسجد اور دار العلوم قائم کیا تھا جس میں آپ خدمات انجام دیتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ ہجرت کر کے لاہور تشریف لائے اور اس کے بعد آپ رحمته الله تعالیٰ علیه تا حیات سانگلہ ہل ضلع ننکانہ میں علوم وعرفان کے جواہر لٹاتے رہے۔ مذکورہ بالا سوالات آپ نے اس وقت تحریر فرمائے تھے جب آپ رحمته الله تعالیٰ علیه امرتسر میں قیام فرماتے۔ (افضال نقشبندی)

اعلیٰ درجہ پر کامیاب ہوئے، ارشادِ باری ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ o الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ o أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ o (پارہ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۵۵۔۱۵۷) (ترجمہ از: کنز الایمان: "اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنایئے ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھر نا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں")

تو ایمانی نگاہوں میں جب کسی مسلمان کا خوف، بھوک، اموال کا کم ہونا، جانوں اور پھلوں کے متعلق امتحان ہو اور وہ ثابت قدم رہے رضا وتسلیم پر قائم رہے تو یہ اس کی ظاہر میں اور حقیقت میں بھی کامیابی ہے جس کی صابرین کو قرآن پاک میں بشارت دی گئی ہے۔ دل وجان ومال ومتاع مولیٰ عزّوجلّ کی راہ میں قربان کرنا عین سعادت ہے ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور دل لگا کر خشوع سے نہیں پڑھتا تو یہ کہا جائے گا کہ ظاہر میں اچھی عبادت کرتا ہے مگر باطن میں کمال سے خالی ہے۔ شریعتِ مطہرہ کا حکم ظاہر پر ہے ایک شخص مولیٰ عزّوجلّ کی راہ میں دل وجان، مال ومتاع کو قربان کرتا ہے تو شرعاً یہی کہا جائے گا کہ اس نے اچھا کام کیا اور جب خلوصِ نیت اور رضاء وتسلیم کے ساتھ ہے تو نورٌ علیٰ نور ہے۔ مسلمان کی فتح اس میں ہے کہ شریعتِ مطہرہ کا پابند رہے، شہداء کرام رضی الله تعالیٰ عنهم جنہوں نے اپنی جانیں خدا عزّوجلّ کی راہ میں دیں اور مولیٰ عزّوجلّ کی رضاء پر راضی رہے ان کو یہ نہ کہا جائے کہ ان کو شکست ہوئی بلکہ ان کو اچھے اچھے الفاظ عظمت سے بیان کیا جائے۔

قرآن پاک میں تو فرمایا گیا کہ تم اللہ عزّوجلّ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو مُردہ نہ گمان کرو اور نہ ان کو مردہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ الآیة (پارہ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۵۴) (ترجمہ از کنز الایمان: "اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔") نیز فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا (پارہ:۴، سورۃ آل عمران، آیت: ۱۶۹) (ترجمہ از کنز الایمان: "اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا")

دنیوی نگاہ میں مقابلہ میں مقتول ہونا شکست متصور ہوتا ہے اور دشمن بھی یہی تصور کر

تے ہیں کہ جب ہم نے مقابلہ والے کو قتل کر دیا تو ہم غالب آئے وہ مغلوب ہو گئے مگر اسلامی اور شرعی نگاہ میں شہید کی فتح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو جب دشمن نے زخمِ کاری لگایا تو صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے نعرۂ تکبیر لگا کر فرمایا فُزتُ و رَبِّ الکَعبَۃِ "میں کامیاب ہوا ربِ کعبہ کی قسم" دیکھیے صحابی شہادت کو فتح فرما رہے ہیں

بخاری شریف پ ۱۱ کتاب الجہاد میں ہے۔ فَطَعَنَہ فَانفَذَہٗ فَقَالَ اللہُ اکبر فُزتُ و رَبِّ الکَعبَۃِ صفحہ ۳۹۳ مطبوعہ اصح المطابع، دہلی (صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسِیَر باب من ینکب اویطعن فی سبیل اللہ، حدیث نمبر: ۲۸۰۱ ص ۴۶۴ مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب۔ صحیح المسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنتہ لِلشہید جلد: ۲ ص: ۱۳۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، السنن الکبری للبیہقی، کتاب الجزیۃ، باب لاصید فی عن ان یعطیھم المسلمون شیاء، جلد: ۹ صفحہ: ۲۲۵ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، مصنف عبدالرزاق، باب واقعہ حنین، جلد: ۵، ص: ۲۲۵ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی)

شہادت سے فضلِ خدا سے شہید کو جنت ملتی ہے اور جنت نعمت ہے، بہر حال اشتہار کا مضمون لکھنے والے نے توجہ سے کام نہیں کیا ایک تو یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام نامی ذکرِ سامی تک نہیں آیا، اگر عاشقانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم ومحبانِ اہلِ بیت کے ساتھ محبانِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی لکھ دیتے تو شیعہ وروافض سے اچھی طرح امتیاز ہو جاتا، وہابیہ خارجیہ اہلِ بیت کے دشمن ہیں وہ تو ہر طرح سے یزید کی فتح مناتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی شہادت امت کے لیے شفاعت ونعمت و رحمت کا خزانہ ہے ان کی فتح وعظمت کا چرچا کریں۔ بہر حال ادب بہت اچھی چیز ہے اس کے بارے سب مسلمان محبانِ اہلِ بیت خود دِلوں سے فیصلہ کریں کہ کیا کھُلم کھُلاّ اجلاس میں، بیانات میں امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف شکست کی نسبت کرنا گوارا کرتے ہیں؟ اگر چہ بظاہر لفظ کی قید سے سہی۔ نیاز مند خدّام اپنے محاورات واشتہارات وتقاریر میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرتے۔

واللہ تعالی ھو الموفق لِلادب فی شان الائمۃ الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

فقیر محمد سردار احمد غَفَرلَہٗ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز کے متعلق جامعہ ازہر مصر کا فتویٰ

مترجم: شہزادۂ فقیہ ملت حضرت مولانا ازہار احمد امجدی مدظلہ العالی

جامعۂ ازہر مصر میں زیر تعلیم حضرت فقیہ ملت کے صاحبزادے حضرت مولانا ازہار احمد امجدی مدظلہ العالی سے راقم نے جامعۂ ازہر مصر کی طرف سے جاری کردہ فتوی کا اردو میں ترجمہ اور اپنا مختصر تعارف تحریر کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے اسے قبول کرتے ہوئے فتوی کا ترجمہ اور اپنا مختصر تعارف تحریر فرما کر بھیج دیا جو قارئین کے استفادہ کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔ (میثم قادری)

مختصر تعارف مترجم فتوی ہذا

نام: ازہار احمد امجدی ازہری، قریہ اوجھا گنج، ضلع بستی، یوپی، انڈیا

ولدیت: فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ

والد ماجد علیہ الرحمہ کی بعض مصنفات: (۱) فتاوی فیض الرسول (دو جلد) (۲) فتاوی فقیہ ملت (دو جلد) (۳) انوار الحدیث (۴) خطبات محرم (۵) فقہی پہیلیاں (۶) انوار شریعت (۷) حج وزیارت وغیرہ جو چوبیس سے زیادہ ہیں۔

درس نظامیہ سے فراغت: جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یو، پی، انڈیا

دوسالہ مفتی کورس: جامعہ اشرفیہ، مبارکپور

تخصص فی الحدیث وعلومہ: جامعہ از ہر مصر

دراسات علیا فی الحدیث وعلومہ: ابھی جامعہ از ہر ہی میں حدیث شریف سے ہی دراسات علیا کے دوسرے سال میں تعلیم جاری ہے۔

بعض کاوشیں: (۱) مختلف موضوعات پر مقالے (۲) الاربعون فی الام الحنون (۳) رفع المنارة لتخریج احادیث التوسل و الزیارة کا مکمل اردو میں ترجمہ (۴) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب "النور و الضیاء فی احکام بعض الاسماء" کا عربی میں ترجمہ (۵) علامہ حشمت علی رحمہ اللہ کی کتاب "راد المهند" کا عربی میں ترجمہ، ان مقالات اور کتابوں کی کچھ تذہیب وترتیب باقی ہے، ان شاء اللہ عن قریب ہی منظر عام پر آجائیں گی۔

دعا: آپ لوگ دعا فرمائیں کہ میں اپنی اس چھوٹی سی زندگی میں عمرِ خضر علیہ السلام جیسی زندگی پانے والے کی طرح خدمت دین خلوص کے ساتھ انجام دے سکوں، کیونکہ خلوص ہی مقبول اور باقی مردود ہے، اللہ تعالی ہم سب کو خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش بہا خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

عرض مترجم: دار الافتا مصر کے فتوی کا ترجمہ پیش کرنے سے پہلے میں ہند و پاک کے اہل سنت و جماعت کی عوام سے عرض کرنا چاہوں گا کہ بسا اوقات بعض وہابیوں کے علما اہل سنت و جماعت کی عوام کو دھوکا دینے کے لئے یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ عرب میں ایسا نہیں ہوتا ویسا نہیں ہوتا ، جس کی وجہ سے بعض حضرات دھوکہ میں آجاتے ہیں، آپ ان کے اس فریب میں نہ آئیں، کیونکہ ان کا یہ قول جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے، بلکہ اہل سنت و جماعت کے اقوال کی اتباع کریں، اور انہیں کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہیں، اسی میں نجات دنیوی واخروی ہے، ان کے جھوٹ کی واضح مثال یہی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ ہے، جس کے بارے میں وہ کہتے نظر آتے ہیں کہ عرب میں اس طرح کے جشن کا اہتمام نہیں کیا جاتا، جو جھوٹ کا پلندہ ہے، مصر جو عرب ملک میں شمار کیا جاتا ہے، اس کے عام علمائے کرام اور مفتیانِ عظام اور جامعۂ از ہر (مصر) جو پوری دنیا کا قبلہ علم مانا جاتا ہے، اس جامعہ کے مفتیان کرام کی رائے یہی ہے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا جائز ہے، جائز ہی نہیں بلکہ افضل عبادات میں سے ہے، اور یہ مفتیان کرام جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام بھی کرتے ہیں، البتہ خوشی منانے کا طریقہ زمان اور مکان کے اعتبار سے بعض جہت سے مختلف ہوتا ہے، مگر یہ اختلاف ممانعت کا باعث نہیں بن سکتا، اس کے علاوہ اور بہت سارے مسائل ہیں جن کے بارے میں وہابی لوگ اہل سنت و جماعت کی عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، عوام اہل سنت کو ان کے اس دھوکا دینے والی بات سے متنبہ رہنے کی ضرورت ہے، اللہ تعالی تمام عوام اہل سنت کو علمائے اہل سنت کی اتباع کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین، جامعہ از ہر کے دار الافتا کا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مندرجہ ذیل سطور میں فتوی ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ فتویٰ دارالافتاء مصر

سوال:

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا کیسا ہے؟

جواب:

تمام انسانوں کے لئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمت الٰہیہ کا سب سے عظیم سبب ہے، چنانچہ اللہ جل شانہ قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو رحمت سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتا ہے: ((و ما ارسلناك الا رحمة للعالمين)) (سورۂ انبیا:۲۱/آیت:۱۰۷) ترجمہ: ((اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے)) (کنز الایمان) اور یہ رحمتِ الٰہیہ محدود نہیں بلکہ عام ہے، یہ وہ رحمت ہے جو انسانوں کی تعلیم و تربیت، تزکیہ نفس، سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرنا، اور حیاتِ مادیہ و معنویہ کے میدان میں عروج حاصل کرنا، گویا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات کی صورت میں رحمت الٰہیہ تمام جہات کو شامل ہے، اور یہ رحمتِ الٰہیہ کسی زمانہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام زمانوں کو شامل ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ((و آخرين منهم لما يلحقوا بهم)) (سورۂ جمعہ:۶۲/آیت:۳) ترجمہ: ((اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے)) (کنز الایمان)

سید الکونین، خاتم الانبیا و المرسلین ، نبی الرحمہ، غوث الامہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن جمع ہو کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا افضل اعمال اور قربتوں میں سے ہے، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور خوشی کا اظہار کرنا ہے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا

ایمان کے اصولوں میں سے ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ((لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب اليه من والده و ولده و الناس اجمعين)) (صحیح البخاری) ترجمہ: ((تم میں سے کوئی مؤمن کامل نہیں، جب تک کہ میں اس کے نزدیک تمام لوگوں حتیٰ کہ اس کے والد اور اس کے بیٹے سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں))

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کے اصولوں میں سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اللہ جل شانہ سے محبت کرنا ہے، اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ ذکر کیا ہے، یہی نہیں بلکہ جن لوگوں نے کسی چیز کی طبعی محبت مثلاً اقارب، اموال اور وطن وغیرہ کی محبت کو اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر مقدم رکھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی وعید فرمائی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ((قل ان كان آباؤكم و أبناؤكم و اخوانكم و أزواجكم و عشيرتكم و أموال اقترفتموها أو تجارة تخشون كسادها و مساكن ترضونها أحب اليكم من الله و رسوله و جهاد فى سبيله فتربصوا حتى يأتى الله بأمره)) (سورہ توبہ ۹/آیت ۲۴) ترجمہ: ((تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے)) (کنز الایمان) اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: يا رسول الله لأنت أحب الى من كل شىء الا من نفسى، قال النبى صلى الله عليه وسلم : ((لا و الذى نفسى بيده، حتى أكون أحب اليك من نفسك)) فقال له عمر رضى الله عنه: فانه الآن والله لأنت أحب الى من نفسى، فقال النبى صلى الله عليه وسلم : ((الآن يا عمر)) (صحیح البخاری)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اس ذات کی قسم جس کی دست قدرت میں میری جان ہے، تمہاری محبت کامل نہیں، جب تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں)) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: خدا کی قسم آپ آج سے میری جان سے بھی زیادہ میرے نزدیک محبوب ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اب تمہاری محبت کامل ہوئی)) اھ۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن جمع ہونا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق اہتمام کرنا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق اہتمام کرنا، اوران کا ذکر کرنا قطعی طور پر جائز ہے، چنانچہ اللہ جل شانہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرومنزلت کو بیان فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے وجود مسعود، ان کا نام، ان کی بعثت، اوران کی رفعت ومرتبت ساری دنیا کے سامنے پیش کیا، اللہ تبارک وتعالی کا پوری دنیا پر اس نور، نعمت، اور حجت کا اظہار کرنے کی وجہ سے آج سارا عالم دائمی خوشی اور سرور میں مست ہے، اور عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن کوئی آج کل کی ایجاد نہیں بلکہ چوتھی اور پانچویں صدی سے ہمارے علمائے کرام اور سلف صالحین مختلف جہات مثلا کھانا کھلاکر، قرآن مجید کی تلاوت کرکے، ذکرواذکار کرکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اشعارومدائح پڑھکر رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کی خوشی مناتے آرہے ہیں، جیسا کہ بہت سارے مؤرخین مثلا حافظ ابن الجوزی وابن کثیر، اور حافظ ابن دحیہ اندلسی وحافظ ابن حجر، اور خاتمۃ الحفاظ جلال الدین سیوطی رحمہم اللہ نے اس کی صراحت کی ہے، اور علماوفقہا کی ایک جماعت نے یوم ولادت صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے کے مستحب ہونے پر کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں، ان حضرات نے ان کتابوں کے مشتملات کو ٹھوس اور صحیح دلائل وبراہین سے مزین کیا ہے، ان کتابوں میں مذکورہ دلائل ایسی دلائل

ہیں جن کے مطالعہ کے بعد تھوڑی سی بھی عقل وفہم اور فکر سلیم رکھنے والا اسلاف کے اس طریقہ کار یعنی ان کا ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منانے کو غلط قرار نہیں دے سکتا، اور ابن الحاج رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المدخل" میں ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے متعلق بہت ساری خصوصیات اور فوائد ذکر کئے ہیں، اور آپ نے احتفال کے متعلق بہت سارے مفید کلام کئے ہیں، جو مؤمنین کے دل ودماغ کو روشن کرنے کے لئے کافی ہے، نیز خیال رہے کہ ابن الحاج رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المدخل" کو اس لئے تصنیف فرمائی تاکہ لوگوں کے سامنے ان بدعات ومحدثات کا بیان کریں جو دلیل شرعی کے تحت نہیں آتی ہیں!!

اور لفظ احتفال (حفل اللبن فی الضرع یحفل حفلا و حفلا) سے ماخوذ ہے، اور (تحفل تحفلا) و (احتفل احتفالا) یعنی جمع ہونا، اور (حفل القوم) باب ضرب یضرب سے آیا ہے، اور (احتفلوا) یعنی بہت سارے لوگ جمع ہوئے، اور (عنده حفل من الناس) یعنی اس کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں، اور (حفل) اصل میں مصدر ہے، اور (محفل القوم و محتفلهم) یعنی قوم کا مجمع، اور (حفله) یعنی اس کو ظاہر کیا تو وہ ظاہر ہوگیا، اور (حفل كذا) : یعنی اس نے کسی چیز پر توجہ دی، اور کہا جاتا ہے: (لا تحفل به) یعنی اس پر توجہ نہ دو۔

ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احتفال کا جو مقصد ہے وہ احتفال کے لغوی معنی سے عموما مختلف نہیں بلکہ موافق نظر آتا ہے، کیونکہ ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانا یہ لوگوں کا جمع ہوکر ذکر کرنا، اور اشعار کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا کرنا، اور کھانا صدقہ کرکے لوگوں کو کھلانا ہے، اوران تمام اعمال کا مقصد صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اعلان کرنا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے دن پر خوشی ومسرت کا اظہار کرنا ہے۔

بعض لوگوں کو قرون ثلاثہ کا ان احتفالات سے خالی ہونے کی وجہ سے التباس ہوتا ہے، اور سمجھتے ہیں کہ خیر القرون کا ان احتفالات سے خالی ہونا ان کے عدم جواز اور ممانعت پر دلالت

کرتا ہے، باخدا کہتا ہوں یہ چیز احتفال کے عدم جواز اور ممنوع ہونے پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن خوش وخرم ہونے میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں، ہاں اتنا ضرور ہے کہ خوشی کے اظہار کرنے میں طریقہ کار اور اسالیب مختلف ہوتے ہیں، اور اسالیب کے مختلف ہونے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ اسالیب فی ذاتہا عبادت نہیں، جس کی وجہ سے خوشی کے اظہار کرنے میں کسی خاص اسلوب اور طریقہ کار کا التزام کرنا ضروری ہو، بہرحال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کی خوشی منانا ایک عظیم عبادت ہے، اور اس خوشی کے اظہار کے کئی مباح وسائل وطرق ہیں، ہر ایک کو الگ الگ مباح طریقہ کی اتباع کر کے خوشی کے اظہار کرنے کا حق ہے۔

ابولہب جس کا کفر وعناد اور اللہ جل و علا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس کی لڑائی انتہائی درجہ کو پہونچی ہوئی تھی، اللہ جل شانہ نے ابولہب کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرنے کی وجہ سے اس سے عذاب میں تخفیف کرسکتا ہے، چنانچہ ابولہب اللہ کے فضل وکرم سے ہر دوشنبہ کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کے ذریعہ جہنم میں پانی پیتا ہے، صرف اس وجہ سے کہ جب ابولہب کی باندی ثویبہ نے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کی بشارت دی تھی تو اس نے خوش ہوکر اسے آزاد کردیا تھا، جب ایک کافر کا یہ حال ہے تو اللہ تعالی مؤمنوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت منانے کی وجہ سے ان پر کتنا فضل وکرم فرمائے گا اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا!!

نیز خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت پر بروزِ دوشنبہ کو روزہ رکھ کر امت مسلمہ کو اللہ جل شانہ کا شکریہ ادا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے، صحیح حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر دوشنبہ کو روزہ رکھتے تھے، اور فرماتے تھے: ((ذلك يوم ولدت فيه)) (صحیح مسلم) ترجمہ: ((اسی دن (دوشنبہ کو) میری پیدائش ہوئی)) یہ حدیث حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا اللہ جل شانہ کا ان کی ذات پر اور تمام امت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر کے احسان

کرنے کا شکریہ ادا کرنا ہے، اس لئے امت محمدیہ کا بدرجہ اولی حق بنتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی اس نعمت عظمی کا تمام انواع کے ذریعہ شکریہ ادا کرے، اور شکر کے انواع محدود نہیں بلکہ بہت ساری قسمیں ہیں، ان میں سے کھانا کھلانا، نعت پڑھنا، ثنا کرنا، ذکر کے لئے جمع ہونا، روزہ رکھنا، اور نماز پڑھنا وغیرہ بھی ہیں، گوکہ ہر ایک کا اپنا اپنا جائز طریقہ کار ہے، (امام) صالحی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب 'سبل الهدى و الرشاد فى هدى خير العباد' میں اپنے زمانہ کے بعض صالحین سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: (ان کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ نے بطور شکایت عرض کیا: بعض لوگ جو علم والے سمجھے جاتے ہیں وہ ولادت باسعادت کی خوشی منانے اور جمع ہوکر ذکر کرنے کو بدعت کہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((من فرح بنا فرحنا به)) ترجمہ: ((جو ہم سے خوش ہوا، ہم اس سے خوش ہوئے)) اگرچہ خواب سے کوئی حکم شرع ثابت نہیں ہوتا، لیکن اگر ایسے خواب ہوں جو اصول شریعت کے موافق ہوں تو ان سے استشہاد کیا جاسکتا ہے۔ والله سبحانه و تعالى اعلم۔

جامعہ رضویہ معین الاسلام مصطفیٰ آباد شاہدرہ کا پہلا جلسۂ دستارِ فضیلت

مناظر اہلسنت فاضلِ جلیل حضرت علامہ ڈاکٹر طارق محمود چشتی مدظلهم العالى کے زیر اہتمام "جامعہ رضویہ معین الاسلام مصطفیٰ آباد رحمت علی پارک شاہدرہ" کا پہلا عظیم الشان جلسۂ دستارِ فضیلت مورخہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۳ء بعد نمازِ عشا منعقد ہوا، جس میں درس نظامی کے ۴ اور حفظ قرآن کریم کے ۱۲ فارغ التحصیل طلبا کو اسناد دی گئیں، درس نظامی سے فراغت حاصل کرنے والے طلبا کے اسماءِ گرامی یہ ہیں (۱) مولانا سید وسیم شاہ فیضی (۲) مولانا حافظ وسیم حسین چشتی (۳) مولانا محمد نعیم ساقی (۴) مولانا محمد عدنان صدیقی ۔ اس جلسہ میں مشہور علماء کرام کے خطابات بھی ہوئے، قاطع وہابیت ودیوبندیت مناظر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد یوسف رضوی مدظلہ العالی راستے میں شدید ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے بروقت نہ پہنچ سکے جس کی وجہ سے حاضرینِ جلسہ آپ کے خطاب سے محروم رہے، اہل علاقہ اور فارغ التحصیل طلبا کے عزیز واقارب سمیت دیگر حاضرین کی بڑی تعداد نے شرکت کی، مدیر کلمۂ حق کی طرف سے جامعہ رضویہ معین الاسلام کے مہتمم مناظر اہلسنت فاضلِ جلیل حضرت علامہ ڈاکٹر طارق محمود چشتی مدظلهم العالى کو پہلے جلسۂ دستارِ فضیلت کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے دعا ہے اللہ تعالی انکے فیضان کو جاری رکھے اور مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین (مدیر کلمۂ حق)

مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب کی تلبیسات پر ان کے ہم مسلک حضرات کی تنقید

میثم عباس قادری رضوی

دیوبندی حضرات کے مشہور مولوی نفیس الحسینی دیوبندی صاحب کے مُرید اور مولوی لعل شاہ دیوبندی صاحب کے شاگرد جناب مہر حسین بخاری صاحب نے اپنے ایک خط میں مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب کی خوب درگت بنائی ہے اور اسی خط میں مناظرِ اسلام حضرت مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ کے تادمِ آخر مسلک کی تحقیق کے متعلق راقم کے لکھے گئے مقالے ''مسلک دبیر پر محرفین کے شبہات کا ازالہ'' اور دوماہی مجلّہ ''کلمہ حق'' (شمارہ:۹ اور ۱۱) میں مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ کی کتب میں مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب کی طرف سے کی گئی تحریفات کے متعلق راقم کے کیے گئے انکشافات کی تحسین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''حمد وثنا اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے کارخانۂ قدرت کو وجود بخشا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب ہدایت دے کر آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمایا، اس کتاب میں دیگر اوامر ونہی کے ساتھ جھوٹوں پر لعنت فرمائی۔ ان ازلی بدبختوں اور احکامِ قرآنی کی رو سے جھوٹوں میں ایک نام نہاد مولوی عبدالجبار سلفی بھی ہے، آئندہ مضمون میں سلفی کی بجائے کذاب لکھا جائے گا، کیونکہ جو شخص بھی جھوٹ بولے گا وہ لعنتی قرار پائے گا، وہ کوئی عام دنیادار ہو یا اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مولوی بتلانے والا عبدالجبار کذاب ہو، عبدالجبار لعنتی کی ایک کتاب کے رد میں احمد عبداللہ حنفی دیوبندی نے ایک کتاب ''الفتح المبین فی کشف مکائد

الکاذبین''، لکھی تو عبدالجبار سلفی لعنتی نام لکھنے کی بجائے ''شرور'' کے الفاظ ہی مخاطب کیا ہے اور لاہور کی ہیرامنڈی سے اس کا انتساب جوڑ دیا ہے۔ اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ''یزید جتنا بڑا فاسق اور فاجر بھی ہو، صاحب شرور لاہوری سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔'' **اسی طرح بریلوی مکتبہ فکر کے محترم میثم عباس قادری صاحب نے بیسیوں جگہ عبدالجبار لعنتی کی علمی بددیانتیوں اور تحریفات کو طشت ازبام کیا ہے اگر عبدالجبار لعنتی کذاب اور خائن میں ذرا بھر بھی شرم وحیا کی رمق باقی ہوتی تو شاید وہ خودکشی کر لیتے۔** گر قربان جایئے متوالوں کے کہ اب بھی یہ ذلیل اور کمینہ شخص خدامِ اہل سنت کا بھرتان منتری بنا بیٹھا ہے۔ اس ازلی بے حیاء کے خلاف جب دیوبندی مماتی حلقہ کی جانب سے کتاب شائع ہوئی تو میں نے ایک جان پہچان والے مماتی مولوی صاحب سے شکوہ کیا کہ بڑی سخت زبان استعمال کی گئی، تو انہوں نے بتایا کہ ابھی آپ کا واسطہ اس پلید شخص سے پڑا نہیں، وہ تو اس سے کہیں زیادہ کا حقدار ہے۔ عبدالجبار لعنتی نے میرے متعلق لکھا ہے کہ ''وہ بدقسمتی شیعیت سے لوریاں لے رہا ہے۔'' الحمدللہ راقم آثم مذہبِ اہلسنت پر کاربند ہے، حضرت اقدس سید نفیس الحسینی صاحب سے سلسلۂ ارادت ان کی وفات تک قائم تھا، حضرت بھی ناکارہ پر خصوصی شفقت فرماتے تھے، لہٰذا عبدالجبار لعنتی نے عمداً جھوٹ بولا ہے اور لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالا ہے اور احکامِ قرآنی کی رُو سے لعنتی قرار پایا ہے۔'' (ماہنامہ حق چاریار، لاہور، صفحہ ۲۵، ۲۶۔ جلد: ۲۶، شمارہ: ۱۲۔ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر ۲۰۱۳ء)

☆☆☆☆☆☆

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور دیوبندی علماء اللہ تعالیٰ کے گستاخ ہیں

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا نیا فتویٰ

میثم عباس قادری رضوی

دیوبندی حضرات کے ''مزعومہ اسلام کے متکلم'' اور سرقۂ کتب میں ید طولیٰ رکھنے والے مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی کتاب ''کنزالایمان کا تحقیقی جائزہ'' میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ کا گستاخ ثابت کرنے کے لیے ''نورالعرفان اور عظمت باری تعالیٰ'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں

''توہین نمبر 1؛ ہم ہی نہیں بلکہ سارے مسلمان یہی جانتے اور مانتے تھے کہ خدا کا کوئی وزیر نہیں ''لا وزیر لہ'' وہ کسی کو اپنا وزیر بنائے اس سے وہ پاک ہے مگر رضاخانیت کے گھر میں عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ خدا تعالیٰ کا وزیر بھی ہوتا ہے۔ مفتی صاحب اسی تفسیر میں لکھتے ہیں ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلطنتِ الٰہیہ کے گویا وزیر اعظم ہیں'' نورالعرفان، صفحہ 811، پارہ 18، سورۃ النور، آیت نمبر 42، حاشیہ نمبر 19 یہاں تو مفتی صاحب نے گویا لکھا ہے مگر اپنی کتاب ''شانِ حبیبِ الرحمٰن'' میں گویا کے بغیر ہی آپ علیہ السلام کو وزیر اعظم بنا دیا ہے۔ رضاخانیت سے ہمارا سوال ہے کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے خلاف نہیں ہے؟ کیا اس کو خدا تعالیٰ کے مقام و شان کے خلاف نہیں کہو گے؟ لیکن رضاخانیت بے وقوفی کا نام ہے اس لئے وہ خدا کی شان کے بارے میں تو سمجھوتہ کرلیں گے مگر مفتی صاحب کی شان کو گرنے نہیں دیں گے۔'' (کنزالایمان کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 216، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا)

قارئین کرام! مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا اقتباس آپ نے ملاحظہ کیا کہ گھمن صاحب نے ''نورالعرفان اور عظمت باری تعالیٰ'' کا عنوان قائم کر کے اس کے ذیل میں ''توہین نمبر 1'' کی سرخی کے تحت تفسیر ''نورالعرفان'' کی وہ عبارت پہلے نقل کی ہے۔ جس میں لفظ ''گویا'' (یعنی مانند، مثل) کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''سلطنتِ الٰہیہ کا وزیر اعظم'' لکھا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گھمن صاحب کے نزدیک مخلوق میں سے کسی کو بھی (چاہے وہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں) بطورِ تمثیل یا بلا تمثیل اللہ تعالیٰ کا وزیر کہنا اللہ تعالیٰ کی عظمت کے خلاف اور توہین پر مبنی ہے۔ اب دوسری طرف آیئے اور ملاحظہ کیجئے کہ گھمن صاحب کے اس فتویٰ کی زد میں آ کر کون کون اللہ تعالیٰ کا گستاخ قرار پاتا ہے۔

(۱) حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''تفسیر فتح العزیز'' المعروف تفسیر عزیزی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''ایشاں در آں روز از جناب خداوندی بمنزلۂ وزیر از بادشاہ باشند''
(تفسیر فتح العزیز، تفسیر سورہ والضحیٰ زیر آیت ''وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی''، جلد 4، صفحہ 219، مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ، کانسی روڈ، کوئٹہ)

دیوبندی مترجم نے تفسیر ''فتح العزیز'' فارسی کی اس عبارت کا اردو ترجمہ یوں لکھا ہے
''اس کی حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جنابِ الٰہی سے قرب و منزلت میں ایسے ہوں گے جیسے وزیر بادشاہ سے''۔ (تفسیر عزیزی مترجم، جلد 4، صفحہ 362 مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان، کراچی)

تفسیر ''فتح العزیز'' سے نقل کردہ اس اقتباس میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے قیامت کے دن قرب و منزلت میں اللہ تعالیٰ کو بادشاہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے وزیر کی طرح لکھا ہے۔ لہٰذا گھمن صاحب کے اُصول کے مطابق حضرت

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے وزیر کی طرح کہہ کر اللہ تعالیٰ کے گستاخ قرار پا گئے۔(نعوذ باللہ)

(۲) مولوی سفیر احمد ثاقب دیوبندی صاحب نے تفسیر عزیزی کی ایک جلد کی تسہیل کی ہے (جس پر دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم تقی عثمانی صاحب نے تقریظ لکھی ہے اور اس کی تحسین کی ہے۔) اس میں منقولہ بالا عبارت ان الفاظ میں لکھی ہے۔''قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب کا ایسا درجہ حاصل ہوگا جیسے وزیر کو بادشاہ سے ہوتا ہے''(تفسیر عزیزی جدید صفحہ ۵۰۶ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی)

(۳) مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب بھی اپنی کتاب میں تفسیر عزیزی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں بادشاہ کے وزیر کی طرح پاس ہوں گے''

(حضور پرنور اور چار زندہ نبی علیہم السلام، صفحہ 49 مطبوعہ مکتبہ قادریہ داتا نگر، لاہور)

گھمن صاحب کے اصول کے مطابق ان کے اپنے فرقہ کے مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب بھی تفسیر ''فتح العزیز'' میں درج عبارت (جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے وزیر کی لکھا گیا ہے) کو بطور تسلیم و تائید نقل کر کے توہین کے مرتکب قرار پا گئے۔

(۴) دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سے رسول کی ضرورت کے متعلق سوال ہوا تو تھانوی صاحب نے اس کا جو جواب دیا وہ بمع سوال ملاحظہ کریں

''سوال: جب خدا تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے تو رسول کی کیا ضرورت ہے نائب اور منیجر تو اس جگہ بھیجا جاتا ہے جہاں مالک کی موجودگی نہ ہو۔ جواب: اس لئے کہ ہر شخص میں یہ قابلیت نہیں کہ بلا واسطہ فیض احکام حاصل کر سکے جس طرح بادشاہ دربار کے عام حاضرین کو بواسطہ وزیر کے حکم سناتے ہیں''(امداد الفتاویٰ، کتاب العقائد والکلام، جلد ششم صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ ادارہ اشرف العلوم، مولوی مسافر خانہ، کراچی) گھمن صاحب! یہاں آپ کے تھانوی صاحب نے بھی رسول کو اللہ تعالیٰ کے وزیر کی

طرح قرار دیا ہے۔انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے تھانوی صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ کا گستاخ قرار دیجیے۔

(۵) سابق مہتمم مدرسہ دیوبند قاری طیب دیوبندی صاحب اپنی ایک تقریر میں بادشاہ اور وزیر اعظم کی ایک مثال بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں

''ٹھیک اسی طرح سمجھو کہ دربار الٰہی کے تمام مقربان بارگاہ ملائکہ و رسل اپنے اپنے مقامات پر صف بستہ کھڑے ہیں مگر حضورؐ کی ذات اقدس بمنزلہ وزیر اعظم کے ہے جو ہر وقت عرش عظیم کا پایہ تھامے ہوئے سربسجود ہے''(شان رسالت محمد، صفحہ 34، مطبوعہ کشمیر چینوٹ بازار، فیصل آباد)

ضروری نوٹ: اس تقریر کے متعلق کتاب کے سب ٹائٹل پر لکھا ہے''وہ عالمانہ و حکیمانہ تقریر جس میں مقامات نبوت اور مراتب خلافت کے اسرار و معارف کو موصوف نے مدرسہ خیر المدارس جالندھر کے پندرہویں سالانہ اجلاس منعقدہ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ کے عظیم الشان اجتماع میں بیان فرمایا اور جس کو مولانا خیر محمد صاحب بانی مدرسہ خیر المدارس نے ضبط کرایا''

قارئین! قاری طیب دیوبندی صاحب کی تقریر کا اقتباس اور اس کی توثیق آپ نے ملاحظہ کی۔مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے اصول کے مطابق سابق مہتمم مدرسہ دیوبند قاری طیب دیوبندی صاحب، اس تقریر کو تحریر کروانے والے مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی صاحب اور اس تقریر کی تائید کرنے والے جلسہ میں شامل دیوبندی حضرات، اور اس مطبوعہ تقریر کو پسند کرنے والے تمام دیوبندی اللہ تعالیٰ کے گستاخ قرار پا گئے۔

(۶) مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے پیر بھائی مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب بھی اپنی کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وزیر اعظم کی طرح قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں''آپ صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت اللہ سبحانہ کے حضور بمنزل وزیر اعظم ہوں گے''(درود شریف کی برکات صفحہ ۳۲ مطبوعہ مکتبۃ الارسلان، جمشید روڈ نمبر ۲، کراچی)

سطورِ بالا میں ذکر کردہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے اصول کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے وزیر اعظم کی طرح قرار دینے پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور دیوبندی فرقہ کے علماءَ جن میں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب، قاری طیب دیوبندی صاحب، مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی صاحب، مولوی ظفر قادری دیوبندی صاحب اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے پیر بھائی مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب اور مندرجہ بالا حوالہ جات (جن میں رسول کو وزیر کی طرح کہا گیا ہے) کی تائید کرنے والے تمام دیوبندی علماءَ اللہ تعالیٰ کے گستاخ ہیں۔ مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ پر اعتراض تو کر دیا لیکن گھمن صاحب کا اپنا گھر گھروندا ہوگیا۔

اب بتائیے گھمن صاحب! حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کی طرح حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور اپنے دیوبندی فرقہ کے علماء (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی تا مولوی ارسلان دیوبندی) پر بھی اللہ تعالیٰ کے گستاخ ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا یا فرقۂ اسماعیلیہ وہابیہ دیوبندیہ کی روایت کے مطابق اپنوں اور غیروں کے لئے الگ الگ اصول رکھے جائیں گے؟ اور عملاً ثابت کیا جائے گا کہ فرقۂ اسماعیلیہ وہابیہ دیوبندیہ کے بھی حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی طرح لینے کے باٹ الگ ہیں اور دینے کے باٹ الگ۔

سرمایہ اہلسنت داعی فکر رضا حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی مدظلہ العالی کیلئے صدمہ

گذشتہ ماہ دسمبر ۲۰۱۳ء میں حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی کے والد گرامی کی عارضۂ قلب کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نمازِ جنازہ شاہ کوٹ ضلع ننکانہ میں سجادہ نشین آستانہ عالیہ سمندری شریف صاحبزادہ محمد غوث صاحب نے پڑھائی، جس میں کثیر تعداد میں علماء ومشائخ نے شرکت کی، ادارہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشکل کی اس گھڑی میں حضرت مولانا کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین مجلّہ "کلمہ حق" سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی
کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

(قسط:5)

﴿میثم عباس قادری رضوی﴾

جھوٹ نمبر 22: مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کے متعلق "حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین" کا عنوان دے کر "تفسیر نور العرفان" سے اقتباس نقل کرتے ہیں کہ "بعض مشرکین آپ کو کرشن کہہ کر آپ کا احترام کرتے ہیں مجھ سے ایک مذہبی ہندو نے کہا کہ جنہیں تم ابراہیم کہتے ہو انہیں ہم کرشن جی کہتے ہیں اور حضرت اسماعیل کو ارجن" (تفسیر نور العرفان، صفحہ 492)

(فرقۂ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 367، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول اگست 2011)

(ضروری نوٹ: مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے اپنی کتاب فرقۂ بریلویت میں یہ اقتباس ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب "مطالعۂ بریلویت" جلد2 صفحہ 288 (مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور) سے چوری کیا ہے۔)

جواب:

(ا) پہلی بات: مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے ڈاکٹر خالد محمود کی کتاب سے چوری کرتے ہوئے یہ اعتراض تو کر دیا لیکن ان دونوں معترضین نے یہ نہ سوچا کہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے اپنی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کرشن نہیں کہا بلکہ صرف اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ جس میں ایک مذہبی ہندو نے کہا ہم حضرت ابراہیم کو "کرشن" اور

حضرت اسماعیل کو ''ارجن'' کہتے ہیں۔ قارئین کی معلومات کے لئے اگر مفتی صاحب نے یہ واقعہ بیان کر دیا کہ بعض ہندو ایسا کہتے ہیں تو اس میں مفتی صاحب کیسے گستاخ ثابت ہوتے ہیں؟

یہاں ایک بات یہ بھی قابلِ غور ہے کہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کا اقتباس نقل کرنے سے پہلے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان نے ''حضرت ابراہیم علیہ السلام'' کی توہین کی سرخی قائم کی لیکن اس کے تحت جو اقتباس نقل کیا اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نام کے ساتھ بھی ''ارجن'' لکھا ہے لیکن ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن صاحبان نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہندو کی طرف سے ''ارجن'' نام لینے پر کوئی اعتراض نہیں کیا (گو کہ حضرت ابراہیم کو ہندو کی طرف سے کرشن کہنے پر بھی آپ حضرات کا مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ پر اعتراض کوئی وزن نہیں رکھتا لیکن) یہاں سوال یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہندو کا ''ارجن'' کہنا آپ دیوبندی معترضین کو تسلیم ہے جو آپ نے اعتراض نہیں کیا؟ اگر جواب دیا جائے تو وہ دیوبندی مذہب سے متعارض نہ ہو۔

(۲) دوسری بات: تفسیر ''نور العرفان'' میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے مذہبی ہندو کا واقعہ بیان کیا ہے جس میں اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کرشن کہا تو دیوبندی معترضین نے اس پر اعتراض کر دیا۔ لیکن ان دیوبندی معترضین کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب انبیاء علیہم السلام کے ہندوؤں کی طرف مبعوث ہونے اور ان کے جو نام ہندوؤں کے یہاں مشہور ہیں ان سے انبیاء علیہم السلام کو مراد لینے کی تائید کرتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے کہ مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب ایک مباحثہ میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا بیان اپنی توضیحات کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ نانوتوی صاحب نے کہا ''ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ اور ادیان و مذاہب اصل سے غلط ہیں دین آسمانی نہیں ہیں'' جو یہ اعلان کر رہا ہو کہ ''دین ہنود اس کی نسبت اگر چہ ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ اصل سے یہ دین بھی آسمانی ہے''، لیکن

جیسے یقیناً یہ نہیں کہہ سکتے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ''مگر یقیناً یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ دین اصل سے جعلی ہے خدا کی طرف سے نہیں آیا'' اسی کے بعد ان قرآنی شواہد کو پیش کرتے ہوئے جن میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ خدائی نمائندوں سے کسی قوم و ملت کو ان کے پیدا کرنے والے نے محروم نہیں رکھا بھرے مجمع میں یہ کہہ رہا ہو کہ ''پھر یہ کیوں کر کہہ دیجئے کہ اس ولایت ہندوستان میں جو ایک عریض وطویل ولایت ہے کوئی ہادی نہ پہنچا'' اور اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ اضافہ ''کیا عجب ہے کہ جس کو ہندو صاحب اوتار کہتے ہیں اپنے زمانہ کے نبی یا ولی یا نائب نبی ہوں'' اور اسی کے ساتھ قرآنی آیت جس میں بیان کیا گیا ہے کہ قرآن میں بعض رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسے بھی انبیاء و رسل ہیں جن کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے یعنی ''مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ'' کو تلاوت کر کے اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ فرما رہا ہو کہ ''کیا عجب ہے کہ انبیاء ہندوستان بھی ان ہی نبیوں میں سے ہوں جن کا تذکرہ آپ سے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) نہیں کیا گیا'' پھر یہی نہیں بلکہ جیسے عیسائیوں کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تقدیس وتنزیہ کی ذمہ داری مسلمانوں کے سپرد کی گئی غلط عیسائیت پاکرشچیانٹی کی بدولت یا غلط یہودیت کی راہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف ایسی باتیں جو منسوب ہو گئی ہیں جن کا انتساب ان کی برگزیدہ ذات کی طرف کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا ان آلودگیوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کو پاک کر کے دنیا میں پیش کرنا یہ مسلمانوں کا دینی فرض ہے ٹھیک اسی طرح ہندو مذہب کے جن پیشواؤں کی طرف ناسزا باتیں منسوب ہو گئی ہیں ان سے تزکیہ و تطہیر کے فرض کو بہی خواہی اور احترامی جذبات کے ساتھ ان الفاظ میں ادا کر رہا ہو کہ ''جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دعویٰ خدائی نصاریٰ نے منسوب کر دیا ہے اور دلائل عقلی و نقلی اس کے مخالف ہیں ایسے ہی کیا عجب کہ سری کرشن اور سری رام چندر کی طرف بھی یہ دعویٰ (خدائی وغیرہ کا) بدروغ منسوب کر دیا گیا ہو'' اور جیسے بنی اسرائیل کے بعض انبیاء حضرت داؤد، حضرت لوط علیہما السلام کی طرف یہود نے ناگفتہ بہ باتیں منسوب کی ہیں لیکن ان سے ان

بزرگوں کا تبریہ وتنزیہ مسلمانوں کا دینی عقیدہ ہے اسی طرح ہندو مذہب کے جن پیشواؤں کی طرف منسوب کرنے والوں نے کچھ اسی قسم کی نکوہیدہ، ناگفتہ باتیں منسوب کردی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے جو عیسائی پادریوں کو یہ سنا رہا ہو کہ ''کیا عجب ہے کہ سری کرشن وسری رام چندر بھی ان عیوب مذکورہ سے مبرّا ہوں اوروں نے ان کے ذمے یہ تہمت (زنا وسرقہ) لگادی ہو'' (سوانح قاسمی، جلد2، صفحہ 451,450,449 مطبوعہ مکتبۂ رحمانیہ، اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور) (ضروری وضاحت: قوسین () میں درج الفاظ بھی سوانح قاسمی سے ہی نقل کیے گئے ہیں)

(۳) مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب اسی سلسلے میں نانوتوی صاحب کا مزید بیان اپنی وضاحت کے ساتھ ان الفاظ میں لکھتے ہیں کہ ''جیسے میلہ کے جلسوں میں سری کرشن اور سری رام چندر جی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا اسی کتاب میں بھی ان ہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ 'پھر یہ بھی خیال کہ شاید اپنے زمانہ کے بزرگ ہوں اور جو حرکات ناشائستہ ان کی طرف منسوب ہیں عجب نہیں غلطی تاریخ کی ہو' صرف پیشواؤں ہی کی حد تک نہیں بلکہ ہندو دھرم کی اساسی کتاب وید کا تذکرہ کرکے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ویدوں کو بُرا کہیے تو کیا ضرورت اور پھر یہ احتمال کہ شاید کوئی مضمون الہامی ہو اور شرک وغیرہ امورِ باطلہ کی تعلیم جو اس میں درج ہے کیا عجب ہے از قسم تحریف ہو'' (سوانح قاسمی، جلد2، صفحہ 453، مطبوعہ مکتبۂ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کے مذکورہ بالا تمام اقوال جو مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب نے اپنی توضیحات کے ساتھ نقل کیے ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے عقیدہ کے مطابق ''ہوسکتا ہے ہندوؤں کے کرشن اور رام چندر نبی ہوں اور وید الہامی کتاب ہو، ہندوؤں نے ان کی طرف غلط باتیں منسوب کردی ہوں اور وید میں تحریف کردی ہو''

(۴) مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب خود بھی اپنے ایک مضمون میں ہندو مذہب کے متعلق لکھتے ہیں ''ہندو لٹریچر کے مطالعہ اور تفتیش کے بعد نہ صرف مجھ پر بلکہ ہر ایک تشنہ تحقیق پر یہ راز واضح ہوتا ہے کہ توحید اور خالص توحید پر اس کی بنا تھی نہ اس میں مادہ کا ذکر تھا اور نہ دیوتاؤں

کا، نہ بھوتوں کا پوجا تھا اور نہ درختوں کے آگے سجود، کچھ بھی نہ تھا، اگر اس وقت میں درپے تفصیل ہوتا تو اس کی شہادتیں وید اور اس کے علاوہ اپنشدوں، شاستروں، پرانوں سے آپ کے سامنے ان گنجان جنگلوں سے نکال کر پیش کرتا'' (علماً دیوبند کی یادگار تحریریں جلد دوم صفحہ ۱۵۵ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان) نقل کیے گئے اس اقتباس میں مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب نے ہندو مذہب کے متعلق صراحتاً لکھ دیا ہے کہ اس کی بنیا خالص توحید پر تھی۔

(۵) مناظر احسن دیوبندی صاحب اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ ''پچھلے دنوں چند لوگوں نے اپنی عملی تدبیر پر بھروسہ کرکے اسوۂ انبیا کے خلاف چھپ کر توحید کی اشاعت کرنی چاہیے جن میں خاص طور پر کبیر داس، بابا نانک، تلسی داس بطن غالب قابلِ ذکر ہیں'' (علماً دیوبند کی یادگار تحریریں جلد دوم صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان) (۶) مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب کرشن کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے انبیا کی تعلیم سے آگاہی تھی یا وہ خود خدا کا مقرب تھا جسے آسمانی نسبت وتعلق حاصل تھا گیلانی صاحب کی عبارت ملاحظہ کیجیے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ''کرشن ضرور انبیا علیھم السلام کی تعلیم سے بہرہ ور تھا یا خود اسے کوئی آسمانی نسبت حاصل ہو، بھاگوت کے اکثر ادھیاؤں میں توحید خالص کا دعویٰ کیا گیا ہے'' (علماً دیوبند کی یادگار تحریریں جلد دوم صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

(۷) مولوی رشید گنگوہی دیوبندی صاحب کی سوانح میں نقل ہے کہ گنگوہی صاحب نے سکھوں کے پیشوا گرونانک کے متعلق کہا کہ ''بابا نانک بھی مسلمان تھے'' (تذکرۃ الرشید، جلد2، صفحہ 238، مطبوعہ ادارہ اسلامیات 190 انارکلی، لاہور)

قارئین کرام! مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے صرف اپنا واقعہ بیان کیا جس میں ہندو نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہم کرشن کہتے ہیں۔ تو اس واقعہ کے بیان کرنے کی بناء پر مفتی صاحب دیوبندی حضرات کے نزدیک توہین انبیاء کے مرتکب قرار پاگئے لیکن ان کے دیوبندی مذہب کے امام مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی مناظر احسن گیلانی دیوبندی صاحب ''کرشن'' اور ''رام چندر'' کے انبیاء میں سے ہونے اور ہندوؤں کی مذہبی کتاب ''وید'' کے

الہامی کتاب ہونے کے امکان کے قائل ہیں اور مولوی رشید گنگوہی دیو بندی صاحب صراحتاً بابا گرونانک کو مسلمان کہہ چکے ہیں۔

ڈاکٹر خالد محمود دیو بندی اور مولوی الیاس گھمن صاحبان! انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے اپنے دیو بندی اکابر مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید گنگوہی اور مولوی مناظر احسن گیلانی دیو بندی صاحبان پر بھی توہینِ انبیاء اور توہین کتبِ الہامیہ کا فتوی لگائیے اگر یہ نہیں کر سکتے تو مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ پر توہینِ انبیا کا الزام لگاتے ضرور شرمایئے۔

جھوٹ نمبر 23: مولوی الیاس گھمن صاحب ''حضرت آدم علیہ السلام کی توہین'' کی سرخی قائم کر کے لکھتے ہیں ''مولانا ابوالحسنات محمد احمد الوری لکھتے ہیں وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہے'' (استغفر اللہ) (اوراقِ غم صفحہ 2)

(فرقۂ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 367، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول اگست 2011)

(ضروری نوٹ: مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے اپنی مسروقہ کتاب فرقۂ بریلویت میں یہ اقتباس ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب ''مطالعۂ بریلویت'' جلد 2 صفحہ 287 (مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور) سے چوری کیا ہے۔)

جواب:

☆ قارئین کرام! ڈاکٹر خالد محمود اور مولوی الیاس گھمن صاحبان کا حضرت مولانا ابوالحسنات پر کیا گیا اعتراض آپ نے ملاحظہ کیا ان دونوں کے علاوہ دیگر کئی دیوبندی حضرات کی طرف سے اہل سنت کے خلاف لکھی جانے والی کئی کتب میں اس اعتراض کو دہرایا گیا ہے حالانکہ حضرت مولانا سید ابوالحسنات صاحب ''اوراقِ غم'' میں درج اس عبارت سمیت دیگر عبارات سے رجوع کر چکے ہیں۔ ''اوراقِ غم'' کے متعلق حضرت مولانا ابوالحسنات نے رجوع نامہ بنام ''اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم'' شائع کیا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ

''مجھے قبولِ حق میں کبھی عار نہیں میں اُن غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں جو اوراقِ غم میں ہوئیں۔ شعر

بندہ همان به که ز تقصیر خویش
عذر بدرگاه خدا آورد

ناظرین کرام کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر اوراقِ غم میں اصلاح فرمالیں۔

صفحہ 2 سطر 7 غلط: شکار تیر مذلت۔ صحیح: مزلت ''ز'' سے ہے ''فازلهما الشيطان'' کی طرف اشارہ ہے۔'' (اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم، صفحہ 7، 8، مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 101,102 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج، لاہور)

حضرت مولانا ابوالحسنات کے رجوع نامے سے پیش کئے گئے اقتباس میں حضرت نے ''اوراقِ غم'' کی اس عبارت میں حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ''شکارِ تیر مذلت'' کے الفاظ سے رجوع کرتے ہوئے صحیح الفاظ لکھ دیئے ہیں کہ وہ ''مذلت'' کو ''ز'' سے پڑھا جائے اس میں شیطان کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام شیطان کی چال کا شکار ہوئے جیسا کہ قرآن پاک میں بھی ذکر ہے۔

☆ اسی رجوع نامے میں حضرت مولانا ابوالحسنات ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ ''میں تو اُن غلطیوں کو تسلیم کر رہا ہوں کیا اس قسم کا غلط پروپیگنڈا پھیلانے سے وہ اپنے دیو بندی مولویوں کے کفر کو اُٹھانا چاہتے ہیں۔'' (اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم، صفحہ 9، مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 103 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

یہاں بھی حضرت ابوالحسنات نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس طرح پروپیگنڈا کر کے دیوبندی اپنے اکابر علماء سے کفر کو اُٹھانا چاہتے ہیں (لیکن ناکام ہیں)

☆ ''اوراقِ غم'' کی اغلاط کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسنات مزید لکھتے ہیں کہ ''ہم بفضلہ تعالیٰ حنفی سنی ہیں رہی غلطی تو ''الانسان مرکب من الخطاء والنسیان'' ہمارا یہ کام نہیں کہ قبولِ حق میں عار کی جائے اب اس جماعت والوں کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق توبہ دے جو دیو بندی مولویوں کی طرفداری میں ایمان سے بے پرواہ ہیں میں نے اراکین

دائرۃ الاصلاح کو حقیقت حال سے مطلع کردیا ہے''۔ (اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم، صفحہ 14 مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 108 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

☆ حضرت مولانا سید ابوالحسنات صاحب کا رجوع آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ حضرت مولانا ابوالحسنات ''اوراقِ غم'' پر اعتراض کرنے والے وہابی دیوبندی حضرات کی دورُخی اور صریح ناانصافی کے متعلق لکھتے ہیں ''یہ وہی ہیں جو تنقیص شانِ سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں''۔ (اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم، صفحہ 9 مع فیصلہ مقدسہ صفحہ 103، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج، لاہور)

''اظہارِ حقیقت'' سے پیش کیے گئے ان اقتباسات میں حضرت مولانا ابوالحسنات نے ''اوراقِ غم'' کی غلط عبارات سے رجوع کا اعلان کیا اور غیر مقلد وہابی اور مقلد وہابی یعنی دیوبندی معترضین کے متعلق فرمایا کہ یہ معترضین وہی ہیں جو اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات کی پردہ پوشی اور دفاع کرتے ہیں حضرت سید صاحب نے ان معترضین سے بھی مطالبہ کیا کہ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو آپ کو چاہیے کہ انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات پر احتجاج کریں اور ان سے لاتعلقی کا اظہار کریں مگر افسوس کہ ''اوراقِ غم'' کے دیوبندی معترضین نے ایسا نہ کیا اور نہ آگے اس کی امید ہے۔

قبولِ حق کے خلاف دیوبندی حکیم الامت کا افسوس ناک طرزِ عمل:

سطورِ بالا میں قارئینِ کرام نے حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کا طرزِ عمل ملاحظہ کیا کہ انہوں نے ''اوراقِ غم'' کی غلط عبارات سے رجوع کیا لیکن دوسری طرف جب ان دیوبندی معترضین کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے ''حفظ الایمان'' میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتے ہوئے آپ کے متعلق لکھا کہ ''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص

ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔ (حفظ الایمان صفحہ 13، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 13 مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان، ایضاً صفحہ 8 مطبوعہ علیمی دہلی) اہل سنت نے جب تھانوی صاحب کی اس گستاخی کا محاسبہ کیا اور دیوبندی حضرات کی گرفت کی تو انہوں نے اس گستاخی کے دفاع سے عاجز ہوکر تھانوی صاحب کو (جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کی گئی اس شدید گستاخی پر مبنی مذکورہ بالا) عبارت کو بدلنے کا کہا تو تھانوی صاحب نے اس گستاخانہ عبارت کے متعلق لکھا کہ اس ''ترمیم کو ضروری تو کیا جائز بھی نہیں سمجھا''۔ (تغییر العنوان مع حفظ الایمان وسط البنان، صفحہ 31، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 31 مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) بعد میں تھانوی صاحب نے پہلی گستاخانہ عبارت کو صحیح قرار دیتے ہوئے عبارت بدلی لیکن جس طرح دیگر دیوبندی اکابر نے اپنی کفریہ عبارات سے توبہ نہیں کی بالکل اسی طرح اپنے اکابر کی پیروی کرتے ہوئے تھانوی صاحب نے بھی اپنی اس گستاخی سے توبہ نہیں کی۔ لہٰذا اب فیصلہ آپ پر ہے کہ ایک طرف ان دیوبندی معترضین کے اکابر نے اپنی گستاخانہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین و علمائے ہندوستان کے فتاویٰ کفر آنے کے بعد بھی توبہ نہ کی لیکن دوسری طرف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''اوراقِ غم'' میں درج ہونے والی اغلاط سے توبہ کی اور اسے شائع کیا۔ الحمدللہ.

دیوبندی حضرات کی صریح بے انصافی کا بیان:

☆ میلاد شریف کے متعلق ہونے والے مناظرہ گوہاٹ کی دیوبندی حضرات کی طرف سے شائع ہونے والی ''تحریف شدہ روداد'' میں دیوبندی مناظر مولوی ایوب قادری کی ایک تقریر کے متعلق یوں بیان کیا گیا ہے کہ ''قاری صاحب نے امداد المشتاق اور حضرت تھانویؒ کی دیگر عبارات کے متعلق یہ جواب دیا کہ حضرت پہلے نفس میلاد کے قائل تھے (جو مروجہ قیودات سے پاک ہو) مگر بعد میں اس سے بھی رجوع کرلیا لہٰذا یہ اقوال بمنزلہ ''حکم منسوخ'' کے ہیں آپ حضر

ت تھانویؒ کے مرجوع اقوال پیش نہ کریں۔'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ 100 مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) قارئین! ملاحظہ کیجیے کہ جب دورانِ مناظرہ تھانوی صاحب کا محفل میلاد کے جواز کا قائل ہونا بیان کیا گیا تو دیوبندی مناظر نے کہا کہ تھانوی صاحب نے رجوع کرلیا ہے لہٰذا اسے پیش نہ کریں، (حالانکہ خود ان دیوبندیوں کی اپنی یہ حالت ہے کہ اہلسنت کے خلاف لکھی گئی تقریباً ہر کتاب میں حضرت سید صاحب کی اس عبارت کو پیش کی جاتا ہے)

☆ اس روودادِ مناظرہ کی اگلی سطر میں رجوع کے متعلق یہ بھی لکھا ہے ''کسی مسئلہ سے کسی عالم دین کا رجوع کرلینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں انانیت اور تکبر نہیں بلکہ حق کا تبع ہے'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ 100 مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) روودادِ مناظرہ کی اس عبارت سے تو حضرت سید ابوالحسنات علیہ الرحمہ ''مؤلف اوراقِ غم'' کی شان ثابت ہوتی ہے کیونکہ آپ نے اپنی عبارات سے توبہ ورجوع کیا لیکن بقول دیوبندیہ اگر تھانوی صاحب کے متعلق یہ ثابت ہوجائے کہ انہوں نے جوازِ میلاد شریف سے رجوع کیا ہے تو پھر بھی اس میں ان کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ میلاد شریف کے جواز پر تمام علماً امت کا اتفاق ہے اس لیے (اگر) تھانوی صاحب نے (اس سے رجوع کیا ہے تو) تمام علماً امت کے خلاف کیا ہے اور یہ بات تھانوی صاحب کے حق میں نہیں بلکہ ان کے خلاف ہے کہ اچھی بات سے تو رجوع کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید گستاخی سے رجوع نہیں کیا۔ **فافھم ایھا الدیوبندیہ۔**

☆ اس کے بعد اسی روودادِ مناظرہ میں رجوع کے متعلق دورِ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور حضرت امام اعظم سے مثالیں پیش کی گئی ہیں جن کو دیوبندی رووداد سے ہی ملاحظہ کریں جس میں لکھا ہے کہ ''حضرت تھانویؒ وہ پہلی شخصیت نہیں جنہوں نے کسی مسئلہ سے رجوع کیا ہو۔ آپ سے پہلے بھی بڑے بڑے اکابر اپنے مؤقف سے رجوع کرتے رہے جمع قرآن کے متعلق کس صاحب علم کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے قول سے رجوع کرتے ہوئے

حضرت عمر کے مشورے پر عمل کیا اسی طرح حضرت عمر نے اپنے قول سے رجوع کرتے ہوئے حضرت عمر کے مشورے پر عمل کیا اسی طرح حضرت عمرؓ نے ایک مجنونہ عورت جس کو چھ ماہ کا حمل ہوگیا تھا رجم کرنے کا حکم دیا تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ ''وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا'' وضع حمل کی مدت چھ ماہ بھی ہوئی ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجنون سے حکم تکلیف اُٹھالیا ہے وہ مکلف نہیں تو حضرت عمرؓ بہت خوش ہوئے اور اپنے فیصلے سے رجوع کیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (الاستیعاب ج 3، ص 206، دار الکتب العلمیہ)۔ اسی طرح مہر کے ایک مسئلہ میں حضرت عمرؓ نے ایک بڑھیا کے قول کی طرف رجوع کیا ملاحظہ ہو المبسوط ج 10 ص 152,153۔ حج کے دوران حیض آنے کے ایک مسئلہ پر حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابن عباسؓ کے قول کو اختیار کیا اور اپنے قول سے رجوع کیا دیکھیں۔ فتح الباری ج ص 588۔ امام ابوحنیفہؒ نے کئی اقوال میں صاحبین کے قول کی طرف رجوع کیا جیسا کہ صاحب علم حضرات پر مخفی نہیں مگر یہاں کوئی نہیں کہتا کہ ''جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے''۔ اب مرجوع عنہ قول کا حکم کیا ہے؟ تو علامہ شامیؒ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ''جس قول سے رجوع کرلیا گیا اب وہ اصلاً اس فقیہ کا قول ہی نہ رہا وہ قول حکم منسوخ کے درجہ میں ہوگیا اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔'' (شرح عقود رسم المفتی، صفحہ 58 مکتبہ البشری) حضرت قادری صاحب نے اسی لئے فرمایا کہ مرجوع قول منسوخ کے حکم میں ہے لہٰذا دجل وفریب نہ کرو اور حضرت تھانویؒ کے منسوخ اقوال پیش نہ کرو اگر تمہارے نزدیک منسوخ اقوال پیش کرنا جائز ہے اور یہ دلیل بن سکتے ہیں تو گوہ کھاؤ کہ صحابہ کرامؓ کے دسترخوان پر گوہ موجود تھی مگر بعد میں اس کا حکم منسوخ ہوگیا تھا'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ نمبر 100,101 مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) یہ تمام دلائل میلاد شریف کے متعلق تھانوی صاحب کے رجوع کو ثابت کرنے کے لئے پیش کئے گئے ہیں

بقول ابوایوب دیوبندی حضرت مولانا ابوالحسنات پراعتراض کرنے والے دیوبندی معترضین گوہ کھائیں:

☆ اس اقتباس کا آخری حصہ قابلِ غور ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ''رجوع شدہ اقوال کو پیش کر کے دجل نہ کرو اور اگر منسوخ قول پیش کرنے ہی ہیں تو پیش کرنے والے کو چاہیے کہ گوہ بھی کھائی جائے کیونکہ پہلے صحابہ کے دسترخوان پر موجود تھی لیکن بعد میں منسوخ ہوگئی'' اس وضاحت کی روشنی میں حضرت مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ کے رجوع کے بعد بھی ان کو گستاخ کہنے والے دیوبندی حضرات بقول ابو ایوب قادری دیوبندی (بشمول ابو ایوب قادری دیوبندی) دجل نہ کریں اور اگر پھر بھی اس کی وجہ سے حضرت سید صاحب کو گستاخ کہنا ہے تو انہیں چاہیے کہ (حضرت مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ کی توبہ ورجوع کے بعد بھی آپ کو گستاخ کہنے والے) ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی، مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے علاوہ دیگر دیوبندی مفتی مجاہد دیوبندی (مولف ہدیہ بریلویت صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ دارالنعیم، اردو بازار، لاہور) ابو محمد دیوبندی (مولف رضا خانیت پر چار حرف صفحہ ۵۶ مطبوعہ جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان) اور ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' کے مرتب ساجد خان دیوبندی (نے سیف حق صفحہ ۱۰۰ ناشر انجمن اہلسنت وجماعت) پر رجوع کے بعد بھی ''اوراقِ غم'' کی اس عبارت کو گستاخانہ قرار دے کر پیش کیا لہٰذا ابوایوب قادری دیوبندی کے بیان کردہ کلیہ کے مطابق مذکورہ بالا تمام دیوبندی دجال ہیں اس لیے (مولوی ابوایوب دیوبندی صاحب کے بیان کے مطابق) ان سب دیوبندی معترضین کو چاہیے کہ گوہ کھائیں۔

ساجد خان دیوبندی، علمی سرقہ میں اپنے امام مولوی الیاس گھمن صاحب کے نقشِ قدم پر: مجلّہ ''کلمۂ حق'' کے قارئین اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ دیوبندی حضرات کے نام نہاد مناظر اور ان کے ''مزعومہ اسلام کے متکلم'' مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کی کتاب ''مطالعہ بریلویت'' کے مختلف مقامات سے مواد چوری کر کے ''فرقہ بریلویت'' نامی کتاب اپنے نام سے شائع کی ہے، جس کی راقم نے نشاندہی کی اور اس کا انکشاف ''مجلّہ کلمۂ حق'' شمارہ: ۸ میں شائع کر کے گھمن صاحب کو بذریعہ رجسٹری بھیجا جس کے بعد گھمن صاحب نے اپنی کتاب کے پانچویں ایڈیشن میں تحریف کر دی اور دیگر مزید کتابوں سے کچھ صفحات کا اضافہ کر کے چوری کو دبے لفظوں میں تسلیم کیا لیکن بدنامی کے ڈر سے کھل کر اقرار نہیں کیا، اس کی تفصیل مجلّہ ''کلمۂ حق'' شمارہ: ۱۰ میں راقم کے مضمون بعنوان ''مولوی الیاس گھمن کی پسپائی'' میں ملاحظہ فرمائیں، سرِدست یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ سطورِ بالا میں ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' سے پیش کیا گیا وہ قدرے طویل اقتباس جس میں بعض حضرات صحابہ کا اپنے موقف رجوع کرنا بیان کیا گیا ہے اس اقتباس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رجوع سے لے کر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے رجوع کرنے کے بیان پر مشتمل مواد ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' کے مرتب ساجد خان دیوبندی نے علامہ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کے بعض عبارات سے رجوع کرنے کے متعلق مولانا نصیر اللہ نقشبندی صاحب کے لکھے گئے مختصر رسالے ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' کے صفحہ ۶، ۷، ۸ سے اپنے تئیں بڑی مہارت سے چوری کیا ہے کیونکہ جس ترتیب سے رسالہ ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے رجوع کرنا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رجوع کرنا، حضرت عمر کا ایک بڑھیا کے قول پر رجوع کرنا بیان کیا گیا ہے بالکل اسی ترتیب سے ان دلائل کو مختصر کر کے ساجد خان دیوبندی نے ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' میں پیش کیا ہے، جس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ''روداد مناظرۂ کوہاٹ'' میں ان دلائل کے حوالہ جات میں ذکر کردہ کتب ''الاستیعاب''، ''المبسوط'' اور ''فتح الباری'' کے جلد اور صفحہ نمبر بھی وہی ہیں جو رسالہ ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' میں درج کیے گئے ہیں، اس کے بعد حضرت امام ابوحنیفہ کے رجوع

کے متعلق دلیل بھی ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' سے چوری کی گئی ہے کیونکہ رسالہ ''حقیقت کیا افسانہ کیا؟'' میں یہ عبارت درج ہے ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کئی مسائل میں اپنے شاگردوں کے قول کی طرف رجوع کیا'' (حقیقت کیا افسانہ کیا؟ صفحہ ۸ مطبوعہ فرید بک سٹال، ۳۸، اردو بازار، لاہور) جبکہ ''روداد مناظرہ کوہاٹ'' کے مرتب ساجد خان دیوبندی نے لکھا ''امام ابوحنیفہؒ نے کئی اقوال میں صاحبین کے قول کی طرف رجوع کیا'' (روئیداد مناظرہ کوہاٹ، صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ) ساجد خان دیوبندی نے ''مسائل'' کو ''اقوال'' اور ''شاگردوں'' کو ''صاحبین'' اور ''رحمہ اللہ'' کے دعائیہ کلمہ کا اختصار کر کے اس کی علامت درج کی اور اپنی فنکاری دکھاتے ہوئے اس عبارت کو اپنی دلیل بنا کر پیش کر دیا۔ لیکن ان کی یہ چوری راقم نے جان لی اور قارئین کے سامنے آشکار کر دیا۔ اس کو بیان کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اِنہیں دُشنام باز دیوبندی حضرات کے مجلّہ ''نورِ سنت'' کراچی میں دعوت اسلامی کے متعلق سفیان معاویہ دیوبندی کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں درج بے وقوفیوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندیوں نے تبلیغی جماعت بنائی تو بریلویوں نے نقل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی بنا لی، تبلیغی جماعت کے امیر کا نام الیاس ہے تو نقل کرتے ہوئے دعوت اسلامی کے امیر بھی الیاس نام کا رکھا گیا۔ اور ایک جگہ یہاں تک لکھ دیا کہ ''نقل مارنا کوئی بریلویوں سے سیکھے'' (دوماہی دیوبندی مجلّہ ''نورِ سنت'' کراچی، شمارہ: ۲، صفحہ: ۴۵) (درحقیقت ہم ان دیوبندیوں کی نقل نہیں بلکہ ''اصل'' مار رہے ہیں جس کی شدت سے یہ چلا رہے ہیں اور اسطرح کی باتیں بک رہے ہیں) ان معترضین کے اپنے امام مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب فنِ سرقہ (چوری) میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور انہیں کی پیروی کرنے کی ساجد خان دیوبندی نے بھی کوشش کی ہے لیکن اپنے پیشوا کی طرح یہ بھی پکڑے گئے، لہٰذا گذارش ہے کہ اگر کوئی دیوبندی مناظرہ کوہاٹ کی دیوبندی روداد میں کی گئی اپنی اس چوری کا جواب دینا چاہے تو یہ خیال ضرور رکھے کہ کہیں اسکے جواب سے مولوی الیاس گھمن دیوبندی، سفیان معاویہ دیوبندی اور ان دیوبندی علماً (جن کے علمی سرقوں کا ریکارڈ راقم کے پاس

موجود ہے) کا رد نہ ہو جائے اور اس نادان کے اپنے ہی ہاتھوں دیوبندیت کا گھر گھروندا نہ ہو جائے۔

مولف ''اوراقِ غم'' مولانا ابوالحسنات پر اعتراض کرنا قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے، اعتراض کرنیوالا منہ کی کھائیگا: مولوی سعید جلال پوری دیوبندی

☆ مولوی سعید احمد جلال پوری دیوبندی صاحب زید حامد نامی شخص کو مدعی نبوت یوسف کذاب کا صحابی قرار دیتے ہوئے ان سے توبہ کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''کسی آدمی کے کفریہ عقائد سے توبہ کر لینے کے باوجود اس کو توبہ سے قبل کے کفریہ اور ملحدانہ عقائد ونظریات کا طعنہ دینا قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے'' (راہبر کے روپ میں راہزن صفحہ ۱۳ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ)

☆ پھر اسکے بعد جلال پوری دیوبندی صاحب زید حامد کو توبہ کا طریقہ کار بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اگر زید زمان المعروف زید حامد اس طرح کی ایک تحریر یا اس طرح کا بیان مجمع عام میں لکھ کر یا بیان کر کے اپنی ویب سائٹ پر جاری کر دے یا کسی اخبار میں شائع کرا دے تو اس سارے نزاع کا خاتمہ اور اس قضیہ کا باآسانی فیصلہ ہو سکتا ہے اور آئندہ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی بدگمانی بھی راہ نہیں پا سکے گی بلکہ اس تحریر و بیان کے بعد ان کے خلاف جو کوئی لب کشائی کرے گا وہ خود منہ کی کھائے گا'' (راہبر کے روپ میں راہزن صفحہ ۳۱ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ) جلال پوری دیوبندی صاحب کی کتاب سے پیش کردہ مذکورہ بالا ۲ اقتباسات سے ثابت ہوا کہ ان کے بیان کردہ اصول کے مطابق توبہ کے بعد بھی مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا سید ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو گستاخ قرار دینے والے دیوبندی قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً ناجائز فعل کے مرتکب ہیں اور اپنے اس دجل کی وجہ سے منہ کی کھاتے ہیں۔ الحمدللہ

مولوی محمود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی صاحب سے الیاس گھمن دیوبندی صاحب کے اعلانِ برأت پر ان سے ایک سوال:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی جماعت میں شامل مولوی محمود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی صاحب کو ان کے بلند بانگ مکاشفات والہامات کی وجہ سے گھمن صاحب اور ان کی مجلس شوریٰ نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا اور ''اعلان برأت'' کو اپنے سہ ماہی مجلّہ ''قافلہ حق'' میں شائع کیا، جس کو ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے ملاحظہ کیجیے۔

''اعلان براءت: مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب کی جانب سے پھیلائے جانے والے کشوف والہامات ہمارے مشائخ علماء دیوبند کے مزاج اور طرزِ عمل کے خلاف ہیں جس پر حکیم العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) استاذ العلماء حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب دامت برکاتہم العالیہ (امیر اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ) اور پیر طریقت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن سومرو صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مولانا محمود عالم صفدر صاحب کے شیخ و پیر و مرشد) کے سمجھانے کے باوجود مولانا محمود عالم صاحب اپنے اس طرزِ عمل پر قائم رہے۔ لہٰذا اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی مرکزی شوریٰ نے مولانا محمود عالم صاحب کو جماعت سے خارج کر دیا ہے آئندہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ مولانا محمود عالم صاحب کے کسی قول و فعل کی ذمہ دار نہیں ہے۔ (اجلاس مرکزی شوری اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، مورخہ ۱۲ نومبر ۲۰۱۱)۔'' (صفحہ ۶۴، سہ ماہی دیوبندی مجلّہ ''قافلۂ حق'' سرگودھا جلد نمبر: ۶، شمارہ: ۱، جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء) (ضروری وضاحت: قوسین () میں درج الفاظ بھی ''قافلۂ حق'' سے ہی نقل کئے گئے ہیں) گھمن صاحب! یہاں سوال یہ ہے کہ اس اعلانِ برات کے شائع کرنے کے بعد اگر کوئی شخص مولوی محمود عالم صفدر دیوبندی صاحب سے اعلانِ برأت سے پہلے آپ کے ادارہ کی طرف سے شائع کی گئی ان کی کتب کی وجہ سے آپ پر اعتراض کرے تو اس کو آپ کیا جواب دیں گے؟ جواب

دیتے وقت یہ خیال رہے کہ کہیں آپ کا جواب مؤلف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے رجوع کے باوجود بھی آپ کی طرف سے ان پر کیے گئے اعتراض کو مردود نہ کر دے۔

''اوراقِ غم'' کے مؤلف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کی تعریف و توثیق علماء دیوبند سے:

(۱) دیوبندی حضرات کے امام قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب اپنے سنی والد گرامی حضرت مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ کی کتاب ''تازیانہ عبرت'' کے مقدمہ میں ایک جگہ لکھتے ہیں ''مجلس عمل ختم نبوت قائم ہوئی جس کے صدر حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری مقرر ہوئے'' (مقدمہ ''تازیانہ عبرت'' صفحہ 25، مطبوعہ قاضی کرم الدین دبیر اکیڈمی، پاکستان) قاضی مظہر حسین دیوبندی نے ''اوراقِ غم'' کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات کے لئے ''حضرت'' اور ''مولانا'' لکھا ہے۔ اب بتایئے گستاخِ رسول کو ''حضرت'' اور ''مولانا'' لکھنے والے قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب کے متعلق کیا حکم شرعی ہے؟

(۲) مولوی عبدالقیوم دیوبندی صاحب قادیانیت کے رد میں لکھی گئی اپنی کتاب میں اپنے دیوبندی حضرات کی مزعومہ شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی کے ایک پیغام کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس کو مولوی محمد علی جالندھری اور مولوی غلام غوث ہزاروی دیوبندی حضرت مولانا ابوالحسنات کے پاس گئے۔ دیوبندی مرتب کے اپنے الفاظ ملاحظہ کریں ''آپ کا پیغام لے کر ملک عزیز کی نامور دینی شخصیت اور ممتاز عالم دین مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ کے دروازے پر گئے اور اس تحریک کی قیادت کا فریضہ انہوں نے ادا کیا'' (تاریخی دستاویز، صفحہ 154، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، پاکستان)

(ضروری نوٹ: یہ کتاب دیوبندی حضرات کے مزعومہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد دیوبندی صاحب آف کندیاں کی پسندیدہ فرمودہ ہے، اس پر مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب کی تقریظ بھی ہے جس میں اُنہوں نے کتاب کے مرتب کے لئے اس کتاب کی وجہ سے شفاعتِ کبریٰ حاصل ہونے کی دعا کی ہے۔)

اس اقتباس میں ''اوراقِ غم'' کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو دیوبندی حضرات نے ''ملک عزیز کی نامور دینی شخصیت'' اور ''ممتاز عالم دین'' لکھا ہے۔ رجوع کے باوجود ''اوراقِ غم'' پر اعتراض کرنے والے دیوبندی حضرات بتائیں کہ گستاخ رسول کو ''نامور دینی شخصیت'' اور ''ممتاز عالم دین'' قرار دینا اور اس کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمہ کی علامت ''ؒ'' لکھنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(۳) عالمی مجلس ختم نبوت کے مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب مولف ''اوراقِ غم'' کے متعلق لکھتے ہیں

''حضرت مولانا علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری: 1953 کی تحریک ختم نبوت میں مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ ہر دو حضرات حضرت امیر شریعت کا پیغام لے کر مولانا ابوالحسنات کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ تحریک ختم نبوت میں ہمارا ساتھ دیں آپ نے معذرت کر دی۔ اس پر مولانا محمد علی جالندھریؒ اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ''مولانا ہم آپ کو سوادِ اعظم کا نمائندہ سمجھ کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا مسئلہ آپ کے پاس لائے تھے آپ ہمیں اس طرح خالی واپس کر رہے ہیں تحریک شروع ہے ہم جاتے ہی نامعلوم کن کن مصائب کا شکار ہوں گے'' (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، صفحہ 350، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی)

اس اقتباس میں مولف اوراقِ غم کے لئے ''حضرت'' اور ''مولانا'' سے خطاب کیا گیا ہے۔ بتائیے گستاخ رسول کو ''حضرت'' اور ''مولانا'' کہنا شرعاً درست ہے؟ نیز اس کتاب میں ہم اہل سنت کو سوادِ اعظم (بڑا گروہ) تسلیم کیا گیا ہے الحمدللہ۔

(۴) مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب اپنی اسی کتاب میں مزید لکھتے ہیں ''عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دیوانہ مولانا ابوالحسنات رو پڑا'' (تذکرہ ختم نبوت، صفحہ 350، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، بار دوم 2008)

اس اقتباس میں مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب مؤلف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا

ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو ''عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ'' لکھا ہے۔

(۵) اسی کتاب میں مزید لکھا ہے ''آپ کو حضرت امیر شریعتؒ نے 1953 کی تحریک میں مجلس عمل کا سربراہ بنایا۔ آپ نے بڑی بہادری وجرات سے تحریک کی قیادت کی، قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، جیل میں آپ جب طہارت کے لئے جاتے تو امیر شریعتؒ ان کے لئے لوٹا پانی کا بھر کر لاتے'' (تذکرہ ختم نبوت، صفحہ 351، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، بار دوم 2008)

بقول مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب، دیوبندی حضرات کے مزعومہ امیر شریعت مولوی عطاء اللہ بخاری نے مؤلف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات کو مجلس عمل کا سربراہ بنایا (جس میں ان کے ماتحت دیوبندی علماء بھی تھے) حضرت نے تحریک کی قیادت بڑی جرأت وبہادری سے کی، ختم نبوت کی وجہ سے قید بھی ہوئے اور جیل میں دیوبندی حضرات کے مزعومہ امیر شریعت مولوی عطاء اللہ بخاری صاحب اپنے ہاتھوں سے پانی کا لوٹا بھر کر ''مولف اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات کے لئے لاتے اب بتائیے متذکرہ بالا امور جو حضرت سید صاحب کے لئے انجام دیئے جا رہے ہیں شرعاً درست ہے یا غلط؟

(۶) مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب، حضرت مولانا سید ابوالحسنات صاحب کی تعریف میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''جیل میں اطلاع ملی کہ آپ کے صاحبزادے مولانا خلیل احمد قادری کو پھانسی کا حکم ہوا ہے آپ اپنے اکلوتے فرزند کے متعلق یہ خبر سن کر سجدے میں گر گئے اور عرض کیا ''الٰہی میرے بچے کی قربانی کو منظور فرما'' آپ کے صبر واستقلال کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف آپ کا صاحبزادہ بلکہ مولانا مودودی، مولانا عبدالستار خان نیازی تینوں حضرات کی پھانسی کی سزا ختم کر دی گئی'' (تذکرہ ختم نبوت، صفحہ 351، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، بار دوم 2008)

(۷) جامعہ اسلامیہ امدادیہ کے دیوبندی شیخ الحدیث مفتی زاہد صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں ''مولانا مجاہد الحسینی بتلاتے ہیں کہ میں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ مولانا ابوالحسنات

قضائے حاجات کے تشریف لے گئے ہیں اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری ان کی خدمت کے لئے وضو کے پانی کا لوٹا لے کر کھڑے ہیں'' (ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ صفحہ 28 جولائی 2013)

(۸) دیوبندی حضرات کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب کے بیٹے مولوی زاہد الراشدی دیوبندی صاحب اپنے ماہنامہ ''الشریعہ'' کے اداریہ میں ''اوراقِ غم'' کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''اس وقت مجلس عمل کے صدر بریلوی مکتب فکر کے مقتدر راہ نما مولانا سید ابوالحسنات قادریؒ تھے۔'' (ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ، صفحہ 7 جون 2013)

جیسا کہ قارئین آپ نے ملاحظہ کیا اس اقتباس میں مولوی زاہد الراشدی دیوبندی صاحب نے حضرت کے اسم گرامی کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دعائیہ کلمہ کی علامت ''ؒ'' بھی درج کی ہے دیوبندی معترضین بتائیں کہ گستاخ رسول کے لئے ایسا لکھنا شرعاً درست ہے یا غلط؟

(۹) مولوی عماد الدین محمود دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''مولانا اللہ وسایا اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت 1953'' کے صفحہ نمبر 293 پر رقم طراز ہیں ''تحریک ختم نبوت کے دوران حضرت مولانا ابوالحسنات (بریلوی عالم دین) پہلی بار جیل گئے تھے حضرت مولانا ایسا نازک اور نفیس مزاج بزرگ تھے جسے لوگ دیکھنے کو ترستے ہوں جدھر آنکھ اُٹھے لوگ عقیدت سے جھک جائیں۔ پہلی بار پکڑے گئے تھے اور سنگ آمد وسخت آمد کے مصداق قید بھی ایسی جس کی میعاد کی کچھ خبر نہیں۔ اس پر ستم یہ کہ مولانا ابوالحسنات کا ایک ہی بیٹا جسے والدہ کی محبت بھری گود بھی بچپن ہی میں داغ مفارقت دے گئی جسے حضرت مولانا نے بڑے لاڈ اور پیار سے خود ہی پالا پوسا ہو۔ اس جان سے پیارے لخت جگر اور اکلوتے جوان بیٹے کا کچھ پتہ نہیں کہ شہید ہو گیا ہے یا پکڑا گیا ہے لیکن مولانا کی پیشانی پر بل تک نہ آیا مولانا نے کبھی ذکر نہ کیا گھر سے کوئی اطلاع بھی نہیں آئی کچھ معلوم نہیں کہ مولانا کے اکلوتے بیٹے خلیل پر کیا گزری، خلیل زندہ بھی ہے یا نہیں مگر مولانا ابوالحسنات نہ گھبراتے ہیں نہ الگ بیٹھ کر آنسو بہاتے ہیں نہ ان کی زبان پر اپنے بیٹے خلیل کا کوئی

تذکرہ آتا ہے۔ **اگر خلیل قربان ہوتا ہے تو سعادت دارین ہے**: ایک دن ہم مولانا ابوالحسنات صاحب کی کوٹھڑی میں جا دھمکے اور باتوں باتوں میں لاہور کا ذکر کیا پھر خلیل کا تذکرہ آیا تو سوچی سمجھی سکیم کے مطابق ہم جب تسلی بخش الفاظ کا استعمال کر چکے مثلاً خدا کرے وہ زندہ ہو اس کے متعلق کوئی معتبر اطلاع نہیں ہے۔ مولانا موصوف نے ہماری باتیں سن کر نہایت آرام سے فرمایا بھئی بات تو ٹھیک ہے خلیل میرا اکلوتا بیٹا ہے اور مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے اس لئے کہ میں اس کا باپ ہوں اور میں نے ہی ماں بن کر اسے پالا ہے یوں بھی اولاد سے کیسے کیسے محبت نہیں ہوتی مگر اس مقام پر صبر کے سوا اور ہو بھی کیا ہو سکتا ہے۔ پھر اس نیک کام میں خلیل قربان بھی ہوتا ہے تو سعادت دارین ہے وہ بھی تو ماؤں کے لخت جگر تھے جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے لئے شہید ہوئے ان میں خلیل بھی ہے تو میرے لئے فخر کی بات ہے اللہ ہماری حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ **وفائے محبوب**: کچھ وقت کے بعد جب وفائے محبوب کے جرم میں آپ کے صاحبزادے خلیل احمد قادری کو سزائے موت دی گئی تو یہ اطلاع مولانا ابوالحسنات کو جیل میں پہنچی۔ مولانا ابوالحسنات نے خبر سن کر فوراً سجدہ میں سر رکھ دیا اور فرمایا میرے اللہ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک خلیل تو کیا میرے ہزاروں فرزند بھی ہوں تو اسوۂ شبیری پر عمل کرتے ہوئے سب کو قربان کر دوں۔

اے شہ دین تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم
میں بھی باپ بھی شوہر اور برادر بھی فدا

(عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات، صفحہ 111,112,113 مطبوعہ ادارۂ تالیفات ختم نبوۃ، کتاب مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور)

اس کتاب پر مولوی عبد القیوم حقانی دیوبندی اور قاضی خلیل احمد دیوبندی کی تقاریظ بھی درج ہیں۔ دیوبندی مولوی اللہ وسایا صاحب کی کتاب سے مولوی عماد الدین دیوبندی صاحب کے حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے متعلق نقل کئے گئے تعریفی اقتباس میں متعدد

مرتبہ مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات کے اسم گرامی کے ساتھ دو مرتبہ ''حضرت'' اور متعدد مرتبہ ''مولانا'' کے لفظ سے خطاب کیا گیا لہٰذا حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو گستاخ رسول قرار دینے والے دیوبندی حضرات بتائیں کہ گستاخ رسول کو حضرت مولانا کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ بھی بتائیں کہ جس طرح حضرت مولانا ابوالحسنات کا تذکرہ کیا گیا ہے، ''اوراقِ غم کے معترضین بتائیں کہ گستاخ رسول کو عاشقِ رسول قرار دیتے ہوئے اس کے متعلق ایسا لکھنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(۱۰) مولوی اسماعیل شجاع آبادی دیوبندی صاحب نے مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب کی سوانح کے متعلق کتاب ترتیب دی جس میں وہ لکھا کہ ''مولانا (محمد علی) جالندھری وضع قطع سے تو بالکل سادہ دیہاتی معلوم ہوتے اسی انداز سے وہ مسجد وزیر خان کے اس حجرہ تک جا پہنچے جہاں مولانا ابوالحسنات قادری ہجوم عاشقاں میں گھرے ہوئے تھے ایک سادہ دیہاتی انسان آخری صف میں لوگوں کے جوتوں پر ہی بیٹھ گیا اس کا مقصد بلند تھا اس لئے اس میں عار کی کوئی بات نہیں۔ مولانا اپنے اردگرد بیٹھے رؤساء وتجار سے فارغ ہوئے تو اس دورافتادہ دیہاتی کی طرف توجہ کی۔ مرحوم مولانا محمد علی نے فرمایا کہ میرا نام محمد علی جالندھری ہے فرمانے لگے کہ ہاں میں نے عارف والا کے پاس آپ کو دیکھا تھا میں نے کہا آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہوں یہ کہہ کر میں رو پڑا۔ میں نے موصوف سے کہا کہ ملک جارہا ہے پاکستان جو اسلام اور خاتم الانبیاء کے نام اور دین اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں اسلام اور دین کی قدریں ختم کی جارہی ہیں اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملے ہورہے ہیں۔ کفر اور مرزائیت کا سیلاب آرہا ہے میں دیوبندی ہوں آپ بریلوی ہیں ہم ملک میں تھوڑے ہیں آپ زیادہ ہیں اور بریلوی مکتبہ فکر کے عظیم رہنما ہیں میں آپ کے دروازے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال لے کر آیا ہوں'' (مولانا محمد علی جالندھری سوانح وافکار، صفحہ 57، مطبوعہ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد بستی مٹھو شجاع آباد، ملتان اکتوبر 2009)

(۱۱) مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب، حضرت مولانا ابوالحسنات کو مزید کہتے ہیں کہ ''ملک میں جن لوگوں کی اکثریت تھی ان کے پاس آپ کے نام کی بھیک مانگنے گیا تھا مولانا تم میرے پیروں کو آج تک کافر کہتے رہے ہو اور میرے استادوں اور رہنماؤں کو بے ایمان کہتے رہے ہو ان سب چیزوں کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس بچانے کے لئے آپ کے دروازے پر بھیک مانگنے آیا ہوں میرا ساتھ دیں'' (مولانا محمد علی جالندھری سوانح وافکار، صفحہ 57، مطبوعہ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد بستی مٹھو شجاع آباد، ملتان اکتوبر 2009)

قارئین کرام! مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب کی سوانح سے یہ دو اقتباسات آپ نے ملاحظہ کئے جن سے ثابت ہونے والی دو اہم باتیں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات: یہ کہ اگر مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا عبدالحسنات علیہ الرحمہ گستاخِ رسول تھے تو مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب دیوبندی حضرات کے بقول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال لے کر کیوں گئے تھے اس کی وضاحت کی جائے۔

دوسری بات: مذکورہ بالا اقتباس میں مولوی محمد جالندھری دیوبندی صاحب نے صراحتاً اقرار کیا ہے کہ اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی اس ملک میں اکثریت رکھتے ہیں الحمدللہ اور دیوبندی حضرات تھوڑے (یعنی فئہ قلیلہ) ہیں۔ اس سے پہلے مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب نے بھی مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب کا یہ واقعہ نقل کیا ہے جس میں ہم اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کو سوادِ اعظم (یعنی بڑا گروہ) مانا گیا ہے الحمدللہ۔ لہٰذا حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو گستاخ قرار دینے والے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی مولوی الیاس گھمن دیوبندی سمیت دیگر معترضین کی تردید اس واقعہ سے بخوبی ہوگئی۔

اور معترض ڈاکٹر خالد محمد دیوبندی صاحب کی اس پہلو سے بھی تردید ہوگئی جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ''افسوس کہ یہ لوگ اپنی عددی کثرت جتلانے کے لئے ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے لگے جو دوسروں کو کافر قرار دینے کی رضاخانی کاروائی سے قطعاً متفق نہ تھے مگر گھروں

میں عام رسم ورواج کی پابندی اور بدعات کے تلوث کے باعث اپنے آپ کو بریلوی سمجھتے تھے یہ لوگ بدعتی تو ہو سکتے ہیں لیکن بریلوی نہیں بریلویت کا مدار مولانا احمد رضا خان کی اُصولی نسبت پر ہے''۔ (مطالعۂ بریلویت، جلد اول، صفحہ 20، مطبوعہ دار المعارف اردو بازار، لاہور)

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے یہاں اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کو اس ملک کا اکثریتی مسلک تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے لیکن مولوی محمد علی جالندھری دیوبندی صاحب نے ہم اہل سنت کو اس ملک کا اکثریت پر مبنی مسلک تسلیم کر کے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کا زبردست رد کر دیا۔ جالندھری دیوبندی صاحب کے اس قول کو مولوی اسماعیل شجاع آبادی دیوبندی صاحب اور مولوی اللہ وسایا دیوبندی صاحب نے بھی نقل کیا ہے لیکن اس سے اختلاف نہیں کیا۔لہٰذا مولوی سرفراز صفدر گکھڑوی دیوبندی صاحب کے بیان کردہ اُصول کے مطابق یہی نظریہ ان دونوں دیوبندی علماء کا بھی قرار پایا کہ ہم اہل سنت بریلوی اکثریت میں ہیں۔

دیوبندی حضرات کے امام سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں ''جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے'' (تفریح الخواطر، صفحہ 79 مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

(۱۲) مولوی اسماعیل شجاع آبادی دیوبندی صاحب نے اسی کتاب مین مزید لکھا ہے کہ ''حاجی مولا بخش سومرو کی کوٹھی پر کراچی میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس اللہ سرہ العزیز نے نماز کی امامت کے لئے مولانا ابوالحسنات کو آگے بڑھایا (رواہ مولانا عبید اللہ انورؒ) اور مولانا عبید اللہ انورؒ اس بات کے بھی راوی ہیں کہ حضرت امیر شریعتؒ مولانا ابوالحسناتؒ کے وضو کے لئے پانی تک کا اہتمام کرتے'' (مولانا محمد علی جالندھری سوانح وافکار، مرتب مولوی اسماعیل دیوبندی شجاع آبادی، صفحہ 57,58 عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، اکتوبر 2009)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی صاحب نے مؤلف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھایا

اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کی اور دیوبندی حضرات کے مزعومہ امیر شریعت حضرت ابوالحسنات مولانا کے لئے پانی کا اہتمام کرتے تھے۔اور اس واقعہ کو نقل کرنے والے دیوبندی مولوی صاحب نے آپ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمہ کی علامت '' ؒ '' لکھی ہے۔

''اوراقِ غم'' کے معترضین بتائیں کہ آپ کے اکابر میں سے مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی صاحب نے گستاخِ رسول کو آگے بڑھا کر اس کی امامت میں نماز ادا کی؟ اور آپ کے مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی صاحب گستاخِ رسول کے لئے وضو کے پانی کا اہتمام کرتے رہے؟ اور اس واقعہ کو بیان کرنے والے دیوبندی مولف نے گستاخِ رسول کے لیے رحمت کی دعا کی؟ ان اقتباسات کے علاوہ بھی اس کتاب کے صفحہ ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳ پر ۵ مرتبہ ''اوراقِ غم'' کے مولف حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھا گیا ہے۔اور الیاس گھمن صاحب نے خود بھی ''اوراقِ غم'' کی عبارت پر اعتراض کرتے ہوئے اسکے مولف کے نام کے ساتھ ''مولانا ابوالحسنات محمد احمد الوری'' لکھا ہے ''اوراقِ غم'' پر اعتراض کرنے والے گھمن صاحب کے اپنے اصول کے مطابق اگر ایک فریق اپنے فریق مخالف کے عالم کے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھے تو اس کا مطلب فریق مخالف کے اس عالم کی عظمت کو تسلیم کرنا ہے۔اسکی کچھ تفصیل یوں ہے کہ مولوی الیاس گھمن صاحب اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں ''ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے اور ان کا مقام بریلوی علماً میں بھی مسلّم ہے'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۹۳ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا) اپنے اسی مدعا کو ثابت کرنے کے لیے گھمن صاحب لکھتے ہیں ''پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں: مولانا گنگوہی'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ، سرگودھا) گھمن صاحب مزید لکھتے ہیں ''پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب لکھتے ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، فتاویٰ مظہریہ صفحہ ۴۴۶، دوسری جگہ لکھتے ہیں مولانا اشرف علی تھانوی: تذکرہ مظہر مسعود صفحہ ۴۵۰'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ

،سرگودھا) لہٰذا معترض گھمن صاحب کے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ اوپر پیش کیے گئے وہ تمام اقتباسات جن میں دیوبندی علمانے مولف ''اوراقِ غم'' حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھا ہے انہوں نے مؤلف ''اوراقِ غم'' کی عظمت کو تسلیم کرلیا ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود اور مولوی گھمن دیوبندی صاحبان! آپ کے اعتراض کے مطابق حضرت سید ابوالحسنات علیہ الرحمہ کو مسلمان تسلیم کرنے والے، ان کی تعظیم کرنے والے، ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے والے، ان کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمہ کی علامت '' ؒ '' لکھنے والے، ان کے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھنے والے آپ سمیت مذکورہ بالا تمام دیوبندی علماء بھی ''گستاخِ رسول'' کو گستاخی کے باوجود مسلمان قرار دے کر اور اس کی تعظیم کرکے خود گستاخِ رسول اور اس کے ساتھی قرار پاتے ہیں لہٰذا اپنے سمیت ان سب کے لیے بھی وہی حکمِ شرعی تحریر کیا جائے جس کے یہ مستحق ہیں اور اگر آپ اس سے انکاری ہوں تو اس انکار کی ایسی مدلل وجہ بیان کی جائے جو آپ کی دیگر تحریرات کے ساتھ کسی طرح متصادم نہ ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

محترم محمد عمیر اویسی صاحب کے لیے صدمہ

اہلِ سنت کے ایک مخلص کارکن محترم محمد عمیر اویسی صاحب کی والدہ محترمہ مورخہ ۲۴ دسمبر ۲۰۱۳ کی رات تقاضائے الٰہی سے انتقال فرماگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جن کی نمازِ جنازہ، جنازگاہ ملحق ''کوثر مسجد'' موسیٰ لین، کراچی میں ادا کی گئی۔ ادارہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشکل کی اس گھڑی میں برادرم محمد عمیر اویسی صاحب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین مجلہ ''کلمہ حق'' سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

(قسط:۱۱)

میثم عباس قادری رضوی
Email:massam.rizvi@gmail.com

دیوبندی تحریف نمبر:۳۵

مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب نے ''تبرکات نبوی کا تصویری البم'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں ایک ٹرین کی تصویر شامل کی ہے جس کی پیشانی پر ''السلام علیک یا رسول اللہ'' لکھا ہے اور اس کے نیچے یہ عبارت درج ہے۔ ''وہ ٹرین جس میں مدینہ منورہ میں موجود تبرکاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم فخری پاشا نے خلافت عثمانیہ کے دور میں ترکی منتقل کیے'' ذیل میں اس ٹرین کی تصویر اور اس کے ساتھ لکھی گئی اس عبارت کا عکس مولوی ارسلان دیوبندی صاحب کی کتاب سے ملاحظہ کیجیے

وہ ٹرین جس میں مدینہ منورہ میں موجود تبرکات نبوی ﷺ فخری پاشا نے خلافت عثمانیہ کے دور میں ترکی میں منتقل کیے۔

(تبرکات نبوی کا تصویری البم صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مکتبہ ارسلان، بنوری ٹاؤن، کراچی)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس تصویر میں ٹرین کی پیشانی پر ''السلام علیك یا رسول الله'' لکھا بالکل واضح نظر آ رہا ہے۔ لیکن جب مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی صاحب نے ''مقدس مقامات کا تصویری البم'' نامی اپنی ایک اور کتاب ترتیب دی تو اس میں بھی یہی تصویر دی اور اس کے ساتھ یہ عبارت لکھی۔ ''وہ ٹرین جس میں حجرہ نبوی صلی الله علیه وسلم میں موجود تبرکات فخری پاشا نے ترکی میں منتقل کروائے''، لیکن اپنے ذوق تحریف کی آبیاری کرتے ہوئے اس ٹرین کی پیشانی پر لکھے ''السلام علیك یا رسول الله'' کو غائب کر دیا اور اس کی جگہ "لااله الاالله محمدالرسول الله'' لکھ دیا۔ دیوبندی عالم کی تحریف کا شکار ہونے والی اس تحریف شدہ تصویر کا عکس ذیل میں ملاحظہ کریں

وہ ٹرین جس میں حجرہ نبوی ﷺ میں موجود تبرکات فخری پاشا نے ترکی میں منتقل کروائے۔

(مقدس مقامات کا تصویری البم صفحہ ۲۷۳ مطبوعہ جمشید روڈ نمبر ۲، کراچی)

قارئین ! آپ نے مولوی ارسلان دیوبندی صاحب کی دونوں کتابوں میں دی گئی ایک ہی تصویر کا عکس ملاحظہ کیا کہ انہوں نے کتاب ''مقدس مقامات کا تصویری البم'' میں اپنے تئیں بڑی مہارت سے اپنے یہودیانہ ذوق کی تسکین کی لیکن آخر کار پکڑے گئے ۔اس سلسلہ وار مضمون میں راقم کی طرف سے دیوبندی فرقہ کی پیش کی گئی ان تمام تحریفات کے انکشاف کے بعد قارئین بھی یہ تسلیم کریں گے کہ دیوبندی حضرات تحریف کا یہودیانہ مزاج رکھتے ہیں بلکہ اس فن میں ان سے بھی بڑھ گئے ہیں ۔امامِ اہلسنت اعلحضرت مجدددین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی رحمة الله علیه نے اِن جیسے منکرین کے متعلق ہی فرمایا ہے:

غیظ میں جل جائیں بے دِینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجیے (حدائق بخشش)

نام کتاب : حق الیقین (فارسی مع اردو ترجمہ)

نام مترجم : حضرت مولانا مجاہد حسین رضوی

مؤلف : حافظ بخاری حضرت علامہ سید عبدالصمد چشتی سہسوانی (متوفی ۱۳۴۲ھ)

صفحات : ۳۳۸

ناشر : الحقائق فاؤنڈیشن ،رضا پلازہ بالمقابل علم دین سنٹر ،ماتھر سٹریٹ ،اردو بازار ،لاہور

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر یہ ہے؛0333-7861895

زیر تبصرہ کتاب کے مؤلف قاطع وہابیت حافظ بخاری حضرت علامہ سید عبدالصمد چشتی سہسوانی رحمة اللہ علیہ کی لاجواب علمی تالیف ہے، آپ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمة اللہ علیہ کے ساتھی تھے(حضرت کی یہ کتاب راقم کے پاس موجود تھی اس کی اہمیت کے پیش نظر راقم نے مدیر''الحقائق فاؤنڈیشن'' کو اشاعت کے لیے گذارش کی جسے قبول کرتے ہوئے انہوں نے اسے شائع کر دیا) اس میں آپ نے غیر مقلدین کے مزعومہ مجدد نواب صدیق حسن خان بھوپالی آنجہانی کی میلاد شریف کے خلاف لکھی گئی کتاب کا نہایت علمی رد کیا ہے جو کہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے حضرت مؤلف نے غیر مقلد نواب صدیق حسن خان صاحب کی فریب کاریوں کو سب کے سامنے عیاں کر دیا ہے، اس کتاب ''حق الیقین'' کے علاوہ حضرت حافظ بخاری نے منکرین میلاد کے رد میں ایک اور کتاب ''مبحث الیقین'' بھی تحریر فرمائی ان کتب کے علاوہ حضرت نے رد وہابیہ میں اور بھی کئی کتب تحریر فرمائیں کاش کہ وہ بھی پاکستان سے شائع ہو جائیں۔ منکرین میلاد کے مکروفریب سے آگاہ ہونے کے لیے یہ علمی تحفہ قارئین اہلسنت ضرور حاصل کریں۔ یہ کتاب اہلسنت کی لائبریریوں میں بھی موجود ہونی چاہیے۔

دُشنام باز دیوبندی ٹولے کے ۲ نئے جھوٹ

میثم عباس قادری رضوی

مؤرخہ ۲۰ جنوری ۲۰۱۴ء کو دیوبندی ''مکتبہ شاہ نفیس'' واقع زبیدہ سنٹر ،اردو بازار ،لاہور سے مولوی رب نواز حنفی دیوبندی صاحب کے افادات پر مبنی ایک رسالہ ''مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ'' خریدا جسے ساجد خان نامی دیوبندی نے ترتیب دیا اور ان دُشنام باز دیوبندی حضرات کے اپنے ادارے ''جمعیة اہل السنة والجماعة'' نے شائع کیا ۔اس رسالہ کے بیک ٹائٹل پر دیوبندیوں نے لکھا ہے کہ ''جمعیت کے ذیلی ادارے ''ادارہ نور سنت، کراچی'' کے زیر اہتمام ہر دو ماہ بعد بدعت شکن مجلّہ ''نور سنت'' شائع ہوتا ہے جس کے دو خصوصی شماروں ''مناظرہ جھنگ نمبر'' و ''ترجمہ کنز الایمان نمبر'' کی اشاعت کے بعد اہل بدعت کے ہاں صف ماتم بچھی ہوئی ہے'' (**مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ مطبوعہ جمعیة اہل السنة والجماعة**) اس رسالہ کے بیک ٹائٹل پر ''ترجمہ کنز الایمان نمبر'' کے متعلق یہ تحریر پڑھ کر جب ''مکتبہ شاہ نفیس'' پر موجود کتب فروش ''مسعود'' نامی دیوبندی سے ''ترجمہ کنز الایمان نمبر'' طلب کیا تو جواب ملا کہ یہ ابھی شائع نہیں ہوا، اس کے بعد مؤرخہ ۲۲ جنوری ۲۰۱۴ء کو دیوبندی مجلّہ ''نور سنت'' کراچی کے ایڈیٹر مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی صاحب اور ان کے اس اشاعتی ادارے کے ''شعبہ نشر واشاعت'' کے ناظم ساجد خان دیوبندی کو کال کر کے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی تصدیق کی کہ ابھی تک ''ترجمہ کنز الایمان نمبر'' شائع نہیں ہوا۔ ان کالز کی ریکارڈنگ ہمارے پاس محفوظ ہے جو بوقتِ ضرورت پیش کی جا سکتی ہے۔ رسالہ ''**مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ**'' **کے بیک ٹائٹل پر** ''ترجمہ کنز الایمان نمبر'' کے **متعلق درج عبارت اور اس کے متعلق ان دیوبندیوں کے دیے گئے جوابات**

سے ان کے دو نئے جھوٹوں کا انکشاف ہوا، **پہلا جھوٹ**: ’’ترجمہ کنز الایمان نمبر‘‘ شائع ہو گیا ہے۔ **دوسرا جھوٹ**: کہ اس نمبر کی اشاعت کے بعد ان کے مخالفین میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ قارئین! نمبر شائع ہونے سے پہلے ہی دیوبندیوں کا اس کے بارے یہ کہنا (کہ ’’یہ نمبر شائع ہو گیا اور مخالفین میں صف ماتم بچھ گئی ہے‘‘) گویا ایسے ہی ہے جیسے بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی یہ دیوبندی اس کے بارے یہ کہہ دیں کہ ’’ہم نے اس کے ختنے کر دیے ہیں۔‘‘ دیوبندی حضرات کی طرف سے شائع کیے گئے ان جھوٹوں پر ہمیں بالکل بھی تعجب نہیں کیوں کہ دیوبندی مذہب کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کے فتویٰ سے اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کا وقوعِ کذب کے قائل کی عدمِ تکفیر بھی ثابت ہوتی ہے معاذ اللہ. (امکانِ کذب اور وقوعِ کذب کی مزید تفصیل قارئین ’’کلمۂ حق‘‘ کے خصوصی شمارہ میں ملاحظہ کریں گے۔ ان شاء اللہ) اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں پر قرآن پاک میں لعنت فرمائی ہے جو ان ۲ جھوٹوں کی وجہ سے ان دیوبندی حضرات کو بھی موصول ہو گئی ہے۔ دیوبندی فرقہ کے مزعومہ شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کی تحریر کا اقتباس ملاحظہ کریں جس میں انہوں نے جھوٹ پر مبنی دستاویز کو ناقابلِ اعتبار اور جھوٹ بولنے والے شخص کو مجرم قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ’’تمام عدالتوں اور قوانین کا مسلمہ اصول ہے کہ اگر کسی دستاویز یا تمسک اور تحریر میں ایک جھوٹ بھی قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے تو پوری دستاویز اور تمسک اور تحریر ساقط الاعتبار اور جعلی قرار دی جاتی ہے اور مالکِ تمسک کو جعلساز اور مجرم قرار دے کر مستحق سزا سمجھتے ہیں یہی نہیں کہ جھوٹ کا قطعی ثبوت ہی اس کا باعث ہوتا ہے بلکہ اگر اشتباہ بھی کسی تمسک وغیرہ میں پڑ جاتا ہے تو تمام تمسک مشتبہ ہو جاتا ہے‘‘ (کشف حقیقت صفحہ ۱۴ طابع و ناشر محمد وحید الدین قاسمی، دفتر جمعیۃ علماء ہند، دہلی) **لہٰذا** مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب کے اصول کے مطابق ’’ترجمہ کنز الایمان نمبر‘‘ کے متعلق ۲ جھوٹ شائع کرنے والا دُشنام باز دیوبندی ٹولہ ناقابلِ اعتبار اور مجرم قرار پا گیا، اور ان کی طرف سے شائع کردہ ’’راہِ سنت‘‘، ’’سیف حق‘‘، ’’قہر حق‘‘، ’’...سنت‘‘ اور اہل سنت کے رد میں شائع کی گئی تمام

کتابیں بھی ناقابلِ اعتبار ٹھہریں۔ قارئینِ کرام! جھوٹ کا رد کرنے والے مولوی حسین احمد دیوبندی صاحب کے اپنے جھوٹ ملاحظہ کرنے ہوں تو ان کے رد میں مناظرِ اجل قاطع دیوبندیت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ لاجواب کتاب ’’رد شہاب ثاقب‘‘ کا مطالعہ کریں۔ (**مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ**‘‘ کے **بیک ٹائٹل پر** دیوبندیوں نے اپنے مجلہ نورِ سنت کے ’’مناظرہ جھنگ نمبر‘‘ کے متعلق جو جھوٹ بولا ہے کہ اس کی اشاعت سے مخالفین میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے اس کے متعلق فی الحال اتنا ہی عرض ہے کہ اس میں کیے گئے دجل و فریب پر مبنی ان کے اعتراضات کا انکشاف بھی اپنی باری پر کر دیا جائے گا، ان شاء اللہ۔ اگر ان دیوبندیوں کی کتب میں پائے جانے والے دیگر جھوٹوں کی تفصیل بیان کی جائے تو بات بہت طویل ہو جائے گی یہ مختصر مضمون اس طوالت کا متحمل نہیں ہے۔)

اعلیٰ حضرت امامِ احمد رضا خان فاضل بریلوی کے عشقِ رسول کی آپ کے ایک معاصر سے تصدیق

حضرت مولانا قاری مبشر احمد نظامی مدظلہ العالی

خواجہ غلام الثقلین صاحب (بی اے، ایل ایل بی، وکیل ہائی کورٹ و جوڈیشلی لکھنؤ) اپنے ماہانہ ریویو "عصر جدید" میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کسی وہابی کی لکھی گئی ہجو پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اس قسم کے سینکڑوں اشعار ایک ایسا شخص اپنے اخبار میں شائع کراتا ہے جو اپنے آپ کو کل انبیا کے اخلاق کا نمونہ اور خوبیوں کا جامع اکمل ظاہر کرتا ہے اس قسم کی گندی اور پُر از شرارت تحریریں اس قابل بھی نہیں کہ نقل کی جاویں۔ ہم نے مولوی احمد رضا خان صاحب کو نہ دیکھا ہے اور نہ ان کی کوئی تصنیف پڑھی ہے البتہ یہ سُنا گیا ہے کہ وہ عام علماً کی نسبت آں حضرت کی عظمت بہت زیادہ کرتے ہیں اور اپنے عقائد میں بہت سخت ہیں کیا یہ امور اس قابل ہیں کہ ان کو گالیاں دی جاویں؟" (ماہانہ ریویو "عصرِ جدید" صفحہ ۳۳۱، جلد :۵، شمارہ:۸، بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ء۔ مقامِ اشاعت: گولا گنج، لکھنؤ)

بہجۃ الاسرار کی صحت وتوثیق پر فاضلانہ تحقیق

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی،

کاشی پور، (انڈیا)

جناب مکرم مفتی صاحب وہابیہ غیر مقلدین کے مدرسہ جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، لاہور کے سہ ماہی رسالہ " نداء الجامعہ" بابت مارچ ۲۰۱۲ میں عبدالرحمٰن ضیاء نامی شخص کا ایک مضمون بہجۃ الاسرار کے حوالہ سے شائع ہوا، مضمون کے مندرجات کا خلاصہ مع حوالہ پیش خدمت ہے

"محققین علماء نے اس کتاب کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا بلکہ اس پر اور اس کے مولف شطنوفی پر سخت تنقید کی ہے کیونکہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا شخص خود بھی جان سکتا ہے کہ اس میں کافی جھوٹی باتیں ہیں۔" (سہ ماہی نداء الجامعہ، مارچ ۲۰۱۲ء: ۴۰)

☆ علامہ ذھبی: **لقد اتی بمصائب فی کتاب بھجۃ الاسرار یشھد القلب ببطلانہ۔ ا** (لسان المیزان جلد۴ ص: ۲۳۸)

☆ شیخ کمال الدین جعفر: حافظ ابن حجر نے شیخ کمال الدین کا مصنف بہجۃ الاسرار کے متعلق قول نقل کیا ہے:

ذکر فیہ غرائب و عجائب و طعن الناس فی کثیر من حکایات و اسانید فیہ۔ (الدرر الکامنۃ، جلد۳ ص: ۱۴۲)

☆ ابن الوردی:

ان فی البھجة امور الا تصیح و مبالغات فی شاذ الشیخ عبدالقادر لا تلیق الا بالربوبیة۔ (کشف الظنون، ج۱ص ۲۵۷)

☆ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس (ابن الوردی) نے اس کے مصنف (ابوالحسن شطنوفی) کو وضع حدیث (حدیث خود گھڑنے) کا مرتکب قرار دیا ہے۔ (لسان المیزان، ج۴ص ۳۳۸)

☆ نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی:

اقول و ھذا الکتاب ھو (بھجة الاسرار) و فیه نسب الحکایات الشرکیة التی لا تلائم حال الابرار (الی حضرت الشیخ علیه الرحمة) و ھو مملو بالاکاذیب والاباطیل۔ (التاج المکلل: ۱۶۴، رقم الترجمة: ۱۵۹)

☆ شیخ عبدالرحمٰن واسطی: شطنوفی کذاب متہم ہے اس کی کتاب بہجۃ الاسرار سے خود شیخ عبدالقادر جیلانی کی شخصیت کے خدوخال انجانے لگتے ہیں۔

(مطالعہ تصوف قرآن وسنت کی روشنی میں از ڈاکٹر غلام قادر لون: ۵۰۷)

☆ کچھ کتب تصوف کا تعارف کروا کر ڈاکٹر لون صاحب لکھتے ہیں:

''لیکن ان میں سب سے بدتر حال بہجۃ الاسرار کا ہے اس کے مصنف علی بن یوسف شطنوفی ہیں جنہیں وضع حدیث کا مرتکب کہا گیا ہے۔'' (ایضاً: ۵۰۶)

☆ علامہ زین الدین ابن رجب لکھتے ہیں:

''ابوالحسن شطنوفی نے شیخ عبدالقادر کے اخبار و مناقب میں تین اجزاء جمع کیے ہیں جن میں غلط اور صحیح روایات لکھی ہیں اور انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی

بات بیان کرے۔''

☆ مزید لکھتے ہیں:

''میں نے اس کتاب کے بعض حصوں کو دیکھا میرا دل مجہول لوگوں سے لی گئی ان روایات پر اعتماد کرنے کی اجازت نہیں دیتا اس کتاب میں شطحیات طامات دعاوی اور ایسا باطل کلام ہے جس کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف اسے منسوب کرنا مناسب ہے۔''

(ذیل طبقات الحنابلہ طبع دار المعرفہ بیروت جلد ۳، ص ۲۹۳)

☆ مزید کہا کہ

''شطنوفی نے اپنی اس کتاب بہجۃ الاسرار میں جو باتیں بیان کی ہیں ان کے بیان کرنے میں شطنوفی متہم ہے۔''

(ذیل الطبقات الحنابلہ لابن رجب، ج ۳ ص: ۲۹۳)

محمد ثاقب رضا قادری ضیائی لاہور

الجواب

بعون الملک الوھاب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمده ونصلّی علی حبیبه الکریم

مضمون نگار عبدالرحمٰن ضیا نے کتاب ''بہجۃ الاسرار'' کے بطلان اور اس کے مصنف امام شطنوفی کے کذاب ہونے پر جن حوالجات کا سہارا لیا ہے احقر نے جب ان حوالجات کی طرف مراجعت کی تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ مضمون نگار نے جس بہجۃ الاسرار کے خلاف مذکورہ بالا عبارات کو پیش کیا ہے وہ امام شطنوفی کی کتاب ''بہجۃ

الاسرار' نہیں بلکہ علی بن عبداللہ بن جہضم کی کتاب بہجۃ الاسرار ہے۔

مضمون نگار نے خیانت کا جس طرح مظاہرہ کیا ہے وہ یقیناً ان کے مکتبہ فکر سے وابستہ علما سے انہیں ورثہ میں ملا ہے اور وہ اپنے مکتبہ فکر کی جانب سے ضرور انعام کے مستحق ہیں۔ ہم یہاں عبدالرحمن ضیا کی پیش کردہ عبارات کا جائزہ لیتے ہیں۔

مضمون نگار نے لسان المیزان کے حوالے سے علامہ ذھبی کا یہ قول بطور استدلال پیش کیا ہے:

لقد اتی بمصائب فی کتاب بهجة الاسرار یشهد القلب ببطلانها۔

ہم نے جب لسان المیزان کا مطالعہ کیا تو یہ عبارت ہمیں ملی تو ضرور مگر جب سیاق وسباق پڑھا تو مضمون نگار کی علمی صلاحیت ولیاقت سامنے آ گئی ملاحظہ ہو:

''علی بن عبدالله بن جهضم الزاهدابوالحسن شیخ الصوفیة بحرم مكة ومصنف كتاب بهجة الاسرارمتهم بوضع الحدیث قال ابن خیرون تکلم فیه قال وقیل انه کان یکذب وقال غیره اتهموه بوضع صلاة الرغائب توفی سنة ۴۱۴ھ....وقال المصنف فی تاریخ الاسلام ''لقداتی بمصائب فی کتابه بهجة الاسرار' یشهدالقلب ببطلانها وروی عن ابی بکرالنجادعن ابن ابی العوام عن ابی بکرالمروذی محنة احمدفاتی بهابعجائب وقصص لایشك من له ادنی ممارسة ببطلانهاوهی شبیة بماوضعه البلوی فی محنة الشافعی۔ (لسان المیزان لابن حجر، ۵/۵۵۴، ۵۵۵)

ترجمہ: ''علی بن عبداللہ بن جہضم حرم مکہ کے صوفیا کا شیخ اور کتاب بہجۃ

الاسرار کا مصنف وضع حدیث سے متہم ہے ابن خیرون نے کہا کہ وہ متکلم فیہ ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ جھوٹ بولتا تھا اور ان کے علاوہ لوگوں نے اسے صلاۃ رغائب کے وضع کے سبب متہم قرار دیا ہے ۴۱۴ھ میں وفات ہوئی ......اور کہا مصنف (امام ذہبی) نے تاریخ الاسلام میں کہ ''وہ کتاب بہجۃ الاسرار میں ایسے مصائب لایا کہ دل جن کے باطل ہونے کی گواہی دیتا ہے۔''

اور خود امام ذہبی کی کتاب تاریخ الاسلام میں جب اس عبارت کو تلاش کیا تو سیاق وسباق کے ساتھ عبارت کچھ اس طرح تھی:

علی بن عبدالله بن الحسن بن جهضم بن سعید ابو الحسن البورانی الصوفی نزیل مكة ومصنف كتاب بهجة الاسرارفی اخبارالقوم....... ولقداتی بمصائب یشهد القلب ببطلانهافی كتاب بهجة الاسرار۔

ترجمہ: ''علی بن عبداللہ بن جہضم کتاب بہجۃ الاسرار میں ایسے مصائب لایا کہ دل جن کے باطل ہونے کی گواہی دیتا ہے۔''

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام للذھبی مطبع دار الکتاب العربی بیروت لبنان، ۲۸، ص۲۵۰، ۲۵۱)

نیز سیر اعلام النبلا میں بھی علامہ ذہبی علی بن عبداللہ اور اس کی کتاب بہجۃ الاسرار سے متعلق اسی طرح کا حکم لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

علی بن عبدالله بن الحسن بن جهضم الهمدانی المجاورمصنف كتاب بهجة الاسرار....لیس بثقة بل متهم یاتی بمصائب قال ابن خیرون قیل انه یکذب۔

(سیر اعلام النبلاء لذھبی، ۳۳/۲۶۵)

ترجمہ: ''علی بن عبداللہ بن جہضم بہجۃ الاسرار کا مصنف ثقہ نہیں ہے بلکہ

متہم ہے اپنی کتاب میں مصائب لایا ہے ابن خیرون نے کہا کہ
کہا گیا ہے کہ جھوٹ بولتا تھا۔''

لسان المیزان لابن حجر تاریخ الاسلام وسیراعلام النبلالذھبی کی مذکورہ بالاعبارات سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ علامہ ذہبی نے جس کتاب کے بطلان کا حکم فرمایا ہے وہ علی بن عبداللہ بن جہضم کی ''بہجۃ الاسرار'' ہے نہ کہ امام شطنوفی کی بہجۃ الاسرار۔

مضمون نگار نے مزید حافظ ابن حجر کے حوالے سے بہجۃ الاسرار سے متعلق شیخ کمال الدین جعفر کا درج ذیل قول نقل کیا ہے لکھا ہے:

''حافظ ابن حجر نے شیخ کمال الدین کا مصنف بہجۃ الاسرار کے متعلق قول نقل کیا ہے: **ذكر فيه غرائب و عجائب و طعن الناس فی كثير من حكايات و اسانيد فيه۔**''

اس کے جواب میں ''الاعلام للزرکلی'' ملاحظہ ہو جس میں امام شطنوفی کا ذکر کرتے ہوئے ابن حجر کی اس عبارت کو نقل کیا گیا اور حاشیہ میں اس کی تردید بھی کی گئی ہے۔

اعلام کے متن میں ہے:

علی بن يوسف بن حريزبن معضاداللخمی ابو الحسن الشطنوفی عالم بالقراء ات كا ن شيخ الديارالمصرية فی عصره من فقهاء الشافعية...... قال ابن حجرذكرفيه غرائب وعجائب وطعن الناس فی كثيرمن حكاياته و اسانيده فيه۔

ترجمہ: ''شطنوفی قراءات کے عالم اپنے دور میں دیار مصر کے شیخ شافعی

فقیہ تھے ....ابن حجر نے فرمایا کہ شطنوفی نے کتاب بہجۃ الاسرار میں غرائب و عجائب بیان کئے ہیں اور لوگوں نے ان کی بیان کردہ حکایتوں اور سندوں پر طعن کیا ہے۔''

حاشیہ میں ہے:

قلت هٰذاخلط بين ترجمة الشطنوفی الذی عاش ومات بمصر،وترجمة ابن جهضم علی بن عبدالله الهمدانی المجاور بالحرم المكی المتوفی قبله بثلاثة قرون۔

(الاعلام للزرکلی،۵/۳۴)

ترجمہ: ''یہ خلط ہے شطنوفی جنہوں نے مصر میں زندگی گزاری اور وہیں انتقال فرمایا اور ابن جہضم علی بن عبداللہ ہمدانی حرم مکہ کے مجاور کے درمیان جو شطنوفی سے تین قرن قبل وصال پا چکے تھے۔''

یعنی امام ابن حجر نے امام شطنوفی کے ترجمہ میں علی بن جہضم کی کتاب بہجۃ الاسرار کا ذکر کردیا ہے اور یہ ان کا سہو ہے۔

مزید یہ کہ شیخ کمال الدین کا جو قول نقل کیا گیا ہے اس میں دو باتیں ہیں ایک بہجۃ الاسرار میں غرائب وعجائب کا ہونا تو یہ تو ہمیں بھی مسلم ہے اس لئے کہ کرامات غرائب وعجائب کے زمرے ہی میں آتی ہیں اور دوسری بات یہ کہ لوگوں نے بہجۃ الاسرار کی بہت سی حکایتوں اور سندوں میں طعن کیا ہے تو شیخ کی یہ بات مبہم ہونے کے سبب لائق اعتبار نہیں ہے کیوں کہ شیخ نے نہ توان واقعات کاذکرفرمایانہ طعن کرنے والوں کا اور نہ ہی طعن کا وہ کس انداز کا طعن ہے تو بھلا اس کتاب کے معتبر ہونے پر اکثر اسلاف کی صراحت کے خلاف شیخ کا قول مبہم کیسے قبول کیا جاسکتا ہے۔

نیز یہ بھی خیال رہے کہ حافظ ابن حجر نے شیخ کمال الدین کے درج بالا قول

سے قبل یہ عبارت **کان الناس یکرمونہ ویعظمونہ وینسبونہ الی الصلاح**
اوراس قول کے بعد **کان عالما تقیا مشکور السیرۃ** بھی تحریر فرمایا ہے۔ جس سے
یہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک امام شطنوفی کذاب یاوضاع نہیں ہیں اور جب
ایسا ہے تو پھر شیخ کمال الدین کا قول لائق اعتنا نہیں رہتا کیوں کہ ان کے قول سے یہ
ثابت ہوتا ہے کہ بہجۃ الاسرار کتاب میں مندرج واقعات پر لوگوں نے طعن کیا ہے تو اگر
انہوں نے واقعات کے جھوٹا یامن گھڑت ہونے کا طعن کیا ہے تو پھر مصنف کا کذاب
یا وضاع ہونا ثابت ہوتا ہے حالانکہ امام ابن حجر کی مذکورہ بالا دونوں عبارتیں اس کے
برخلاف گواہی دے رہی ہیں۔

علاوہ ازیں شاید مضمون نگار نے امام ابن حجر کی کتاب مستطاب **غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبدالقادر** نہیں دیکھی ورنہ وہ امام سے متعلق غلط فہمی کا
شکار نہیں ہوتے کیوں کہ امام نے اپنی اس کتاب میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے جو
واقعات درج فرمائے ہیں وہ اسی بہجۃ الاسرار سے ماخوذ ہیں جابجا امام نے بہجۃ الاسرار کا
حوالہ دیا ہے اور بیشتر مقامات پر **قال الشیخ نورالدین الشطنوفی** تحریر فرمایا ہے اس
سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابن حجر کے نزدیک امام شطنوفی اور بہجۃ الاسرار دونوں ہی
درجۂ اعتبار میں تھے ورنہ وہ امام شطنوفی اوران کی بہجۃ الاسرار سے استفادہ کیوں
کرتے؟

مضمون نگار نے آگے کشف الظنون کے حوالے سے بہجۃ الاسرار کے خلاف
ابن الوردی کا قول نقل کیا ہے لیکن اس کے آگے کی عبارت جو ابن الوردی کے جواب
میں لکھی گئی ہے اور جس سے مضمون نگار کے مدعا پر بجلیاں گرتی نظر آرہی ہیں مضمون
نگار نے اس کو بالکل حذف کردیا ہے۔ کشف الظنون میں مندرج ابن الوردی کا قول
اوراس کی تردید میں صاحب کشف الظنون کا جواب ملاحظہ ہو:

**ذکرابن الوردی فی تاریخه ان فی البهجة امورالاتصح
ومبالغات فی شان الشیخ عبدالقادرلاتلیق
الابالربوبیةومثل هذه المقالة قیل عن الشهاب ابن
حجرالعسقلانی واقول ماالمبالغات التی عزیت الیه
ممالایجوزعلی مثل وقدتتبعت فلم اجدفیهانقلاًالاوله
فیه متابعون وغالب مااورده فیهانقله الیافعی فی اسنی
المفاخروفی نشرالمحاسن وروض الریاحین وشمس
الدین بن الزکی الحلبی ایضافی کتاب الاشراف واعظم
شی نقل عنه انه احیی الموتی کاحیائه الدجاجة ولعمری
ان هذه القصة نقلهاتاج الدین السبکی ونقل ایضاعن
ابن الرفاعی وغیره وانی لغبی جاهل حاسدضیع عمره
فی فهم مافی السطور۔** (کشف الظنون،۱/۲۵۶)

ترجمہ: ''ابن وردی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا کہ بہجۃ الاسرار میں ایسے
امور ہیں جو صحیح نہیں ہیں اور ایسے شیخ عبدالقادر کی شان میں ایسے
مبالغے ہیں جو ربوبیت کے لائق ہیں اوراسی مقالہ کے مثل ابن
حجر عسقلانی سے بھی روایت کیا گیا ہے میں کہوں گا کہ وہ کون
سے ناجائز مبالغے ہیں جو ان کی شیخ کی طرف منسوب کئے گئے
ہیں میں نے تلاش کے باوجود اس میں کوئی ایسی نقل نہیں پائی جس
کے متابع نہ ہوں اوراس میں اکثر وہ روایتیں ہیں جن کوامام یافعی
نے اسنی المفاخراور نشرالمحاسن اورروض الریاحین میں اورشمس
الدین زکی حلبی نے کتاب الاشراف میں نقل کیا ہے بڑی چیز جو

شیخ سے نقل کی گئی ہے وہ ہے ان کا مردے مثلاً مرغی زندہ کرنا مجھے میری زندگی کی قسم اس قصہ کو علامہ تاج الدین سبکی نے نقل کیا ہے نیز یہ قصہ ابن رفاعی وغیرہ سے بھی منقول ہے۔ بلاشبہ بیوقوف جاہل حاسد جس نے اپنی عمر کتاب میں لکھے ہوئے کو سمجھنے میں ضائع کی۔''

آگے مضمون نگار نے صاحب بہجۃ الاسرار کے وضاع حدیث ہونے پر درج ذیل عبارت سے استدلال کیا ہے:

''حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس (ابن الوردی) نے اس کے مصنف (ابوالحسن شطنوفی) کو وضع حدیث (حدیث خود گھڑنے) کا مرتکب قرار دیا ہے۔''

حوالے میں مضمون نگار نے امام ابن حجر کی کتاب لسان المیزان کا حوالہ پیش کیا ہے احقر نے جب لسان المیزان کا مطالعہ کیا تو کہیں بھی احقر کو یہ عبارت نظر نہیں آئی۔ جس طرح مضمون نگار نے شروع میں لسان المیزان کا مغالطہ دیکر قارئین کو بہکانے کی کوشش کی تھی وہی ناپاک کوشش یہاں بھی کارفرما ہے احقر کے مطالعہ کے مطابق لسان المیزان میں صرف علی بن عبداللہ بن جہضم کے کذاب اور وضاع ہونے اور اس کی کتاب کے باطل ہونے کا ذکر ہے امام شطنوفی کے کذاب یا غیر ثقہ ہونے یا ان کی کتاب ''بہجۃ الاسرار'' کے غیر معتبر ہونے کا ذکر پوری کتاب میں نہیں ہے اور انشاء اللہ مضمون نگار کبھی دکھا بھی نہیں پائے گا۔

مضمون نگار نے آگے نواب صدیق حسن بھوپالی کے حوالے سے بہجۃ الاسرار کو اکاذیب واباطیل سے بھرا ہوا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

مضمون نگار کو یہ اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ علمائے اہل سنت کے نزدیک نہ

اس کا کوئی وقار ہے اور نہ ہی اس کی کتابوں کا یہ وہی نواب بھوپالی ہے جس نے اس کتاب التاج المکلل صفحہ ۲۰۷ پر لکھا ہے:

فعل الصحابی لایصلح للحجۃ۔

ترجمہ: ''صحابی کا فعل لائق حجت نہیں۔''

یہی وہی نواب ہے جس نے بدور الاہلۃ صفحہ ۱۷۵ پر دبر میں وطی کرنا جائز لکھا ہے، صفحہ ۱۸ پر گدھی کتیا اور سورنی کے دودھ کو پاک لکھا ہے، صفحہ ۱۶ پر سور کو پاک لکھا ہے، صفحہ ۱۵ پر شراب کو پاک لکھا ہے، صفحہ ۳۹ پر عورت کا تنہا یا باپ بیٹے بھائی چچا ماموں کے ساتھ ننگے نماز پڑھنا جائز لکھا ہے۔ السراج الوہاج جلد ۱ ص ۱۴۲ پر منی کو پاک لکھا ہے، ظفر الامانی ۱۴۱ پر چار سے زائد بیویاں رکھنا جائز لکھا ہے، دلیل الطالب صفحہ ۴۱۳ پر کافر کے ذبیحہ کو حلال اور کھانا جائز لکھا ہے۔

الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح صفحہ ۱۸۷ پر تراویح کے سلسلے میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ بدعتی گمراہ لکھا ہے اور بھی بہت ساری خرافات ومغلطات وکفریات نواب مذکور کی کتابوں میں موجود ہیں یہ مقام تفصیل کا متحمل نہیں ہے۔ مضمون نگار اب خود ہی بتائے کہ جب نواب بھوپالی کے نزدیک صحابی کا فعل حجت نہیں ہوسکتا تو بھلا ہمارے لئے نواب بھوپالی کا قول کیسے حجت ہوسکتا ہے نیز نواب مذکور کی التاج المکلل اور جملہ مصنفات مجموعۂ مغلطات ہیں ان سے کسی طرح کا استدلال کرنا درست نہیں ہے۔

آگے چل کر مضمون نگار نے عبدالرحمٰن واسطی کے حوالے سے امام شطنوفی کے کذاب ہونے کی سعی لاحاصل کی ہے مگر مضمون نگار نے نہ ہی عبدالرحمٰن واسطی کا صحیح تعارف پیش کیا اور نہ اصل عبارت نقل کی اور نہ ہی کتاب کا حوالہ دیا بلکہ ڈاکٹر لون کی کتاب کے حوالے سے انہوں نے یہ بہتان نقل کردیا مضمون نگار اگر اصل

حوالہ پیش کرتے تو ضرور اس کا بھی جواب دیا جاتا۔

مضمون نگار نے امام شطنوفی کے کذاب اور بہجۃ الاسرار کے غیر معتبر ہونے پر علامہ ابن رجب حنبلی کا حوالہ پیش کیا ہے ہم نے جب اصل سے مراجعت کی تو ابن رجب حنبلی کا موقف یہی پایا جو مضمون نگار نے لکھا ہے البتہ ہمیں اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی اس لئے کہ ابن رجب حنبلی نے بہجۃ اور صاحب بہجۃ پر جو جرح فرمائی ہے اس میں ابن تیمیہ ابن قیم اور ابن کثیر کی تعلیمات کا اثر کارفرما ہے کیوں کہ ان علماے ثلاثہ کے عقائد اہل سنت کے عقائد سے میل نہیں کھاتے بہجۃ الاسرار بلکہ تصوف کی جملہ کتب میں جو عقائد درج ہیں وہ ان کے عقائد کے بالکل متصادم ہیں امام حنبلی ان سے نسبت تلمذ حاصل کرنے کے سبب اور ان کے زیر اثر رہنے کی بنیاد پر یہ بات کہہ گئے ہیں حالانکہ ان کی کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے والے پر یہ بات بخوبی منکشف ہو جائے گی کہ وہ اپنے اساتذہ کے روش پر چلتے ہوئے یہ بات کہہ تو گئے ہیں مگر اس پر وہ خود قائم نہ رہ سکے ہیں اور بہجۃ الاسرار سے ہی کئی واقعات یہ کہہ کر من احسن مافی ھٰذا الکتاب وہ روایت جو اس کتاب میں بہتر ہے۔ اور مرثیہ کے ستائیس اشعار اپنی اس کتاب میں نقل فرمائے ہیں۔ اور رہا امام حنبلی کا یہ فرمانا کہ اکثر روایتیں مجاہیل سے لی گئی ہیں تو اس سے کتاب یا صاحب کتاب کا غیر معتبر ہونا ثابت نہیں ہوتا جمہور کے نزدیک مجہول راویوں کی روایت مقبول مانی جاتی ہے نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جن رواۃ کو امام حنبلی نے مجہول سمجھا ہے وہ امام شطنوفی کے نزدیک مجہول نہ ہوں۔

علاوہ ازیں ساری تاویلات وتوضیحات سے قطع نظر ہم مضمون نگار کے اس حوالہ کو مان بھی لیں تب بھی بہجۃ الاسرار کا غیر معتبر اور امام شطنوفی کا کذاب ہونا تسلیم نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ اس معاملے میں امام حنبلی منفرد ہیں اور مضمون نگار کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ اگر کسی ایک محدث نے کسی کتاب یا صاحب کتاب پر جرح کر دی تو بس

اسی ایک جرح کی بنیاد پر کتاب یا صاحب کتاب کو غیر معتبر قرار نہیں دیا جاتا اگر ایسا ہوتا تو پھر صحاح ستہ بھی درجۂ اعتبار سے خارج ہو جاتیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ نیز ایک طرف امام شطنوفی اور بہجۃ الاسرار کی تضعیف میں امام حنبلی کی جرح ہے تو دوسری طرف شطنوفی اور ان کی کتاب کی توثیق و تائید میں اکثر صوفیاے کرام اور محدثین عظام کی عبارتیں ہیں مضمون نگار کو امام حنبلی کی جرح تو نظر آ گئی مگر علامہ ابن حجر کی کتاب الدرر الکامنہ میں یہ عبارت:

کان الناس یکرمونہ ویعظمونہ وینسبونہ الی الصلاح.... عالماتقیامشکورالسیرۃ۔

علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب حسن المحاضرۃ میں ''الامام الاوحد'' نیز بغیۃ الوعاۃ میں یہ عبارت ''**وکان کثیرمن الناس یعتقدہ و القضاۃ تکرمہ۔**''

(بغیۃ الوعاۃ،۲۱۳/)

شیخ عبدالحق کی زبدۃ الاسرار میں ''**الشیخ الامام الاجل الفقیہ العالم المقری الا وحد البارع**'' صلاۃ الاسرار میں ''**کتاب عزیزبھجۃ الاسرار و معدن الانوار معتبر و مقرر و مشھور و مذکور است و مصنف آن کتاب ازمشاھیرمشائخ و علماء است**'' نیز اسی کتاب میں شیخ عبدالوہاب متقی کے حوالہ سے یہ عبارت ''**بھجۃ الاسرار کتاب معتبراست**'' علامہ ذہبی کی طبقات المقرئین میں یہ عبارت: ''**الامام الاوحد.... وقد حضرت مجلس اقرائہ و استانست بسمتہ وسکوتہ**'' ابوالخیر محمد بن جزری کی نہایۃ الدرایات میں یہ عبارت ''**استاذ المحقق البارع**'' امام عمر بن عبدالوہاب عرضی حلبی کی حاشیہ بہجۃ الاسرار میں یہ عبارت: ''**قدتتبعتھا فلم اجدفیھانقلاًالاولہ فیہ متابعون وغالب ما اوردہ فیھانقلہ الیافعی فی اسنی المفاخروفی نشرالمحاسن وروض الریاحین وشمس الدین بن الزکی الحلبی ایضافی کتاب الاشراف**'' کیوں

نظر نہیں آئی ؟ کیا مضمون نگار کے نزدیک یہ شخصیات مسلم نہیں ہے کیا امام شطنوفی کی جلالت علم کو یہ اقوال کافی نہیں ہیں؟ اور کیا ان مذکورہ بالا علما کی توثیق و تائید کے بعد بھی امام حنبلی کی جرح کو ترجیح دینا تنگ نظری نہیں ہے؟ مضمون نگار اگر تعصب کی عینک اتار کر کتب صوفیا و محدثین میں کریں گے تو یقیناً امام شطنوفی اور بہجۃ الاسرار کی توثیق و تائید ہی پائیں گے۔

مزید براں امام شطنوفی اور بہجۃ الاسرار سے متعلق خود مضمون نگار اور ڈاکٹر لون کا ذاتی نظریہ ان اکابر علما و صوفیا کے اقوال و آراء و نظریات کے سامنے کوئی وقعت وحیثیت نہیں رکھتا ہے۔ اس لئے اس پر کوئی تبصرہ بے سود ہے۔

بالجملہ مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ امام شطنوفی اور ان کی کتاب بہجۃ الاسرار علما کے نزدیک معتبر و مسلم الثبوت ہے اور اس پر مضمون نگار کے لگائے گئے الزامات باطل و بے بنیاد ہیں۔ ھٰذا ما عندی والعلم عنداللہ تعالٰی۔

کتبہ محمد ذوالفقار خان نعیمی
خادم دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور
مورخہ ۲۱/ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ

عقیدہ علم غیب اور علمائے دیوبند کی قلابازیاں

شان رضا قادری ﴿www.deobandimazhab.com﴾

قسط اوّل

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته! محترم قارئین آپ کی خدمت میں اپنا ایک اور مضمون پیش کررہا ہوں جو کہ علمِ غیب جیسے اہم مسئلہ سے متعلق ہے۔ الحمدللہ ہمارا عقیدہ اس مسئلہ پر بالکل واضح وصاف وشفاف ہے جو کہ کتبِ علماءِ اہل سنت میں مذکور ہے۔ جیسے خالص الاعتقاد، انباء المصطفیٰ، جاء الحق، توضیح البیان، مقام ولایت و نبوت وغیـــرھـــم ۔ کیونکہ آج میرے مضمون کا موضوع عقیدہ علمِ غیب اور علمائے دیوبند کی قلابازیوں سے متعلق ہے اس لئے راقم صرف علم غیب اور علماء دیو بند ہی کا تذکرہ کرے گا۔ لہٰذا جن صاحب کو ہمارے عقیدہ سے متعلق تفصیل دیکھنی ہو وہ درج بالا کتب کی طرف رجوع کرے۔

قارئین کرام! اس مضمون کے پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ''خدا ساختہ عقیدہ'' میں اور ''خودساختہ عقیدہ'' میں کتنا فرق ہوتا ہے (یعنی کہ خدا کے بیان کئے ہوئے عقیدے میں تضاد نہیں ہوتا جب کے انگریزوں کے کہنے پر اختیار کئے گئے عقیدہ میں کتنا اختلاف و تضاد ہے)۔ کوئی دیوبندی مولوی کچھ لکھتا ہے اور کوئی کچھ، ایک مولوی صاحب کسی چیز کو ضروری قرار دیتے ہے تو دوسرے اسی کو شرک، ایک کسی چیز کا اثبات کرتے ہیں تو دوسرے صاحب اسی کو سخت توہین قرار دے کر انکار کرتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب جس عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں تو دوسرے مولوی صاحب اسی کو نصوص قطعیہ کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ غرض ہر طرف ایک الگ ہی تحقیق، ایک الگ ہی دنیا وہ دنیا جو انگریزوں کے

کہنے پر بنائی گئی جس کا شکار کئی مسلمان ہوئے اور آج اپنے آپ کو دیوبندی قرار دیتے ہیں بلکہ آج کل (اہل سنت و جماعت کے کٹر دشمن ہوتے ہوئے بھی) خود کو اہل سنت و جماعت ظاہر کر کے بھیڑ نما بھیڑیئے عوام اہل سنت کو دھوکہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے فقیر خادم مسلک حق اہل سنت و جماعت شان رضا محمدی قادری تحقیق پسند دیوبندی قارئین کے لئے اپنا مضمون پیش کرتا ہے اور ان کو دعوت فکر دیتا ہے کہ جس مذہب کے علماء کا ایک بہت ہی اہم مسئلہ میں اس قدر شدید اختلاف ہو تو وہ مذہب، شیطانی مذہب تو ہوسکتا ہے رحمانی نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے حق بیان کرنے اور قارئین کو حق پڑھ کر اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

عقیدہ علمِ غیب کے انکاری حضراتِ دیوبند:

قارئین کرام! اس عنوان کے تحت ان دیوبندی علماء کے حوالہ جات ذکر کئے جائیں گے جو کہ حضور **صلی اللہ علیہ وسلم** ، دیگر انبیاء **علیہم السلام** کے لئے علمِ غیب ثابت کرنے کے انکاری ہیں اور جو ثابت کرے اُس کے عقیدہ کو شرک، عیسائیوں سے مشابہت، نصوص قطعیہ کا خلاف قرار دیتے ہیں۔

ان میں سرِ فہرست تو مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب کی شخصیت ہے، جنہوں نے اپنی ان تھک کوششوں سے اپنی سرکار انگریز کے کہنے پر "تقویۃ الایمان" لکھ کر برصغیر میں فتنہ کا بیج بویا جو ایسا کھلا کہ وہابی دیوبندی مسلک وجود میں آیا۔ یہ وہی کتاب ہے، جس سے متعلق دیوبندی مذہب کے ہی معتبر عالم انور شاہ کاشمیری نے کہا کہ اسی کتاب (یعنی تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانوں میں بہت جھگڑے ہوئے فقہ حنفی کے پیروکار دو دھڑوں میں تقسیم ہوگئے۔ (ملخصاً ملفوظات محدث کشمیری ص ۲۰۴) خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی اب آتا ہوں اپنے مدعیٰ کی طرف۔

۱- مولوی اسمٰعیل دہلوی نے جہاں اپنی کتاب میں دیگر کئی گستاخیاں کیں وہیں اس

نے یہ بھی کہا ہے کہ

"کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔" (تقویۃ الایمان ص ۱۳۰)

اس عبارت میں امام وہابیہ و دیابنہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تمام رسولوں سے غیب کی خبر کی نفی کی ہے۔ جس سے پتہ چلا کہ اسمٰعیل صاحب انبیاء کے لئے اِخبار علی الغیب ،اِنباء علی الغیب کا عقیدہ بھی نہ رکھتے تھے۔

۲- مولوی رشید احمد گنگوہی جن کو دیوبندی غوث اعظم کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "مسئلہ درعلم غیب رسول اللہ ﷺ" کے صفحہ ۱۵۴ پر لکھتے ہیں کہ

"پس اس میں ہر چہار مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء □ غیب پر مطلع نہیں ہوتے۔"

گنگوہی صاحب کی اس عبارت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ انبیا غیب پر مطلع نہیں ہوتے۔ (معاذ اللہ)، جس سے پتہ چلا کہ گنگوہی صاحب انبیاء کے لئے اِطلاع علی الغیب کے انکاری ہیں اور طرفہ یہ کہ اس پر اجماع نقل کرتے ہیں۔

۳- دیوبندی مذہب میں "امام" کا درجہ رکھنے والے مشہور دیوبندی مولوی سرفراز خان صفدر صاحب اپنی کتاب "تنقید متین"، صفحہ ۱۶۳ پر حضور **صلی اللہ علیہ وسلم** سے عطائی علم غیب کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"غرضیکہ **لا اعلم الغیب** الایۃ سے آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کے لئے علم غیب کی نفی قطعاً اور یقیناً ثابت ہے اور اس آیت سے نفی علم غیب پر سند لانا منصوص اور بامحل ہے اور علم غیب عطائی ہی کی نفی مراد اور متعین ہے اس میں رتی برابر شک و شبہ نہیں۔" معاذ اللہ

دیوبندیوں کے امام سرفراز صاحب کی عبارت کا واضح مفہوم ہر قاری سمجھ سکتا ہے

کہ سرفراز صاحب کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عطائی علم غیب کی نفی قطعاً اور یقیناً ثابت ہے اس میں ذرا برابر شک کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ کے یہ مسئلہ (عطائی علم غیب کی نفی) نص قرآنی سے ثابت ہے۔ **معاذ اللہ عزوجل**

۴۔ دیوبندی مذہب کے موجودہ دور کے اخلاقیات اور عقل سے پیدل مناظرِ دیوبند مولوی ابوایوب (نام نہاد) قادری صاحب اپنے ایک مضمون (جو کہ نام نہاد ''راہ سنت'' نامی رسالہ میں دو قسطوں میں شائع ہوا) کی پہلی قسط میں لکھتے ہیں کہ

''برادران اہلسنت والجماعت! نبی پاک **صلی اللہ علیہ وسلم** کا ارشاد گرامی ہے **لتتبعن سنن من قبلکم** (بخاری ج ا ص ۴۹۱) یعنی تم ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی تقلید کرو گے۔ اس ارشاد گرامی کے موافق ہی ہوا کہ لوگوں نے اپنے عقائد میں یہود ونصاریٰ کی تقلید کی۔''

■ پھر چند اعتقادات کا ذکر کرتے ہوئے مسئلہ علمِ غیب میں ہم اہل سنت و جماعت کو عیسائیوں کے ہم نوا قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''تو بریلوی حضرات نے اس کے مقابلے میں ایک بات علم غیب نکالی یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ **صلی اللہ علیہ وسلم** کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔'' (راہ سنت شمارہ ۶ صفحہ ۲۶)

گویا مولوی ابوایوب کے نزدیک عطائی علمِ غیب ماننا عیسائیوں کی اتباع کرنا ہے اور ان کے عقیدے کو اپنانا ہے جو ان کی دینِ عیسوی میں اپنی طرف سے اختراع تھی۔ **معاذ اللہ** (حالانکہ خود دیوبندی اکابر علماء عطائی علم غیب کے قائل ہیں)

۵۔ دیوبندی حضرات کے مزعومہ متکلم اسلام مولوی الیاس گھمن صاحب کے کلام کو بھی پڑھتے جائیے کہ ان صاحب نے اپنی کتاب میں کیا گل کھلائے ہیں۔

مولوی الیاس گھمن صاحب اپنی کتاب ''فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' میں علم غیب کے حوالے لکھتے ہیں کہ

''انبیاء **علیھم السلام** پر غیب کا اظہار واطلاع ہوتی ہے، غیب کی عطا نہیں، اللہ بنا شرکت غیر اطلاع دہندہ غیب ہے۔ اس کے بتانے اور ظاہر کرنے سے کسی کو غیب کی اطلاع ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے تعلیمِ غیب کو اِظہار غیب اور اِطلاع غیب کے عنوان سے تعبیر کیا ہے۔ علم غیب سے نہیں، کیونکہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے جس میں اس کا کوئی شریک وسہیم نہیں۔'' (فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ ۲۳۲)

محترم قارئین کرام! گھمن صاحب کی عبارت کا مفاد یہ ہے کہ انبیاء **علیھم السلام** پر **اطلاع علی الغیب** یا **اظہار علی الغیب** ہوتی ہے۔ اس کو علم غیب نہیں کہہ سکتے کیونکہ ''علم غیب'' اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے جو اللہ کے علاوہ کسی کے لئے حاصل نہیں، نہ ذاتی طور پر نہ ہی عطائی طور پر۔ **معاذ اللہ**

■ اس کی وجہ بھی گھمن صاحب نے اسی صفحہ پر بیان بھی کردی ہے کہ

''دراصل علم غیب کا مطلب یہی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کا کوئی ذرہ اس کی کوئی چیز بھی کسی بھی آن پوشیدہ نہ رہے۔ یہی معنی قرآن وسنت سے ثابت ہے۔''

مطلب بالکل واضح ہے کہ گھمن صاحب بتانا یہ چاہ رہے کہ اگر کسی کے لئے علم غیب کا عقیدہ مانا جائے چاہے عطائی طور پر ہی کیوں نہ ہو اس سے لازم یہ آتا ہے اس شخص کے لئے زمین وآسمان کا کوئی ذرہ اس کی کوئی چیز کسی بھی وقت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتی بلکہ وہ اسے ملاحظہ فرما رہا ہے اور یہ دیوبندیوں کے نزدیک شرک ہے لہٰذا وہ نہ ذاتی طور پر علم

غیب مانتے ہیں اور نہ عطائی طور پر۔ کیونکہ بقول گھمن صاحب کہ علم غیب کا یہی معنی قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

لطیفہ: گھمن صاحب نے اپنی اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اطلاع غیب کا عقیدہ قرآن سے ثابت مان کر اپنے مزعومہ قطب الارشاد وغوث اعظم مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی بات کا رد کر دیا ہے کیونکہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء کو غیب پر اطلاع نہیں ہوتی۔ اب دیوبندی ہی اس مسئلہ کو حل فرمائیں کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک تو گھمن صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اطلاع غیب کا عقیدہ مان کر اجماع کے منکر ٹھہرے اور گھمن صاحب کے نزدیک گنگوہی صاحب اطلاع غیب کا عقیدہ نہ مان کر قرآن کے منکر کہلائے۔ اب دیوبندی اپنے کس مولوی صاحب کو بچاتے ہیں یہ ان کی مرضی ہے۔

قارئین کرام! نہایت اختصار کے ساتھ میں نے صرف دیوبندیوں کے پانچ مستند علماء کی تحریرات پیش کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ''انبیاء'' کو غیب کی کوئی خبر نہیں، انبیاء غیب پر مطلع نہیں ہوتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرنا کفر وشرک ہے چاہے وہ عطائی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ قرآن میں ''لا اعلم الغیب'' کے الفاظ آئے ہیں اور اس سے مراد عطائی علم غیب کی نفی کرنا ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ آیت عطائی علم غیب کی نفی میں متعین ہے (یعنی کوئی دوسرا احتمال ہے ہی نہیں) اور اب جو کوئی علم غیب ثابت کرے وہ اس آیت کا منکر ہو کر کافر ٹھہرا، پھر عطائی علم غیب کے عقیدہ کو عیسائی پادریوں کی اتباع میں بنایا ہوا عقیدہ قرار دیا۔

قارئین کرام! یہ تو تھا تصویر کا پہلا رخ اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ دیوبندی مذہب کے دیگر مستند علماء کے قلم سے پڑھئے۔

(جاری ہے)

انبیاء (علیہم السلام) کی امامت کے دیوبندی دعوے

محمد افضال حسین نقشبندی

اس مضمون میں آلِ دیوبند کے ان خوابوں کو پیش کیا جارہا ہے جن میں نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی امامت کا دعویٰ کیا گیا ہے مگر اس سے قبل میں اس بات کی وضاحت کر دینا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے اس عنوان ''انبیاء علیہم السلام کی امامت کے دیوبندی دعوے'' پر قلم اُٹھانے کی ضرورت کیوں پیش آئی تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ دیوبندی مکتب فکر کے مصنفین، ناقدین اور نام نہاد مناظرین کی اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات کی اس عبارت:

''ان (سید احمد برکات) کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارتِ حضور اکرم ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں عرض کی یارسول اللہ ﷺ حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے الحمد للہ یہ جنازہ میں نے پڑھایا'' (ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور) کو توہین وتنقیص رسول ﷺ میں بطورِ دلیل نقل کرنا ہے۔

چنانچہ اس عبارت پر صرف دو دیوبندی مولویوں کے تبصرہ کے اقتباس نقل کر دینا موقع محل کے مناسب سمجھتا ہوں۔

۱- آلِ دیوبند کے مولوی ''فاضل'' نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت پر یہ عنوان قائم کر کے ''بریلویوں کے نزدیک امام احمد رضا امام اور نبی علیہ السلام مقتدی عیاذاً باللہ'' یوں لکھا ہے۔

یہ ''تمام خواب صرف احمد رضا نے آخری جملے کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے گھڑا ہے تاکہ لوگ مجھے بزرگ تصور کریں اور اس کے ماننے والوں نے اس بکواس کے خلاف ایک جملہ بھی نہیں کہا اس

سے بڑھ کر نبی علیہ السلام کی اور کیا توہین ہوگی۔‘‘

(ملت بریلویہ کی اچھوتی تعبیر صفحہ ۱۱۶،۱۱۵ مطبوعہ المعارف اردو بازار لاہور)

۲۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اسی عبارت پر دیوبندی حضرات کے ’’متکلم اسلام‘‘ مولوی الیاس گھمن نے درجِ ذیل عنوان قائم کیا ہے ’’حضور اکرم ﷺ کی امامت کا دعویٰ۔‘‘ (فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۷۱)

اگر طرزِ استدلال اور جرح وتنقید کا یہی طریقہ کار آل دیوبند کو پسند ہے اور اسی طریقہ کار سے نبی کریم ﷺ کی توہین وتنقیص پر دلیل پیش کرنا یہ آلِ دیوبند کے مذہب جدید کا قانون اور منہاج ہے تو آئیے اس قانون اور منہاج پر آل دیوبند کو پرکھتے اور تولتے ہیں اور بُرا نہ منائیے بلکہ اپنے قانون کی رو سے ایسے شخص کو گستاخ، بے ادب اور راہِ راست سے بھٹکا کہہ کر صراطِ مستقیم پر آجائیے یا پھر پڑھتے جائیے اور اپنے مذہب جدید کے قانون پر ماتم کرتے جائیے۔

۱۔ شیخ سعید تکرونی کہتے ہیں:

’’میں نے خواب میں دیکھا کہ سرورِ عالم ﷺ تشریف فرما ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور ایک عالم ہندی خلیل احمد نام کا انتقال ہوگیا ہے ان کے جنازہ کی تشریف کے لئے تشریف لائے ہیں۔‘‘ (تذکرۃ الخلیل صفحہ ۴۲۷ ناشر مکتبۃ الشیخ کراچی از عاشق الٰہی میرٹھی)

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ خلیل احمد کی نمازِ جنازہ نبی کریم ﷺ نے پڑھی تھی اور ظاہر ہے کہ خلیل احمد کی نمازِ جنازہ کسی دیوبندی مولوی نے پڑھائی ہوگی تو وہ مولوی امام ہوا اور حضور اکرم ﷺ مقتدی بنے۔

۲۔ محمود حسین از مدرسہ شاہی مرادآباد کا خواب:

’’آج کئی دن گزرے کمترین نے ایک خواب حضور کے متعلق دیکھا وہ یہ ہے کہ ایک شخص رات کو مجھے کہہ رہا ہے کہ مولانا (اشرف تھانوی) کا انتقال ہوگیا ہے اور ہمارے ملنے والا ایک آدمی ہمارے

پاس آیا اور یہ کہہ رہا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خبر دینے کے لئے جارہا ہوں اب وہ شخص گیا اور حضور اکرم ﷺ کے مزار شریف پر جاکر آواز دی کہ مولانا (اشرف علی تھانوی) کا انتقال ہوگیا ہے حضور اکرم ﷺ سن کر فوراً قبر مبارک سے اُٹھے اور آپ کے جنازہ کے لئے چلے۔‘‘ (اصدق الرؤیا جلد ۲ صفحہ ۱۰)

اس خواب میں غور فرمائیے اس خواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تھانوی کی نمازِ جنازہ پڑھی (حالانکہ یہ بات جھوٹی ہے)۔ لیکن دیوبندی مذہب کے مطابق ظاہر ہے کہ تھانوی کی نمازِ جنازہ دیوبندی مولوی نے پڑھائی ہوگی تو وہ مولوی امام ہوا اور حضور اکرم ﷺ مقتدی۔

اور دیوبندی حضرات کے نزدیک نبی کی موجودگی میں امام بننے والے کا حکم بھی ملاحظہ فرمائیں۔

❁ دیوبندی فاضل نے لکھا ہے کہ

’’آپ ﷺ کی موجودگی میں کوئی نبی بھی امامت کے فرائض انجام نہ دے سکے۔‘‘ (ملت بریلویہ کی اچھوتی تعبیر صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ المعارف اردو بازار لاہور)

گویا ثابت ہوا کہ دیوبندی مولوی فاضل کے بقول جو اختیار کسی دوسرے نبی کو بھی نہیں وہ دیوبندی مولوی کو حاصل ہے، جو نبی کریم ﷺ کے بھی امام بن بیٹھے۔ (معاذ اللہ)

۳۔ شہاب الدین کشمیری گیٹ دہلی کا خواب: ’’یہ خواب نظر آیا کہ...... حضرت والا (یعنی اشرف علی تھانوی) نمازِ جمعہ پڑھا رہے ہیں اور حضور اکرم ﷺ نے احقر (خواب دیکھنے والے کا) بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا۔‘‘

(اصدق الرؤیا جلد ۲ صفحہ ۲۴)

قارئین اس خواب میں تو صراحتاً ذکر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تھانوی کے پیچھے نماز پڑھی تو تھانوی امام ہوا اور آنحضرت ﷺ مقتدی!

۴۔ مولوی رشید احمد صدیقی کلکتوی نے حسین احمد مدنی کے متعلق لکھا ’’الحمد للہ آج

شب یکشنبہ بوقت دوساعت ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۵۵ء اس روسیاہ، سراپا عصیاں کو عالم رؤیا (خواب) میں حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں..... جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے۔ مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ علیہ السلام سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا فرمائی فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔''

(روزنامہ الجمعیۃ، دہلی شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۳۲۵، ۳۲۶، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی واقعات وکرامات کی روشنی میں صفحہ ۳۰۹ طبع کراچی از مولوی رشید الدین حمید، دیوبندی)

اگر کسی امتی کا نبی کی امامت کرنا لائق اعتراض ہے بلکہ ''مولوی فاضل'' کے بقول ایسا کرنے کا کسی نبی کو بھی اختیار نہیں تو آل دیوبند سے عموماً اور ''الیاس گھمن'' سے خصوصاً گذارش ہے کہ اپنے قلم کو حرکت میں لائیے! اور اہانت، بے ادبی، سنگین گستاخی، ازلی بدبخت اور دیگر القابات جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے لئے سوجھتے ہیں اُن سب القابات سے مولوی حسین احمد مدنی اور آل دیوبند کے ''حکیم الامۃ مجدد الملت'' اشرف علی تھانوی اور دیگر مذکورہ دیوبندی مولویوں کو بھی نواز کر حق پرستی کا ثبوت دیجئے۔

ملفوظات کی عبارت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی ہونے کا شائبہ تک نہ ہو لیکن گھمن صاحب اس پر چیخیں چلائیں، گلے پھاڑیں اور ان مذکورہ بالا چار حوالوں میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے مقتدی ہونے کی تصریح کے باوجود خاموشی نہ توڑیں تو کیا یہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی علامت ہے.....! یا شخصیت پرستی.....! یا اکابر پرستی.....!

تبصرہ کتب

اہلسنت کے علمی لٹریچر میں گراں قدر علمی اضافے

ضروری نوٹ: تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

(۱) نام کتاب: **میلادِ مصطفیٰ قرآن وسنت کی روشنی میں**

نام مرتب: **میثم عباس قادری رضوی**

صفحات: ۴۱۶ **ناشر**: والضحیٰ پبلی کیشنز، ستا ہوٹل، دربار مارکیٹ، لاہور

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر یہ ہیں: 0300-7259263-0315-4959263

اللہ تعالیٰ کا بے حدوحساب احسان ہے کہ اس نے راقم کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق علمائے اہلسنت کے نایاب تحریرات کا مجموعہ مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی، جس میں ۹ رسائل منکرین میلاد وقیام کے رد میں نثری ہیں اور ایک رسالہ ''مولودِ منظوم'' ہے۔ جس کے مولف (۱) حضرت سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ان کے علاوہ اس مجموعہ میں جن علمائے اہلسنت کے رسائل شامل ہیں ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیں (۲) خلیفۂ اعلیٰحضرت مولانا امام الدین کوٹلوی (۳) شاگرد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، حضرت مولانا کریم اللہ حنفی دہلوی (۴) خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا انوار اللہ حیدرآبادی (۵) حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی کے پوتے حضرت مولانا شاہ محمد معصوم مجددی فاروقی (۶) شاگرد حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علی لکھنوی، جناب حضرت مولانا محمد طیب دانا پوری (۷) حضرت مولانا عبداللہ محمدی حنفی ابن مولانا امیر الدین ساکن شہر ڈھاکہ (۸) حضرت مولانا عبدالحق غورغشتوی (۹) مولانا سید عمر کریم حنفی (۱۰) حضرت مولانا محمد

یعقوب رامپوری۔ رحمهم الله تعالى عليهم اجمعين . یہ مجموعہ منکرینِ میلاد کے رد میں ایک اہم دستاویز ہے، اہلسنت کے علماء و مناظرین اس مجموعہ کو ضرور حاصل کریں، اگر اس مجموعہ میں کمپوزنگ کی کوئی غلطی نظر آئے تو اس کی وجہ راقم کو خاطر خواہ وقت کا میسر نہ ہونا ہے لہٰذا اس عذر کی بنا پر راقم سے درگزر فرمائیں اور اس کی نشاندہی فرما کر شکریہ کا موقع دیں تاکہ درستگی کی جا سکے۔ قارئینِ اہلسنت کے لیے ایک اور خوشخبری ہے کہ اگر زندگی اور اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو علمائے اہلسنت کے نایاب رسائلِ میلاد کا ایک اور مجموعہ (راقم کے پاس موجود ہے اس کو بھی) اگلے ربیع الاول شریف میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ ان شاء الله تعالى

(۲) نام کتاب: جواہر البیان فی اسرار الارکان

نام مؤلف: امام المدققین، حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رحمة الله علیه (متوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء)

صفحات: ۲۴۰ **ناشر:** والضحیٰ پبلی کیشنز، ستا ہوٹل، دربار مارکیٹ، لاہور۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر یہ ہیں؛ 0300-7259263-0315-4959263

اس کتاب کے مولف حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رحمة الله علیه (والدِ گرامی اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان رحمة الله علیه) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ حضرت مولف نے اس کتاب میں اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کی جامع تشریح نہایت محققانہ انداز سے پیش کی ہے اس کتاب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اپنے عنوان پر لکھی جانے والی یہ اردو کی پہلی کتاب ہے اور اس پر مزید یہ کہ اسے اعلیٰحضرت کے والدِ ماجد کے محققانہ قلم نے تحریر فرمایا ہے جس کا مطالعہ کرنا بہت مفید رہے گا۔ اس کتاب کے شروع میں حضرت مولف کے حالاتِ زندگی امامِ اہلسنت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمة الله علیه نے اپنے مبارک قلم سے تحریر فرمائے ہیں۔ اور کتاب کا مختصر تعارف ڈاکٹر محمد حسن صاحب ریسرچ سکالر شعبہ اردو، بریلی کالج، بریلی نے تحریر فرمایا ہے۔

(۳) نام کتاب: اسلام اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ

نام مؤلف: علامہ مفتی جاوید احمد عنبر مصباحی مدظلہ العالی (جزیرۂ انڈیمان)

صفحات: ۲۰۸ **ناشر:** والضحیٰ پبلی کیشنز، ستا ہوٹل، دربار مارکیٹ، لاہور۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر یہ ہیں؛ 0300-7259263-0315-4959263

اس کتاب کے مولف علامہ مفتی جاوید احمد عنبر مصباحی صاحب ایک نوجوان محقق ہیں جن کی اس وقت عمر تقریباً ۲۴ سال ہے، لیکن کتاب کو دیکھیے تو قاری داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس کم عمری میں اتنی شاندار کتاب تحریر کرنا فضلِ خداوندی ہی ہے اس کتاب میں اسلام اور عیسائیت کا مختلف پہلوؤں سے تقابل پیش کیا ہے، اسلام حدود و تعزیرات پر اعتراضات کرنے والے عیسائیوں کے لیے یہ کتاب منارۂ ہدایت ثابت ہو سکتی ہے، ردِ عیسائیت سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے یہ کتاب ایک نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہو سکتی ہے۔

(۴) نام کتاب: تعویذ جائز یا ناجائز؟

نام مولف: انجینئر سید محمد فضل اللہ صابری مدظلہ العالی **(انڈیا)**

صفحات: ۸۸

ناشر: الحقائق فاؤنڈیشن، رضا پلازہ بالمقابل علم دین ماتھر سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر یہ ہیں؛ 0333-7861895

یہ کتاب تعویذ اور دم کے جائز ہونے کے متعلق تحریر کی گئی ہے جس میں علمائے سلف اور اکابرِ وہابیہ سے اس کے جواز کے دلائل ذکر کیے گئے ہیں، اس کے مولف ہندوستان کے ہر دل عزیز خطیب جناب سید فضل اللہ چشتی صابری صاحب نے بہت محنت سے اس کتاب کو تحریر کیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

(۵) نام کتاب: خواتین کی نماز قرآن وسنت کی روشنی میں

نام مولف: انجینئر سید محمد فضل اللہ صابری مدظله العالی (انڈیا)

صفحات: ۷۰

ناشر: الحقائق فاؤنڈیشن، رضا پلازہ بالمقابل علم دین ماتھر سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر یہ ہیں؛ 0333-7861895

یہ کتاب مرد اور عورت کی نماز میں فرق کے متعلق غیر مقلدین کے اعتراضات کے جواب میں تحریر کی گئی ہے، جس میں محترم مولف نے اس موضوع پر نہایت مدلل طریقے سے گفتگو کی ہے اور مرد اور عورت کی نماز میں فرق کو محققانہ طور سے ثابت کیا ہے اور اس مسئلہ میں اپنی تائید کے لیے غیر مقلدین کے حوالہ جات بھی نقل کئے ہیں۔

(۶) نام کتاب: ایمان کیسے بچائیں

مؤلف: مفتی شہاب الدین نوری

صفحات: ۲۰۸ **ناشر:** اسلامک بک سروس ۴۰۔اے، اردو بازار، لاہور۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر یہ ہیں: 0335-1676006,0321-4807950

اس کتاب کے مؤلف ''دارالعلوم فیض الرسول'' براؤں شریف (انڈیا) میں تدریس اور افتاءَ کے فرائض انجام دے رہے ہیں، آپ نے یہ کتاب لاعلمی، آزاد خیالی اور جہالت کی وجہ سے بولے جانے والے کفریہ کلمات سے آگاہی کے لیے لکھی ہے جس میں پہلے سوال قائم کیا گیا ہے اور پھر اس کا جواب دیا گیا ہے، اپنے عنوان پر اس کتاب میں کافی مواد شامل ہے اس لیے اس اہم کتاب کا مطالعہ عوام الناس کو ضرور کرنا چاہیے تاکہ اپنے ایمان کی اچھے طریقے سے حفاظت کر سکیں اس لیے اس کتاب کو ضرور حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان کو ضائع ہونے سے بچائے۔ آمین یا رب العالمین

ضروری نوٹ: کتابوں پر تبصرہ تنگیٔ وقت کی بنا پر اہلسنت کے قلم کاروں سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے سرسری نظر کے مطالعہ کے بعد کیا جاتا ہے اس لیے کسی کتاب کے مندرجات کی وجہ سے ادارہ پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ (ایڈیٹر کلمۂ حق)

دیوبندیو! شرم تم کو مگر نہیں آتی

میثم عباس قادری رضوی

دیوبندیوں کے آپس میں گُتھم گُتھا ہونے کی کہانی:

مولوی ابوایوب دیوبندی کی کتاب ''دست وگریبان'' کا دندان شکن جواب: مولوی ابوایوب قادری دیوبندی نے اہلسنت کے خلاف کتاب لکھی جس میں مختلف مسائل پر ہونے والے اختلافات پر کتاب لکھی ہے حالانکہ انکے اپنے دیوبندی فرقہ کا دامن ان کے آپسی اختلافات سے تار تار ہو چکا ہے مثلاً (۱) حیاتی مماتی اختلاف پر دیوبندیوں کے ''حیاتی'' اور ''مماتی'' فرقوں کی ایک دوسرے کے خلاف لکھی گئی قریباً سو کتب، (۲) تبلیغی جماعت کے خلاف لکھی گئی دیوبندی علماءَ کی کتب، (۳) دیوبندی اکابر کے آپس کے اختلافات، (۴) مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب پر کفر کا فتویٰ لگا کر دیوبند سے نکالنا، (۵) مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کا دیوبند سے نکلنا، (۶) دیوبندیوں کا اپنے ہی دیوبندی علماءَ خلاف کتابیں لکھنا اور ان کو ناصبی، خارجی اور یزیدی کہنا، (۷) دیوبند میں مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کے کارٹون بنانا، (۸) مولوی قاضی مظہر حسین دیوبندی کے مولوی ضیاء الرحمٰن دیوبندی سے اختلاف، (۸) مولوی طارق جمیل دیوبندی کے خلاف دیوبندی علماءَ کے فتوے، (۹) مولوی سرفراز صفدر گکھڑوی دیوبندی کے صاحبزادے اور پوتے مولوی زاہد الراشدی دیوبندی اور مولوی عمار ناصر خان دیوبندی کے خلاف دیوبندیوں کی لکھی گئی کتب کے علاوہ اور بہت سے مسائل پر دیوبندیوں کی دھینگا مشتی کا حاصل مطالعہ راقم کے پاس محفوظ ہے جو ''مجموعہ رسائل مولانا حشمت علی لکھنوی'' (تخریج وحواشی) کی تکمیل کے بعد پیش کر دیا جائے گا۔ جس سے یقیناً ان کی طبیعت صاف ہو جائے گی۔ ان شاء الله تعالیٰ

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے دیوارِ آہنی پر حماقت تو دیکھیے

کچھ عرصہ قبل ''کلمۂ حق'' شمارہ ۱ تا ۴۴ کا مجموعہ ۲ ساتھیوں نے مِل کر شائع کیا، اس مجموعہ میں شامل شمارہ نمبر: ۳۰ کا بیک ٹائٹل اس میں وہ شامل نہ کر سکے جس کا علم شائع ہونے کے بعد ہوا۔ لہٰذا اس کو دوبارہ عکسی شائع کیا جارہا ہے تاکہ جن کے پاس یہ موجود نہیں وہ اپنے ریکارڈ میں محفوظ کرلیں۔ (میثم قادری)

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس لاہور

دیوبندیوں کے شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی کے پوتے مولوی محمود مدنی دیوبندی کی دوقومی نظریہ اور پاکستان کے خلاف بکواس

روزنامہ ایکسپریس مورخہ 19 جولائی 2010

دوقومی نظریہ غلط تھا، بھارتی مسلمانوں کی حالت پاکستانیوں سے بہتر ہے: مولانا محمود مدنی

وادی آزاد ہوگئی تو لداخ اور جموں کے مسلمانوں کا کیا بنے گا، ممبئی حملوں میں پاکستانی ایجنسیاں ملوث ہیں

تقسیم برصغیر کی نہیں ہوئی مسلمانوں کی ہوئی، کشمیر کی جنگ جہاد نہیں سیاسی لڑائی ہے: فرنٹ لائن میں گفتگو

نئی دہلی (مانیٹرنگ ڈیسک) نئی دہلی میں مقیم جمعیت علمائے ہند کے رہنما مولانا محمود مدنی نے کہا ہے کہ اسلام دعوت کا مذہب ہے اور ہندوستان میں یہ مذہب مسلمانوں کی یہاں آمد اور قیام کے نتیجے میں پھیلا ہے، یہ فلسفہ ہی غلط ہے کہ مسلمان دیگر اقوام کے ساتھ نہیں رہ سکتے، مسلمان صدیوں سے دیگر قوموں کے (باقی صفحہ 5 نمبر 18)

سعودی عرب کے بعد روس میں بھی تبلیغی جماعت پر پابندی

روزنامہ ایکسپریس مورخہ 17 مارچ 2010

DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس لاہور

روس میں تبلیغی جماعت کے 20 ارکان گرفتار

ماسکو (اے پی پی) روس میں پولیس نے مائیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں تبلیغی جماعت کے 20 ارکان سمیت بہت سے غیر ملکیوں کو گرفتار کرلیا۔ روسی ذرائع ابلاغ کے مطابق روس کی وفاقی سیکورٹی سروس حکام نے بتایا کہ پولیس نے مذکورہ ارکان کے سربراہ کو ایک مذہبی اجلاس کے دوران سائبیریا سے گرفتار کرلیا جبکہ ان کے بیس سے زائد پیروکاروں کو غیر ملکیوں سمیت مائیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق سائبیریا کی ایک مقامی عدالت نے گرفتار افراد کیخلاف فوجداری مقدمات درج کرانے کی اجازت دیدی ہے۔ روس میں تبلیغی جماعت پر 2009 میں سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد پابندی عائد کردی گئی تھی جس میں تبلیغی جماعت کو ملکی سالمیت کیلئے خطرہ قرار دیا گیا تھا۔